ہمارا ورثہ

کلیسیائے یسوع مسیح برائے مقدسینِ ایامِ آخر کی مختصر تاریخ

ہمارا ورثہ

کلیسیائے یسوع مسیح برائے مقدسینِ ایامِ آخر کی مختصر تاریخ

شائع کردہ

کلیسیائے یسوع مسیح برائے مقدسینِ ایامِ آخر

سالٹ لیک سِٹی، یوٹاہ

صفحہ ۵۰:جوزف سمتھ لبرٹی جیل میں، گریگ اولسن۔© گریگ اولسن
صفحہ ٦٨: پارلی سٹریٹ کا اختتام، گلین ہوپکنس۔© گلین ہوپکنس

©1996 by Intellectual Reserve, Inc.
جملہ حقوق محفوظ
ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں چھپی۔

منظوری انگریزی: 11/96
منظوری ترجمہ: 4/97

فہرست عنوانات

تعارف v
باب ۱: پہلی رویا ۱
باب ۲: کلیسیاء کی بنیادیں رکھنا ۵
باب ۳: کرٹ لینڈ، اوہایو میں بادشاہی تعمیر کرنا ۱۹
باب ۴: میسوری میں صیہون قائم کرنا ۳۳
باب ۵: ناؤو میں قربانی اور برکات ۴۹
باب ۶: ہر قدم میں ایمان ۶۱
باب ۷: قوموں کے لیے ایک جھنڈا کھڑا کرنا ۷۳
باب ۸: امتحان اور مشکلات کا دور ۸۳
باب ۹: پھیلتی کلیسیاء ۹۵
باب ۱۰: عالمی کلیسیاء ۱۰۹
باب ۱۱: موجودہ دور کی کلیسیاء ۱۱۹
نتیجہ ۱۳۱
اختتامی نوٹس ۱۳۳

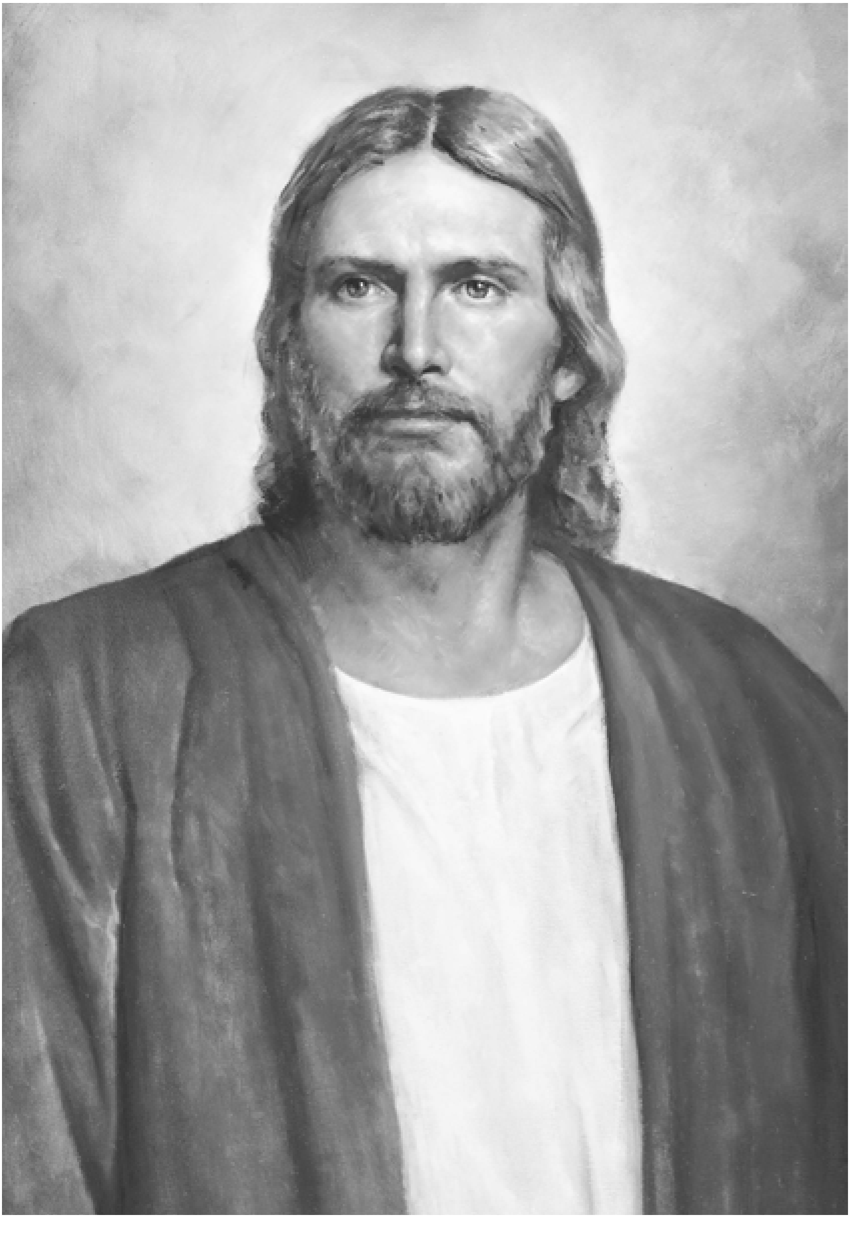

اس زمانے میں ہر نبی نے نجات دہندہ، یسوع مسیح کے الٰہی مشن کی گواہی دی ہے۔

تعارف

اس کتاب کا مرکزی پیغام اس کلیسیاء کے آغاز سے اعلان کردہ پیغام ہے۔ اس زمانے کے پہلے نبی، جوزف سمتھ، نے سکھایا:

”ہمارے مذہب کے بنیادی اصول رسولوں اور انبیاء کی، یسوع مسیح سے متعلقہ گواہی ہیں، کہ وہ موا، دفن ہوا، اور تیسرے دِن جی اُٹھا، اور آسمان پر اُٹھالیا گیا؛ اور ہمارے مذہب سے متعلقہ دوسری تمام باتیں صرف اِس کے اعضا ہیں۔“[1]

جوزف سمتھ کے بعد آنے والے ہر نبی نے نجات دہندہ کے الٰہی مشن کی پنی ذاتی گواہی شامل کی ہے۔ صدارتی مجلسِ اعلیٰ نے تصدیق کی:

”بحثیت اُن کے جو دُنیا کو یسوع مسیح کی گواہی دینے کے لیے بُلائے اور مقرر کیے گئے ہیں، ہم گواہی یتے ہیں کہ تقریباً دو ہزار سال پہلے ایسٹر کی صبح وہ جی اُٹھا، اور کہ وہ آج بھی زندہ ہے۔ وہ گوشت اور ہڈیوں کا جلالی بدن رکھتا ہے۔ وہ نجات دہندہ، دنیا کا نور اور زندگی ہے۔“[2]

کروڑں ایماندار مقدسین بھی یسوع مسیح کی الٰہی گواہیاں رکھتے ہیں۔ اس علم نے اُنہیں کلیسیائے یسوع مسیح برائے مقدسینِ ایام آخر، اِس زمین پر خدا کی بادشاہی قائم کرنے کے لیے ضروری قربانیاں دینے پر اُکسایا ہے۔

کلیسیاء کی تعمیر کی کہانی ایمان، لگن، اور خوشی کی ہے۔ یہ زندہ انبیاء کی کہانی ہے جنہوں نے خدا کی سچائیاں جدید دُنیا کو سکھائی ہیں۔ یہ مرد و زن کی کہانی ہے جو یسوع مسیح کی انجیل کی معموری کے خواہاں تھے اور، اِسے پانے پر، نجات دہندہ کے حواری بننے کے لیے قیمت دینے کے لیے رضامند تھے۔ ممتاز مقدسین تکالیف ااور سختیوں میں، حتیٰ کہ اپنے تاریک ترین اوقات میں خدا کی اچھائی اور اُس کی محبت کی گواہی دیتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ اُنہوں نے ایمان، حوصلے، فرمانبرداری، اور قربانی کا ورثہ چھوڑا ہے۔

ایمان کا ورثہ آج جاری ہے۔ مقدسینِ ایام آخر پوری دُنیا میں اپنے آبائی وطنوں میں پیشرؤ ہیں، جہاں وہ نئی چنوتیوں اور مواقعوں کے دور میں ایمان اور حوصلے سے رہتے ہیں۔ ابھی تاریخ کے کافی صفحات لکھے جانے والے

ہیں۔ ہم سب کے پاس آنے والی نسلوں کے لیے میراث چھوڑنے کا ایک موقع ہے جو ان کو یسوع مسیح کی انجیل پر قائم رہنے اور بانٹنے کی خوشی کو سمجھنے میں مدد کرے گا۔

جب ہم اُن کے ایمان کے بارے سیکھتے ہیں جو ہم سے پہلے جا چُکے ہیں، ہم اُن کو بہتر سمجھ سکتے ہیں جن کا ہم نے نجات دہندہ کی گواہی دینے اور اُسکی بادشاہی قائم کرنے کے لیے ساتھ دیا ہے۔ ہم اور راستبازی سے بطور خداوند یسوع مسیح کے ایماندار حواری رہنے کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔

۱۸۴۷ میں ریاستہائے متحدہ امریکہ۔ یہ نقشہ وہ جگہیں اور راستے دِکھاتا ہے جو کلیسیاء کی ابتدائی تاریخ میں اہم تھے۔

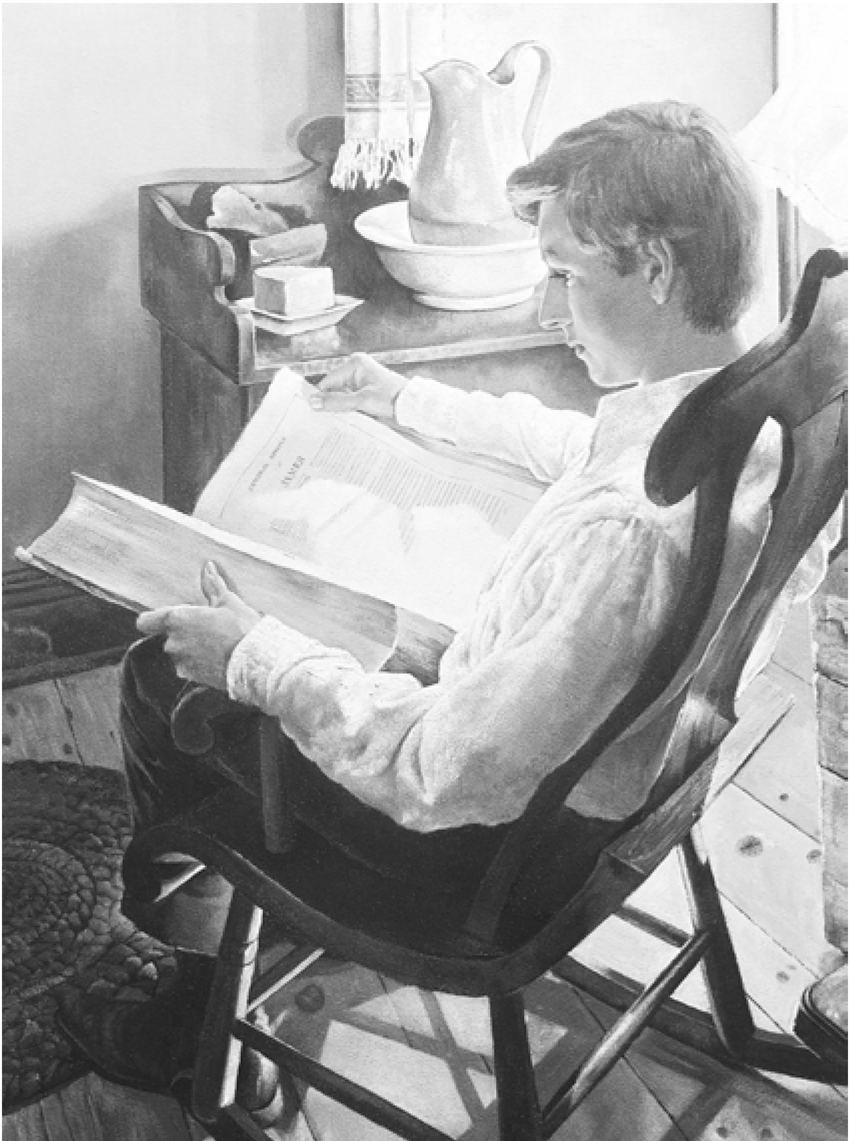

صحائف کے مطالعہ نے نوجوان جوزف کی خداوند سے پوچھنے میں رہنمائی کی کہ کون سی کلیسیاء درست ہے۔

پہلی رویا

بحالی کی ضرورت

یسوع کے رسولوں کی وفات کے بعد، کہانت کی قوت اور انجیل کی کئی سچائیاں زمین سے اُٹھالی گئی تھیں، روحانی تاریکی کے ایک لمبے دور کا آغاز کرتے ہوئے جو عظیم برگشتگی کہلاتا ہے۔ عاموس نبی اِس نقصان کو نبی کے طور پر بہت پہلے دیکھ چکا تھا اور اعلان کر چکا تھا کہ وقت آئے گا جب ''ملک میں قحط ڈالوں گا، نہ پانی کی پیاس اور نہ روٹی کا قحط، بلکہ خداوند کا کلام سننے کا۔'' (عاموس ۸:۱۱)۔ برگشتگی کی طویل صدیوں کے دوران، کئی دیانتدار مرد و زن انجیل کی معموری کے خواہاں ہوئے لیکن اِسے پانے کے قابل نہ ہوئے۔ بہت سے فرقوں کے پادریوں نے مختلف پیغامات کا پرچار کیا اور مرد و زن کو اپنے ساتھ مل جانے کے لیے بُلایا۔ اگرچہ زیادہ تر اپنی خواہشوں میں دیانتدار تھے، کسی کے بھی پاس سچائی کی معموری یا خدا کا اختیار نہ تھا۔

تاہم، خداوند نے اپنے رحم میں وعدہ کیا ہے کہ ایک دن اُسکی انجیل اور کہانت کو زمیں پر، پھر کبھی نہ اُٹھائے جانے کے لیے بحال ہونا ہے۔ جب انیسویں صدر کا آغاز ہوا، اُسکا وعدہ پورا ہونے کو تھا اور برگشتگی کی طویل رات ختم ہونے کو تھی۔

نوجوان جوزف سمتھ کا حوصلہ

اٹھارویں صدی کے اوائل میں، جوزف اور لوسی میک سمتھ لبنان، نئے کرۂ عرض، ریاستہائے متحدہ امریکہ میں رہتے تھے۔ وہ حلیم، نامعلوم لوگ تھے جو اپنی سخت محنت سے تھوڑی بہت روزی کماتے تھے۔ اُنکا پانچواں بچہ، جوزف، جونیئر، سات سال کا تھا جب اُس نے وبائی ٹائیفائیڈ برداشت کیا جس نے نیو انگلینڈ کے علاقہ میں ۳،۰۰۰ سے زائد جانیں لیں تھیں۔ جب وہ صحت یاب ہو رہا تھا، اُس کی دائیں ٹانگ میں ہڈی کے گودے میں شدید ناسور پیدا ہو گیا، اور تقریباً ناقابلِ برداشت درد تین ہفتے تک رہا۔

مقامی جراح نے فیصلہ کیا کہ ٹانگ کاٹنی ہو گی، لیکن جوزف کی ماں کی ضد پر ایک اور ڈاکٹر کو بُلایا گیا۔ نیتھن سمتھ، قریبی ڈار موتھ کالج میں طبیب، نے کہا کہ ٹانگ کو بچانے کے لیے وہ قدرے نیااور نہایت تکلیف دہ طریقہ ہڈی کا حصہ جدا کرنے کے لیے استعمال کرے گا۔ طبیب لڑکے کو باندھنے کے لیے رسیاں لائے، لیکن جوزف نے یہ کہتے ہوئے، اعتراض کیا کہ وہ ان کے بغیر جراحی برداشت کرے گا۔ اُس نے اُسے بے ہوش کرنے کی واحد مہیا صورت، برانڈی کا بھی انکار کیا، اور التجا کی کہ صرف اسکا والد اُسے جراحی کے دوران اپنی بانہوں میں تھامے رکھے۔

جوزف نے بڑے حوصلے سے جراحی برداشت کی اور طبیب سمتھ، ملک کے قابل ترین طبیبوں میں سے ایک، جوزف کی ٹانگ بچانے کے قابل ہوا تھا۔ جوزف نے کافی دیر اپنی ٹانگ کے ٹھیک ہونے سے پہلے تکلیف برداشت کی اور وہ درد کے بغیر چل سکا۔ جوزف کی جراحی کے بعد، سمتھ خاندان نوروچ، ورمانٹ میں نقل مکانی کر گئے، جہاں اُنھوں نے لگاتار تین سال تک فصلوں کی تباہی سہی، اور پھر پالمائرا، نیویارک میں نقل مکانی کر گئے۔

پہلی رویا

بحثیتِ ایک نوجوان جوزف نے اپنے خاندان کی زمین صاف کرنے، پتھر اُٹھانے، اور دیگر کئی ذمہ داریاں انجام دینے میں مدد کی۔ اُسکی ماں، لوسی، نے رپورٹ دی کہ لڑکا جوزف سنجیدہ سوچ بچار کرتا تھااور اکثر اپنی لافانی جان کے بارے سوچتا تھا۔ وہ خصوصاً اس بارے میں فکر مند تھا کہ پالمائرا کے علاقے میں منادی کرنے والے چرچوں میں سے کون سا درست ہے۔ جیسے کہ اُس نے اپنے الفاظ میں واضح کیا ہے:

”ولولے کے اِس وقت کے دوران میرا ذہین سنجیدہ سوچ بچارااور بڑی بے آرامی محسوس کرتا تھا؛ حالانکہ میرے احساسات گہرے اور ہیجان خیز تھے، پھر بھی میں نے اپنے آپ کو ان تمام گروہوں سے الگ رکھا، اگرچہ میں اُنکی کئی میٹنگوں میں شامل ہوا جب کبھی بھی حالات نے اجازت دی۔ وقت کے دھارے میں میرا ذہن کسی حد تک میتھوڈسٹ فرقے کی جانب ہو گیا، میں نے اُن کے ساتھ متحد ہونے کی کچھ خواہش محسوس کی؛ لیکن مختلف فرقوں کے درمیان الجھاؤ اور جھگڑااس قدر زیادہ تھا، کہ مجھ جیسے نوجوان، اور انسانوں اور چیزوں سے ناآشنا شخص کے لیے کسی حتمی نتیجہ پر پہنچنا ناممکن تھا کہ کون صحیح ہے اور کون غلط. . . .

”جس دوران میں اِن مذہبی گروہوں کے مقابلوں کی پیدا کردہ شدید مشکلوں کے تحت محنت کر رہا تھا، میں ایک دِن یعقوب کا خط پڑھ رہا تھا، پہلا باب اور پانچویں آیت، جس میں لکھا ہے: لیکن اگر تم میں سے کسی میں حکمت کی کمی ہو تو خدا سے مانگے جو بغیر ملامت کیے سب کو فیاضی کے ساتھ دیتا ہے۔ اُسکو دی جائے گی۔

”صحائف کا کوئی بھی پیرا کبھی بھی انسان کے دِل میں اتنی قوت سے نہیں آیا ہو گا جتنا یہ اُس وقت میرے میں آیا۔ یہ بڑی قوت سے میرے دِل کے احساسات میں داخل ہو تا گیا۔ میں نے اِس پر بار بار غور کیا، یہ جانتے ہوئے کہ اگر کسی شخص کو خدا سے حکمت کی ضرورت ہے، مجھے ہے؛ کیونکہ کیسے عمل کرنا ہے میں نہیں جانتا تھا، اور ماسوائے اُس کے جو میرے پاس تب تھی میں زیادہ حکمت حاصل کروں، میں کبھی بھی نہیں جانوں گا، کیونکہ مختلف فرقوں کے استاد صحائف کے اِسی پیرائے کو اتنا غلط سمجھے تھے کہ بائبل کے مطابق اِس سوال کے جواب کا تمام بھروسہ تباہ کر دیتے تھے۔

”بلآخر میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ یا تو میں اِس تاریکی اور الجھاؤ میں رہوں، یا پھر میں ویسا کروں جیسا یعقوب نے ہدایت دی ہے، جو کہ، خدا سے پوچھنا ہے۔“ (جوزف سمتھ —— تاریخ ۱:۸، ۱۱—۱۳)

۱۸۲۰ کو بہار کی ایک خوبصورت صبح، اپنے گھر کے نزدیک درختوں کے ایک جھنڈ میں اکیلے، جوزف سمتھ گھٹنے ہوا اور خدا کو اپنے دل کی خواہشات، راہنمائی کے لیے کہتے ہوئے بیان کرنے لگا۔ تب کیا ہوا وہ بیان کرتا ہے:

”میں فوراً ایک طاقت سے جکڑا گیا جو مجھ پر مکمل طور پر غالب آ گئی، اور مجھ پر اتنا حیران کن اثر ہوا تھا جیسے میری زبان باندھ دی گئی ہو تا کہ میں بول نہ سکوں۔ میرے گرد گہری تاریکی جمع ہو گئی، اور مجھے ایک وقت کے لیے لگا جیسے اچانک تباہی میرا مقدر بن گئی ہے“ (جے ایس —— ایچ ۱:۱۵)

ساری راستبازی کا دشمن جانتا تھا کہ جوزف کو ایک عظیم کام کرنا تھا اور اُسے برباد کرنے کی کوشش کی، لیکن جوزف، اپنی تمام طاقت لگاتے ہوئے، خداوند کو پکارا اور فوراً آزاد ہو گیا:

”خطرہ کے اِس بڑے لمحے پر، میں نے اپنے سر کے عین اوپر نور کا ایک ستون دیکھا، سورج کی روشنی سے زیادہ، جو دھیرے دھیرے نیچے اُترا جب تک وہ مجھ پر نہ گرا۔

یہ جلد ہی ظاہر ہوا کہ میں نے خود کو دشمن سے آزاد پایا جس نے مجھے باندھ رکھا تھا۔ جب نور مجھ پر ٹھہر گیا، میں نے دو شخصیتوں کو دیکھا، جن کی چمک اور جلال تمام بیانوں سے باہر ہے، ہوا میں میرے اوپر ٹھہرتے ہوئے، اُن میں سے ایک مجھ سے مخاطب ہوا، مجھے میرے نام سے بُلاتے ہوئے اور کہا، دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے —— یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ اِس کی سنو!“ (جے ایس —— ایچ ۱:۱۶—۱۷)

جونہی جوزف نے خود پر قابو پایا، اُس نے خداوند سے پوچھا کہ تمام مذہبی فرقوں میں سے کونسا درست ہے اور اُسے کونسے میں شامل ہونا چاہیے۔ خداوند نے جواب دیا کہ اُسے چاہیے ”کسی میں بھی شامل نہ ہو، کیونکہ وہ سب غلط ہیں“ اور ”اور اُن کے تمام اعتقادات اُس کی نظر میں مکروہ ہیں۔“ اُس نے کہا کہ وہ ”اچھائی کی صورت“ رکھتے ہیں، لیکن وہ“ اُس کی طاقت ”کا انکار کرتے ہیں (جے ایس —— ایچ ۱:۱۹)۔ اُس نے جوزف کو اور بہت سی باتیں بتائیں۔

رویا کے ختم ہونے کے بعد، جوزف نے پایا کہ وہ پشت کے بل لیٹا ہوا، ابھی تک آسمان پر دیکھ رہا تھا۔ اُس نے دھیرے دھیرے اپنی قوت پائی اور گھر واپس آیا۔

۱۸۲۰ میں اُس دن جب سورج طلوع ہوا، جوزف سمتھ شاید ہی تصور کر سکا کہ شفق کے اُبھرنے کے ساتھ، ایک دفعہ پھر ایک نبی زمیں پر چلے گا۔ وہ، مغربی نیویارک میں رہنے والا ایک غیر معروف لڑکا، زمیں پر شاندار کام اور انجیل اور کلیسیاء یسوع مسیح کی بحالی کے عجوبہ کو ادا کرنے کے لیے خدا کی طرف سے چُنا جا چکا تھا۔ اُس نے دو الٰہی شخصیتوں کو دیکھا تھا اور اب بے مثل طور پر خدا باپ اور اُسکے بیٹے، یسوع مسیح کی حقیقی فطرت کی گواہی دینے کے قابل تھا۔ وہ دِن حقیقی طور پر ایک زیادہ روشن دن کا طلوع تھا — نور نے درختوں کے ایک جھنڈ کو بھر دیا تھا، اور خدا باپ اور یسوع مسیح نے ۱۴ سالہ لڑکے کو اپنا نبی ہونے کے لیے بلایا تھا۔

کلیسیاء کی بنیادیں رکھنا

مورمن کی کتاب کا آنا

فرشتہ مرونئی کے دورے

۲۱ ستمبر ۱۸۲۳ کی شام، پہلی رویاپانے کے تین سال بعد، جوزف سمتھ نے خدا سے اپنی جوانی کی خطاؤں کے لیے دُعا کی اور آئندہ ہدایت کے لیے پوچھا۔ خداوند نے ایک آسمانی پیامبر کو اُسے ہدایت دینے کے لیے بھیجتے ہوئے جواب دیا۔ جوزف نے تحریر کیا:

"اُس نے مجھے میرے نام سے بُلاتے ہوئے کہا کہ وہ میرے لیے آسمانی باپ کی حضوری سے بھیجا گیا پیامبر ہے، اور کہ اُسکا نام مرونئی ہے؛ کہ میرے کرنے کے لیے خدا کے پاس کام ہے؛ اور کہ میرا نام تمام زبانوں، نسلوں اور قوموں میں اچھائی اور برائی کے لیے لیا ہو گا، یا یہ تمام لوگوں میں اچھائی اور برائی دونوں کے لیے لیا جائے گا۔

"اُس نے کہا کہ سونے کے اوراق پر کندہ، اِس براعظم کے باشندوں کے حالات، اور منبع جس سے وہ پھوٹے، بتاتی ہوئی ایک کتاب مدفن ہے۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ ابدی انجیل کی معموری اِس میں ہے، جسے قدیم باشندوں کو نجات دہندہ نے پہنچائی تھی۔" (جے ایس — ایچ ۱:۳۳–۳۴)

مرونئی اِس قدیم تاریخ میں لکھنے والا نبی رہا تھا، اور جسے خداوند نے ہدایت کی تھی، اُس نے کوہ کمورہ میں اِسے دفن کیا تھا۔ اُس نے اوریم اور تھمیم بھی دفن کیے تھے، جنہیں قدیم انبیاء نے استعمال کیا تھا اور جنہیں جوزف تاریخ کا ترجمہ کرنے کے لیے استعمال کرتا تھا۔

فرشتہ نے جوزف کو پہاڑی پر جانے کی ہدایت دی، جو کہ نزدیک ہی تھی، اور اُسے بہت سے اہم باتیں ایام آخر میں خداوند کے کام کے بارے بتائیں۔ اُس نے جوزف کو بتایا کہ جب وہ اوراق حاصل کرے، اُسے اُن کو کسی شخص کو نہیں دکھانا ہے ماسوائے خداوند اُسے ایسا کرنے کا حکم دے۔ مرونئی جوزف کے پاس اُس رات دو دفعہ اور ایک مرتبہ اگلے دِن آیا۔ ہر دفعہ اُس نے یہ اہم پیغام دہرایا اور اضافی ہدایات مہیا کیں۔

کوہ کمورہ پر، جوزف سمتھ نے فرشتہ مرونئی سے سونے کے اوراق پائے اور ترجمہ کا کام شروع کرنے کا بتایا گیا تھا۔

فرشتہ کے آنے کے اگلے دن، جیسے ہدایت پائی تھی جوزف کوہ کمورہ پر گیا۔ اُس نے اپنے تجربہ کے بارے کہا:

”اِس پہاڑی کی مغربی جانب، اونچائی سے زیادہ دور نہیں، ایک کافی بڑے پتھر کے نیچے، ایک پتھر کے صندوق میں، اوراق پڑے تھے۔ یہ پتھر اوپری جانب سے موٹا اور گول، اور کناروں کی جانب سے پتلا تھا، پس اِس کا درمیانی حصہ زمیں سے نمایاں تھا، لیکن کنارا ہر جانب سے مٹی سے ڈھکا ہوا تھا۔

”مٹی ہٹانے کے بعد، میں نے ایک لٹھ لی، جسے میں نے پتھر کے کنارے کے نیچے پھنسایا، اور تھوڑی محنت سے اِسے اوپر اُٹھالیا۔ میں نے اندر دیکھا، اور وہاں میں نے واقعتاً اوراق، اوریم اور تھمیم، سینہ بند دیکھے جسے پیامبر نے بتایا تھا۔“ (جے ایس — ایچ ۱:۵۱–۵۲)

فرشتہ مرونئ ظاہر ہوا اور جوزف کو پہاڑی پر ایک سال میں اِس وقت ملنے کا اور اوراق موصول کر لینے کے وقت تک سالانہ ملاقات جاری رکھنے کا بتایا۔ ہر ملاقات پر، مرونئ نے اِس بارے ہدایات دیں کہ خداوند کیا کرنے جا رہا تھا اور اُس کی بادشاہی کو کیسے کام کرنا تھا۔ (جے ایس — ایچ ۱:۲۷–۵۴)

ترجمہ کا کام

۲۲ ستمبر ۱۸۲۷، چار سال کی تیاری کے بعد، مرونئ نے سونے کے اوراق نبی جوزف کو دیے اور اُسے ترجمہ کا کام شروع کرنے کو کہا۔ ایما ہیل، جس سے جوزف نے اِس سال پہلے شادی کی تھی، اس موقع پر اُس کے ساتھ گئی، اور کوہ کمورہ کے دامن میں انتظار کر رہی تھی جب اُسکا شوہر اوراق کے ساتھ لوٹا۔ وہ نبی کے لیے ایک اہم مددگار بنی اور مورمن کی کتاب کے کاتبوں میں سے ایک کے طور پر کچھ عرصہ کے لیے کام کیا۔

مقامی بلوائیوں کے ہجوم کی سونے کے اوراق چرانے کی بارہا اور جان جوکھوں والی کوششوں کی وجہ سے، جوزف اور ایما مینچیسٹر، نیویارک میں اپنا گھر چھوڑنے پر مجبور کیے گئے۔ اُنہوں نے، ہارمونی، پینوسلوینیا، مینچیسٹر سے تقریباً ۱۲۰ میل جنوب مشرق میں ایما کے باپ، آئزک ہیل کے گھر میں پناہ لی۔ وہاں جوزف نے اوراق کا ترجمہ کرنا شروع کیا۔ جلد ہی اُس کا دوست، مارٹن ہیرس، ایک کھاتا پیتا کسان، ملا، جو اُس کا کاتب بنا۔

مارٹن نے جوزف سے کہا کہ کیا وہ ترجمہ کیے ہوئے ۱۱۶ صفحے اپنے ارکان خاندان کو دکھانے کے لیے لے جا سکتا ہے اُنہیں اُس کام کی حقیقت ثابت کرنے لیے جو وہ کر رہے تھے۔ جوزف نے خداوند سے اجازت طلب کی، لیکن خداوند کا جواب نہیں تھا۔ مارٹن نے جوزف سے دوبارہ پوچھنے کی التجا کی، جو جوزف نے ہچکچاتے ہوئے مزید دو مرتبہ کی اور بلآخر اجازت پائی۔ مارٹن نے صرف چند لوگوں کو مسودہ دِکھانے کا وعدہ کیا، لیکن اُس نے اپنا وعدہ توڑ دیا، اور موسودہ کے صفحات چوری ہو گئے۔ اِس نقصان نے جوزف کو ناقابلِ تلافی دکھ پہنچایا، کیونکہ اُس نے سوچا کہ خداوند

کی خدمت کرنے کی اُس کی تمام کوششیں کھو گئی ہیں۔ وہ چلایا، ”میں کیا کروں گا؟ میں نے گناہ کیا ہے۔ یہ میں ہوں جس نے خدا کے غضب کو آزمایا ہے۔ مجھے پہلے جواب سے ہی مطمعن ہو جانا چاہیے تھا جو میں نے خداوند سے پایا تھا۔“[1]

جوزف نے سنجیدگی سے توبہ کی، اور ایک مختصر عرصہ کے بعد جب اوراق اور اوریم اور تمیم لے لیے گئے تھے، خداوند نے اُسے معاف کر دیا اور اُس نے ایک بار پھر ترجمہ کرنا شروع کر دیا۔ خداوند نے اُسے کھو جانے والے مواد کا دوبارہ ترجمہ نہ کرنے کو کہا، جو سیکولر تاریخ پر مشتمل تھا۔ اس کی بجائے، جوزف کو نبی نیفی کے تیار کردہ اوراق کا ترجمہ کرنا تھا جو اُسی دور کا احاطہ کرتی تھی لیکن مسیح اور دیگر تحاریر کی عظیم ترین نبوتوں پر مشتمل تھی۔ خداوند نے ۱۱۶ صفحات کا کھو جانا پیشگی دیکھا تھا اور نیفی کو یہ دوسری تاریخ لکھنے کی تحریک دی۔

(دیکھیے ۱ نیفی ۹؛ تعلیم اور عہد ۱۰: ۳۸–۴۵؛ تعلیم اور عہد ۳ اور ۱۰ بھی دیکھیے جو اِس دور میں ملے تھے۔)

اِس وقت، جوزف کو اولیور کاؤڈری، ایک نوجوان سکول کا معلم جسکی خداوند نے نبی کے گھر کی جانب راہنمائی کی تھی، کی مدد سے برکت پائی۔ اولیور نے ۷ اپریل ۱۸۲۹ کو لکھنا شروع کیا۔ اُس یادگار وقت کے بارے اُس نے کہا، ”یہ کبھی نہ بھولنے والے دِن تھے — آسمان کے الہام سے بتائی گئی آواز کے تحت بیٹھنا اس سینے کے بہترین تشکر کو جگایا!“ (جے ایس — ایچ ۱: ۷۱ فٹ نوٹ)

اولیور نے مزید اعلان کیا: ”وہ کتاب سچی ہے.... میں نے اِسے خود لکھا جیسے یہ نبی کے منہ سے نکلی۔ یہ انجیل کی معموری پر مشتمل ہے، اور یوحنا کے مکاشفوں کا پورا ہونا ہے جہاں یہ کہتی ہیں کہ اُس نے ایک فرشتہ کو تمام لوگوں، زمانوں اور قوموں میں ابدی انجیل کی منادی کرتا ہوا آتے دیکھا ہے۔ یہ نجات کے اصولوں پر مشتمل ہے۔ اور اگر آپ اِس کی روشنی میں چلیں گے اور اِس کے احکام مانیں گے آپ خدا کی ابدی بادشاہی میں بچائیں جائیں گے“[2]

اپنے کام کے دوران، جوزف اور اولیور نے پایا کہ تاریخ کے ترجمہ میں اُن کی وقفیت نے اُنہیں کھانے اور پیسے کے بنا چھوڑ دیا ہے؛ حتیٰ کہ اُن کو ضروری لکھنے کے مواد کی بھی کمی تھی۔ اُن کی حالت کے بارے جاننے پر، جوزف نائٹ سینیر، نبی کے سابقہ آجر اور دوست، اُن کی معاونت کرنے کا ارادہ کیا۔ اُس نے اپنی بر وقت مدد کی فطرت بیان کی:

”میں نے ایک ڈرم میکرل اور لکھنے کے لیے سطروں والا تھوڑا کاغذ خریدا.... میں نے نو دس بوریاں اناج کی اور پانچ سے چھ بوریاں [آلوں] کی خریدیں۔ وہ پھر ہارمونی میں دونوں آدمیوں سے ملا اور یاد کیا کہ، ”جوزف اور اولیور یہ دیکھنے کے لیے گئے تھے کہ اگر وہ رسد کے لیے کام کرنے کی کوئی جگہ پا سکیں، لیکن کوئی نہ پائی۔ وہ گھر واپس آئے اور مجھے رسد کے ساتھ پایا، اور وہ خوش تھے کیونکہ وہ اس کے بغیر تھے... تب وہ کام پر لگ گئے اور ترجمہ ختم ہونے تک رسد کافی تھی۔[3]

کیا یہ کوئی اچنبھے کی بات ہے کہ نبی جوزف سمتھ نے اِس راستباز آدمی کے بارے کہا: ’[اِس کے بارے، صیہون کے بیٹوں سے کہا جائے گا، جب تک اُن میں سے ایک بھی باقی ہے، کہ یہ آدمی اسرائیل میں ایمان دار آدمی تھا؛ پس اُس کا نام کبھی بھی نہیں بھلایا جائے گا۔‘‘[۴]

بڑھتے ہوئے ظلم کی بدولت، جوزف اور اولیور نے ہارمونی چھوڑ دیا اور جون ۱۸۲۹ کے دوران، پیٹر وٹمر کے فارم پر فعیٹ، نیویارک میں ترجمہ کا کام مکمل کیا۔ ایسے آزمانے والے حالات میں اِس کام کی تکمیل واقعتاً دورِ جدید کا ایک معجزہ ہے۔ تھوڑی رسمی تعلیم کے ساتھ، جوزف نے دو ماہ سے تھوڑے زیادہ عرصہِ کام میں چند ایک اصلاحوں کے ساتھ ترجمہ لکھوایا۔ خصوصاً آج کتاب ویسے موجود ہے جیسے اُس نے ترجمہ کیا اور پوری دُنیا میں لاکھوں لوگوں کی گواہی کا ذریعہ رہی ہے۔ جوزف سمتھ ایامِ آخر کے مقدسین کی برکت کے لیے قدیم انبیاء کے کلام لانے میں خداوند کے ہاتھوں میں آلہ رہا ہے۔

کتابِ مورمن کے گواہ

جس دوران نبی جوزف سمتھ فعیٹ میں تھا، خداوند نے ظاہر کیا کہ اولیور کاؤڈری، ڈیوڈ وٹمر، اور مارٹن ہیرس کو تین خاص گواہوں میں سے ہونا تھا جنہیں سونے کے اوراق دیکھنے کی اجازت ہو گی (۲ نیفی ۲۷: ۱۲؛ ایتھر ۵: ۲—۴؛ تعلیم اور عہد ۱۷)۔ وہ، جوزف کے ساتھ، اِس قدیم ریکارڈ کی سچائی اور آغاز کی گواہی دینے کے قابل ہوں گے۔

ڈیوڈ وٹمر نے وضاحت کی: ’’ہم نزدیکی، جنگل میں گئے، اور ایک لکڑی کے بڑے ٹکڑے پر بیٹھے اور تھوڑی دیر بات چیت کی۔ تب ہم گھٹنے ہوئے اور دُعا کی۔ جوزف نے دُعا کی۔ پھر ہم کھڑے ہوئے اور لکڑی کے بڑے ٹکڑے پر بیٹھے اور باتیں کر رہے تھے، جب دفعتاً ہمارے اوپر سے روشنی آئی اور ہم کو ہمارے گرد تھوڑے فاصلے تک گھیر لیا؛ اور فرشتہ ہمارے سامنے کھڑا ہوا۔‘‘[۵] یہ فرشتہ مرونئی تھا۔ ڈیوڈ نے کہا وہ ’’سفید لباس میں ملبوس تھا، اور بولا اور مجھے نام سے بُلایا اور کہا ’مبارک ہے وہ جو اُسکے احکامات مانتے ہیں۔‘ ہمارے سامنے میز سجایا گیا اور ریکارڈ اُس پر رکھے تھے۔ نیفیوں کے ریکارڈ، جن سے مورمن کی کتاب ترجمہ کی گئی تھی، پیتل کے اوراق اور راہنمائی کرنے والا گیند، لابن کی تلوار اور دوسرے اوراق۔‘‘ ۵جب مرد یہ چیزیں دیکھ رہے تھے، اُنہوں نے ایک آواز سُنی: ’’یہ اوراق خدا کی قدرت سے آشکارا کیے گئے ہیں، اور وہ خدا کی قدرت سے ترجمہ کیے گئے ہیں۔ اِن کا ترجمہ جو تم نے دیکھا ہے درست ہے، اور میں تمہیں اُن کا ریکارڈ رکھنے کا حکم دیتا ہوں جو تم نے دیکھی اور سُنی ہیں۔‘‘[۶]

اِس واقعے کے فوراً بعد، جوزف سمتھ نے آٹھ اضافی گواہوں کو اوراق دِکھائے، جنہوں نے اُنہیں سمتھ خاندان کی قریبی ایک الگ تھلگ جگہ مانچسٹر، نیویارک میں چھوا۔ دونوں گروہوں کی گواہیاں مورمن کی کتاب کے آغاز میں درج ہیں۔

مورمن کی کتاب میں سے منادی کرنا

جب ترجمہ کا کام مکمل ہو گیا، نبی نے پالمائرا کے ایگبرٹ بی. گرانڈین سے مورمن کی کتاب چھپوانے کے انتظامات کیے۔ مارٹن ہیرس نے کتاب کی ۵،۰۰۰ کاپیاں چھاپنے کے لیے ضروری ۳،۰۰۰ ڈالر کی ادائیگی یقینی بنانے کے لیے مسٹر ایگبرٹ کے ساتھ معاہد قرض میں داخل ہوا۔

مورمن کی کتاب کی اول کاپیاں ۲۶ مارچ ۱۸۳۰ کو ای. بی. گرانڈین کے کتب سٹور سے عوام کے لیے میسر تھیں۔ اِس نئی شائع کتاب کے استعمال کرنے والے ابتدائی مشنریوں میں سے سیموئیل سمتھ تھا۔ اپریل ۱۸۳۰ میں، وہ نیویارک، مینڈن کے گاؤں ٹوملیسن سرائے میں گیا۔ وہاں اُس نے مورمن کی کتاب کی ایک کاپی بریگم ینگ کے بھائی، فنخاس ینگ نامی ایک نوجوان آدمی کو فروخت کی۔

جون میں وہ اُنہی قدموں پر لوٹا، اس دفعہ بلوم فیلڈ، نیویارک میں جان پی. گرین کے گھر میں مورمن کی کتاب دی۔ جان نے بریگم ینگ کی بہن، روھڈا ینگ سے شادی کی تھی۔ پھر، جان ینگ، بریگم کا والد، کتاب سے متعارف ہوا، اِسے گھر لے گیا، اور اِسے پڑھا۔ اُس نے کہا کہ، "یہ عظیم ترین کام ہے اور اُس نے جو کچھ بھی دیکھا تھا وہ بائبل کی طرح غلطیوں سے پاک ترین تھا۔"[7]

اگرچہ برگہم ینگ کو بہار ۱۸۳۰ سے دونوں ارکان خاندان اور مشنریوں سے کتاب کے مواد سے متعارف کروایا گیا تھا، اُسے اِسے پورے طور پر جانچنے کے لیے وقت کی ضرورت تھی۔ اُس نے کہا: "میں نے وہ کتاب وصول کرنے کا ذہن بنانے سے پہلے معاملہ کو ہوشیاری سے دو سال تک پرکھا۔ میں جانتا تھا کہ یہ سچی ہے، جیسے میں جانتا تھا کہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا تھا، یا اپنی انگلیوں کے چھونے سے محسوس کر سکتا تھا، یا کسی بھی حس کے مظاہرے سے حساس ہوتا۔ اگر یہ معاملہ نہ ہوتا، میں نے اِس دِن تک اِسے کبھی بھی قبول نہ کیا ہوتا. . . . میں تمام باتوں کو خود ثابت کرنے کے لیے مناسب وقت چاہتا تھا"[8]

بریگم ینگ کا ۱۴ اپریل ۱۸۳۲ کو بپتسمہ ہوا۔ اُس کے بپتسمہ اور استحکام کے بعد، وہ یاد کرتا ہے، "نجات دہندہ کے کلام کے مطابق، میں نے حلیم، بچوں جیسا روح، مجھے گواہی دیتے ہوئے کہ میرے گناہ معاف ہو گئے ہیں، محسوس کیا۔"[9] اُسے بعد ازاں رسول اور بلآخر کلیسیاء کا دوسرا صدر بننا تھا۔

ہارونی اور ملکِ صدق کہانت کی بحالی

ستمبر ۱۸۲۳ میں جب کوہ کموره پر فرشتہ مرونئی پہلی دفعہ جوزف سمتھ سے مِلا، اُس نے زمین پر کہانت کی بحالی سے متعلق اہم ہدایات دیں، بشمول درجِ ذیل اعلان: "جب [سونے کے اوراق] ترجمہ ہو جاتے ہیں خداوند چند کو پاک کہانت دے گا، اور وہ اِس انجیل کی منادی اور پانی سے بپتسمہ دینا شروع کریں گے، اور اِس کے بعد وہ ہاتھوں کے رکھنے سے روح القدس عطا کرنے کی قوت پائیں گے۔"[10]

بہار ۱۸۲۹ میں، جوزف سمتھ نے فرشتہ کی باتوں کے جزوی تکمیل میں شرکت کی۔ جب وہ اور اولیور کاؤڈری مورمن کی کتاب کا ترجمہ کر رہے تھے، اُنہوں نے گناہوں کی معافی کے لیے بپتسمہ کا ذکر پایا۔ مئی ۱۵ کو اُنہوں نے دُعا میں اِس موضوع پر خدا سے مزید علم چاہا۔ دریائے سسکہنہ کے کنارے اپنی التجا پیش کرتے ہوئے، دو آدمیوں کو ایک آسمانی پیامبر سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ اُس نے خود کی نئے عہد نامہ کے یوحنا بپتسمہ دینے والے کے طور پر پہچان کروائی۔ اپنے ہاتھ جوزف اور اولیور کے سروں پر رکھتے ہوئے، اُس نے کہا، "تم پر میرے ہم خدمتوں، میں ممسوح کے نام میں ہارون کی کہانت عطا کرتا ہوں، جو فرشتوں کی خدمت، اور توبہ کی انجیل، اور گناہوں کی معافی کے لیے غوطے کے بپتسمہ کی کنجیاں رکھتی ہے۔" (تعلیم اور عہد ۱۳:۱)۔

اِس تقرری کے بعد، جیسے یوحنا بپتسمہ دینے والے نے حکم دیا تھا جوزف اور اولیور نے ایک دوسرے کو بپتسمہ دیا اور ایک دوسرے کو ہارونی کہانت میں مقرر کیا۔ یوحنا نے اُنہیں کہا کہ "یہ ہارونی کہانت روح القدس کی نعمت عطا کرنے کی قوت نہیں رکھتی ہے، لیکن یہ ہمیں بعد میں عطا کیا جائیگا۔" اُس نے یہ بھی کہا کہ، "وہ پطرس، یعقوب اور یوحنا کی زیرِ ہدایت عمل کرتا ہے، جو ملکِ صدق کہانت کی کنجیاں رکھتے ہیں، جو کہانت، اُس نے کہا، ہمیں مقررہ وقت پر عطا کی جائی گی۔" (جے ایس —— ایچ ۱: ۷۰–۷۲؛ ۱:۶۸–۷۲ بھی دیکھیے)۔

نبی نے تجربہ کے بارے کہا: "ہمارے بپتسمہ پا چکنے کے بعد ہمارے پانی سے فوراً باہر آنے پر، ہم نے اپنے آسمانی باپ سے جلالی اور شاندار برکات کا تجربہ پایا۔ میرے اولیور کاؤڈری کو بپتسمہ دے چکنے کے تھوڑی دیر بعد، روح القدس اُس پر نازل ہوا، اور وہ کھڑا ہوا اور بہت سی باتوں کی نبوت کی جو جلد ہی واقع ہوں گی۔ اور پھر، جلد ہی جب میں اُس سے بپتسمہ پا چکا، میں نے بھی نبوت کی نعمت پائی، جب، کھڑا ہوتے ہوئے، میں نے کلیسیاء کے طلوع کے متعلق، اور کلیسیاء سے جُڑی ہوئی ور بہت سی باتوں کی نبوت کی، اور ہماری نجات کے خدا میں مسرور ہوئے۔" (جے ایس —— ایچ ۱: ۷۳)۔

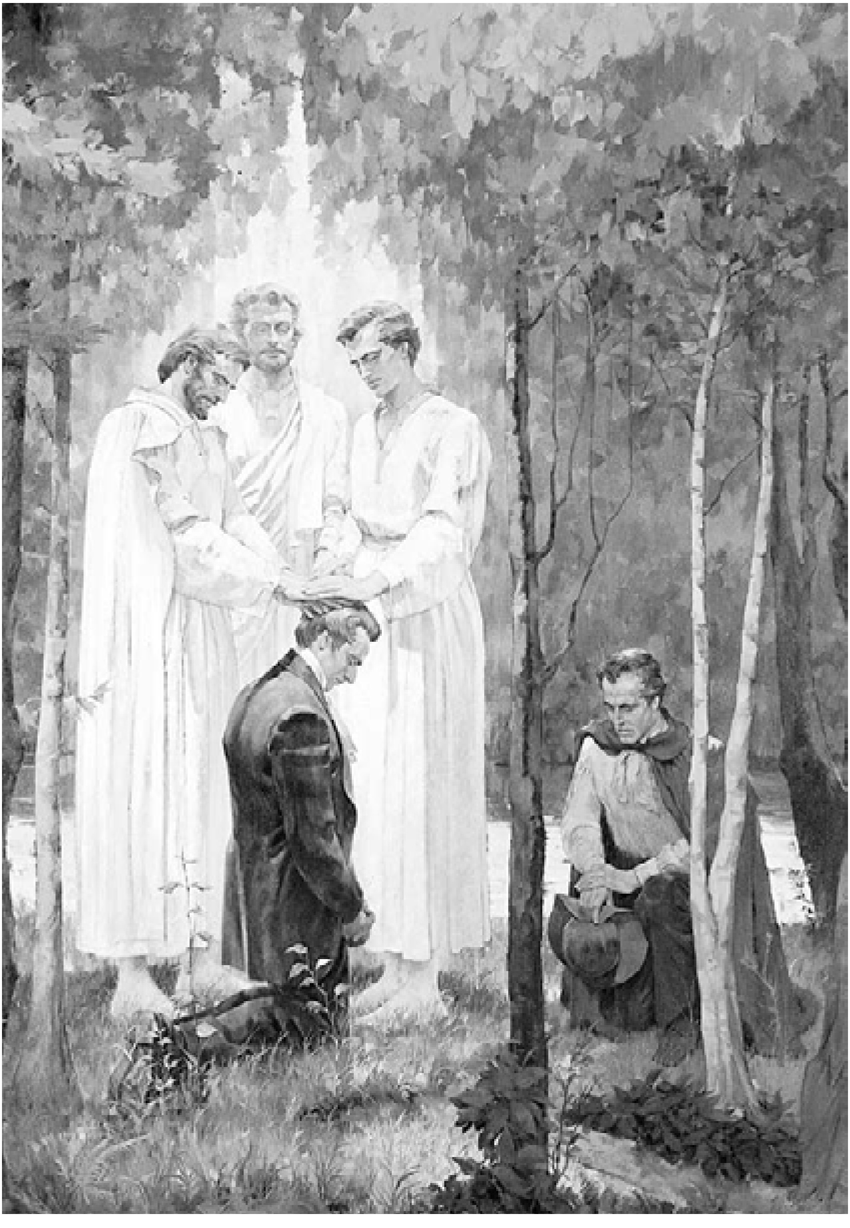

پطرس، یعقوب، اور یوحنا جوزف سمتھ اور اولیور کاؤڈری پر ظاہر ہوئے اور اُن کو ملکِ صدقی کہانت عطا کی۔

بعد میں، پطرس، یعقوب، اور یوحنا جوزف اور اولیور پر ظاہر ہوئے اور اُنہیں ملکِ صدقی کہانت عطا کی۔ اُنہوں نے اُنہیں خدا کی بادشاہی کی کنجیاں بھی عطا کیں۔ (تعلیم اور عہد ۲۷: ۱۲–۱۳؛ ۱۲۸: ۲۰)۔ ملکِ صدقی کہانت زمین پر آدمی کو دیا گیا سب سے اعلیٰ اختیار ہے۔ اِس اختیار سے، نبی جوزف سمتھ اِس زمانے میں یسوع مسیح کی کلیسیاء منظّم کرنے کے قابل ہوا اور مختلف کہانتی جماعتیں قائم کرنا شروع ہوا جیسے وہ آج کلیسیاء میں جانی جاتی ہیں۔

کلیسیاء کی تنظیم

خداوند نے جوزف سمتھ پر آشکارا کیا کہ ۶ اپریل ۱۸۳۰ وہ دِن تھا جس میں اِس زمانے میں کلیسیائے یسوع مسیح منظّم کی جائے گی۔ (دیکھیے تعلیم اور عہد ۲۰: ۱)۔ معتقدوں اور دوستوں کو نوٹس بھیجے گئے، اور تقریباً ۵۶ مرد اور عورتیں پیٹر وٹمر سینیر کے لاگ گھر، فعیٹ، نیویارک میں جمع ہوئے۔ نبی نے چھ اشخاص "اپنے ملک کے قوانین سے موافق، خدا کی مرضی اور حکم سے" تنظیم میں مدد کے لیے چُنے۔ (تعلیم اور عہد ۲۰: ۱)۔

نبی نے رقم کیا: "اپنے آسمانی باپ سے سنجیدہ دُعا سے میٹنگ کا آغاز کرتے ہوئے، ہم نے، پچھلے احکام کے مطابق عمل کیا، اپنے بھائیوں کو یہ جاننے کے لیے بُلایا آیا وہ خدا کی سلطنت میں ہمیں بحثیت اپنے معلمین قبول کرتے ہیں، اور آیا وہ مطمعن تھے کہ ہم بطورِ کلیسیاء منظّم ہونے کے لیے عمل کرنے دیں گے احکام کے مطابق جو ہم پہلے پا چکے تھے۔ اِن کئی تجاویز کو اُنہوں نے متفقہ رائے سے منظور کیا"[11]

جو موجود تھے اُن کی توثیق سے، جوزف نے اولیور کو کلیسیاء کا ایک ایلڈر مقرر کیا اور اولیور نے جوزف کو ایلڈر مقرر کیا جیسے وہ خداوند سے ہدایت پا چکے تھے۔ ساکرامنٹ کو برکت دی گئے اور موجود ارکان میں تقسیم کیا گیا۔ وہ جو بپتسمہ پا چکے تھے اُنہیں استحکام بخشا گیا اور روح القدس کی نعمت دی گئی۔ نبی نے کہا کہ "ہم پر روح القدس بڑے پیمانے پر انڈیلا گیا — چند نے نبوت کی، جبکہ ہم سب نے خداوند کی تعریف کی، اور بے بہا خوش ہوئے۔"[12] اِس میٹنگ کے دوران، جوزف نے ایک مکاشفہ پایا جس میں خداوند نے کلیسیاء کو نبی کے کلام پر کان دھرنے کی ہدایت کی جیسے وہ خود خدا سے آیا ہو۔ (دیکھیے تعلیم اور عہد ۲۱: ۴–۶)۔

۱۸۳۰ کی اُس میٹنگ میں موجود عناصر آج بھی کلیسیاء میں پائے جاتے ہیں: عام توثیق کا قانون، گانا، دُعا کرنا، ساکرامنٹ لینا، ذاتی گواہیاں دینا، ہاتھوں کے رکھے جانے سے روح القدس کی نعمت عطا کرنا، تقریریاں، ذاتی مکاشفہ، اور کہانتی عہدے داروں کے ذریعے مکاشفہ۔

جوزف کی ماں، لوسی میک سمتھ، اُس دن کا ایک گداز منظر لکھتی ہیں جو اس دِن پیش آیا جب نبی کے والد، جوزف سمتھ سینیر نے بپتسمہ پایا۔ جب محترم جوزف پانی سے باہر آئے، جوزف کنارے پر کھڑا تھا، اور اپنے والد کو ہاتھ سے

پکڑا، اور خوشی کے آنسوں کے ساتھ کہا، 'میرے خدا کی تمجید ہو! کہ میں اپنے باپ کو خدا کی سچی کلیسیاء میں بپتسمہ پاتے دیکھنے کے لیے زندہ رہا ہوں!'" [۱۳] جوزف نائٹ سینیر نے اُس لمحے کا ذکر کیا: [نبی] روح سے کافی حد تک معمور تھا. . . . اُس کی خوشی مکمل لگتی تھی۔ میرا خیال ہے کہ اُس نے عظیم کام دیکھا جو اُس نے شروع کیا تھا اور وہ اِس کی تعمیل کا خواہشمند تھا۔" [۱۴]

باپ اور بیٹے میں محبت کا ایک مضبوط بندھن تھا۔ بعد ازاں اپنے والد کی تعریف میں نبی نے کہا، 'میں اپنے والد اور اُس کی یاد سے پیار کرتا ہوں؛ اور اُس کے نیک اعمال کی یاد میرے ذہین میں بھاری وزن کے ساتھ ٹھہری ہے۔ اور اُس کے کئی ایک مہربان والدانہ الفاظ میرے دِل کی تختی پر لکھے ہوئے ہیں۔" [۱۵]

جو محبت نبی اور اُس کے والد کے درمیان موجود تھی جوزف سمتھ سینیر سے اپنے والد، ایزل سمتھ کے لیے ظاہر ہوئی تھی۔ اگست ۱۸۳۰ میں، جوزف سمتھ سینیر اپنے والد اور والدہ اور بہنوں اور بھائیوں کو دینے کے لیے مورمن کی کتاب کی جلدیں لے کر شمال مشرق میں سینٹ لارنس کاؤنٹی، نیویارک گئے۔ اکتوبر ۱۸۳۰ میں اپنی موت سے پہلے ایزل سمتھ نے تقریباً پوری کتاب پڑھ لی اور اعلان کیا کہ اُسکا پوتا، جوزف سمتھ جونیر، "وہ ہی نبی ہے جسکا وہ بڑی دیر سے جانتا تھا کہ اُس کے خاندان میں آئے گا۔" [۱۶] بلآخر ایزل خاندان کے تین اور بیٹے —— سیلاس، جان، اور ایزل جونیر کلیسیاء میں شامل ہوئے۔ نبی کو اپنے پورے قریبی خاندان، اور اپنے والد کے خاندان کے بہت سوں کو بپتسمہ کے پانیوں میں غوطہ لیتے دیکھنے کا شرف حاصل ہے۔

سڈنی رگڈن، جو بعد ازاں صدارتی مجلسِ اعلیٰ کا رکن بنا، کلیسیاء کے فروتن آغاز کے اور اِس کے عظیم مستقبل کے خواب کا بتاتا ہے جو اِس کے منتظمین اُس وقت رکھتے تھے: "میں مسیح کی پوری کلیسیاء سے واٹر لو کے نزدیک، نیویارک میں ایک چھوٹے سے تقریباً ۲۰ فٹ مربع کے پرانے لاگ ہاوس میں ملا اور ہم خدا کی سلطنت کے بارے بات کرنا شروع ہوئے ایسے جیسے دُنیا ہمارے حکم پر ہو؛ ہم بڑے اعتماد کے ساتھ بولے، . . . اگرچہ ہم بہت سارے لوگ نہ تھے۔ ہم نے رویا میں، خدا کی کلیسیاء کو، ہزار گنا بڑا؛ اور دُنیا کو نبی کی گواہی سے بے خبر اور اِس علم کے بغیر کہ خدا کیا کرنے والا ہے دیکھا۔" [۱۷]

۶ اپریل ۱۸۳۰ کو مغربی نیویارک میں جو واقعات رونما ہوئے اُنہوں نے لاکھوں لوگوں کی زندگیاں بدل دی ہیں۔ ایک چھوٹے سے لاگ ہاوس کے مٹھی بھر تبدیل ہونے والوں سے، انجیل پوری دُنیا میں پھیل گئی ہے۔ اب کلیسیاء کئی ممالک میں قائم ہے، اکثر ویسے ہی فروتن حالات میں جو فعیٹ میں اصل تنظیم کو گھیرے ہوئے تھے۔ دُنیا بھر میں مقدسین نجات دہندہ کے وعدہ میں خوش ہوتے اور تسلی پاتے ہیں: "جہاں دو یا تین میرے نام میں اکھٹے ہوتے ہیں، . . . دیکھو، وہاں میں اُن کے درمیان میں ہوں گا۔" (تعلیم اور عہد ۶:۳۲)

''اوہایو کو جاؤ'' ایامِ آخر کی اسرائیل کا اکٹھا کرنا

کولزویل میں ظلم

ٹھیک اُسی مہینے کے دوران جب کلیسیاء منظّم ہوئی تھی، نبی جوزف سمتھ اپنے دوستوں، جوزف نائٹ کے خاندان کو سکھانے کے لیے ایک مشن پر گئے، جو کولزویل، نیویارک میں مقیم تھے۔ ۲۸ جون کو، نائٹ خاندان کے کئی ایک اراکین بپتسمہ کے عہد باندھنے کے لیے تیار تھے۔

کولزویل میں انجیل کی منادی کرنے کی شدید مخالفت تھی،اور بلوائیوں کے ایک ہجوم نے اُس ڈیم کو توڑتے ہوئے جو بھائیوں نے پانی روکے رکھنے کے لیے بنایا تھا بپتسمہ کو روکنے کی کوشش کی۔ تاہم، اِسے جلد ہی مرمت کر لیا گیا۔ جوزف نائٹ جونیئر اُن چارہ جوئیوں کو بیان کرتا ہے جو ایمان کے دشمنوں نے کیں: ''جب ہم [بپتسموں] کے بعد جا رہے تھے، ہم اپنے کئی ہمسائیوں سے ملے، ہماری طرف اشارہ کرتے ہوئے اور پوچھتے ہوئے آیا ہم بھیڑوں کو نہلا رہے تھے.... اُس رات ہمارے چھکڑے اُلٹ دے گئے اور اُن پر لکڑیوں کا ڈھیر لگا دیا گیا، اور کچھ پانی میں ڈوب گئے، ہمارے دروازوں کے سامنے باڑوں کے ڈھیر لگائے گئے،اور زنجیریں ندی میں ڈبو دی گئیں اور بہت زیادہ شرارتیں کی گئیں۔''[۱۸]

اِسی وقت، وہ جو مخالفت میں تھے اُنہوں نے نبی کا دھیان بٹانے کے لیے اُسے گرفتار کروایا اور اطمینان میں خلل ڈالنے کے لیے مقدمہ چلایا۔ تاہم، جوزف نائٹ سینیئر نے وکیل کروائے، جنہوں نے جلد ہی اُسے تمام الزامات سے بری کروا لیا۔

جب بھی کلیسیاء اہم پیش رفتیں کرتی ہے، ایسا لگتا ہے کہ تمام راستبازی کا دشمن خدا کی سلطنت کی بڑھوتی روکنے کے لیے سر توڑ کوشش کرتا ہے۔ لیکن خدا کے وقف مقدسین مسائل پر غالب آتے ہیں اور مضبوط ہوتے ہیں، جیسے کولزویل کے مقدسین ہوئے، جنہوں نے اپنے آپکو ایک مضبوط اور متحد برانچ میں مربوط کیا۔

انڈینز کی جانب مشنری

ستمبر اور اکتوبر ۱۸۳۰ میں، چار نوجوانوں کو مکاشفہ کے ذریعے انجیل اور مورمن کی کتاب کا پیغام براعظم امریکہ کے انڈینز کے پاس لے جانے کے لیے بُلایا گیا، جو کہ مورمن کی کتاب کے لوگوں کی نسل تھے۔ یہ مشنری اولیور کاؤڈری، پیٹر وٹمر جونیئر، پارلی پی. پراٹ، اور زیبا پیٹرسن تھے۔ (دیکھیں تعلیم اور عہد ۸:۲۸؛ ۳۰:۵–۶؛ ۳۲)۔ انہوں نے بڑے کٹھن حالات کے تحت کئی سو میل سفر کیا اور بفلو، نیویارک کے قریب کیٹروگس انڈینز، اوہایو کے وینڈاٹس، اور آخر میں ڈیلاورز جو کہ میسوری کے مغرب میں رہتے تھے، میں تبلیغ کرنے کے قابل ہوئے۔ لیکن

اُنہوں نے اپنی بڑی ترین کامیابی کرٹ لینڈِ، اوہایو، اور قرب وجوار کے مکینوں سے پائی، جہاں اُنہوں نے ۱۲۷ لوگوں کو تبدیل کیا۔ مشنریوں کے چلے جانے کے بعد، اوہایو میں پیچھے رہ جانے والے اراکان کی منادی سے مقدسین کی تعداد جلد ہی کئی سو تک پہنچ گئی۔

اوہایو میں مجتمع ہونے کی بلاہٹ

سڈنی رگڈن، ایک سابقہ مناد اور کرٹ لینڈ کے علاقہ سے نیا نیا تبدیل ہوا رکن، اور ایڈورڈ پارٹج نامی ایک غیر رکن دوست نبی سے ملنے اور کلیسیاء کی مزید تعلیمات سیکھنے کے طلبگار تھے۔ دسمبر ۱۸۳۰ میں انہوں نے فعیٹ، نیویارک کے لیے ۲۵۰ سے زیادہ میل کا سفر، نبی جوزف سمتھ کو ملنے کے لیے کیا۔ اُنہوں نے اُسے خداوند کی مرضی خود اور کرٹ لینڈ کے مقدسین سے متعلق جاننے کو کہا۔ جواب میں، خداوند نے آشکارا کیا کہ نیویارک مقدسین کو ”اوہایو میں جمع ہونا“ چاہیے (تعلیم اور عہد ۳۷:۳)۔ نیویارک میں ۲ جنوری ۱۸۳۱ میں کلیسیاء کی تیسری اور آخری کانفرنس منعقدہ وٹمر فارم میں، خداوند نے اپنا ہدایت نامہ ارکان سے دہرایا:

”اور کہ تم دشمن کی طاقت سے بچ نکلو، اور میرے لیے راستباز لوگ اکھٹے کرو، بے داغ اور بے عیب —— پس، اس وجہ سے میں تمھیں حکم دیتا ہوں کہ تم اوہایو جاؤ؛ اور وہاں میں تمھیں اپنی شریعت دوں گا؛ اور وہاں تمھیں عالمِ بالا سے قوت عطا کی جائے گی۔“ (تعلیم اور عہد ۳۸: ۳۱– ۳۲)۔ اس زمانے میں مقدسین کے لیے اکھٹے ہونے کی یہ پہلی بُلاہٹ تھی۔

حالانکہ چند ارکان نے اپنی جائیدادوں کو فروخت نہ کرنا اور نیویارک سے اوہایو کا لمبا سفر نہ کرنا چُنا، مقدسین کی اکثریت نے اسرائیل کو جمع کرنے کی چرواہے کی آواز سُنی۔ نیول نائٹ اُن حواریوں کی مثال ہے جنہوں نے کہانتی لیڈر شپ کی پیروی کی اور بلاہٹ کا جواب دِیا:

”کانفرنس سے گھر واپس آنے پر، احکام کی فرمانبرداری میں جو دیے گئے تھے، میں نے، کولیز ویل برانچ کے ساتھ، اوہایو جانے کی تیاریاں کرنا شروع کیں . . . . جیسے توقع کی جاسکتی ہے، ہم اپنی جائیداد کی بڑی قربانی دینے کے لیے خوش تھے۔ میرا زیادہ تر وقت بھائیو سے ملنے، اور اُن کے معاملات ترتیب دینے، میں مدد دینے میں صرف ہوتا تھا، تاکہ ہم ایک کمپنی میں اکھٹے سفر کر سکیں۔“[۱۹]

جوزف نائٹ سینیر اُن کی بھی مثال ہیں جنہوں نے اوہایو میں نبی سے ملنے کے لیے رضامندگی سے اپنی جائدادئیں فروخت کرنے کی قربانی دی۔ بروم ریپبلکن میں اُس کا سادہ نوٹس انجیل کے لیے اُس کی وقفیت کے بارے بہت کچھ کہتا ہے: ”تھوڑی دیر سے جوزف نائٹ کے زیرِ قبضہ فارم، واقع قصبہ کولزویل، نزد کولزویل

پُل —— ایک جانب سے متصل دریائے سسکہنہ، اور تقریباً ایک سو اور پچاس ایکڑ پر مشتمل ہے۔ بتائے گئے فارم پر دو رہائشی گھر، ایک باڑا، اور ایک شاندار باغ ہے۔ فروخت کی شرائط کھلی ہوں گی۔"[20] وسط اپریل ۱۸۳۱ تک کولزویل سے ۶۸ ارکان اوہایو کے اپنے راستے پر تھے۔

فعیٹ برانچ سے ۸۰ اور مینچیسٹر برانچ سے ۵۰ مقدسین بھی برابر کے فرمانبردار تھے، جنہوں نے اوئل مئی ۱۸۳۱ میں اپنے گھروں کو چھوڑا۔ لوسی میک سمتھ، نبی کی والدہ، کو فعیٹ کے مقدسین کے خروج کا ذمہ لینے کو کہا گیا۔ جب وہ بفلو، نیویارک پہنچے، اُنہوں نے پایا کہ اِرری جھیل کی بندرگاہ برف کے میدان سے بند تھا، اور مقدسینِ فعیٹ کو لے جانے والی سٹیم کشتی بندرگاہ چھوڑنے کے قابل نہ تھی۔ اِن مشکل حالات میں اُنہوں نے مقدسین کو اپنے ایمان کا مظاہرہ کرنے کو کہا: "اب، بھائیو اور بہنوں، اگر آپ سب اپنی خواہشات آسمان کی طرف اُٹھائیں، کہ برف ٹوٹ جائے، اور ہم آزاد ہو جائیں، جیسے یقینی طور پر خداوند جیتا ہے، ایسا ہو گا۔" اُسی لمحے "کڑکتے طوفان" کی مانند شور سُنا گیا۔ برف ٹوٹ گئی اور ایک تنگ راستہ بن گیا جس سے کشتی حرکت کرنے کے قابل تھی۔ وہ بمشکل گزرے ہی تھے کہ جگہ پھر بند ہو گئی، اور وہ کھلے پانی میں تھے اور اپنا سفر جاری رکھ سکتے تھے۔ اِس معجزانہ رہائی کے بعد، ایک دُعائیہ میٹنگ کمپنی کو خدا کا ان کی خاطر اُس کے رحم کا شکر ادا کرنے کے لیے بُلائی گئی۔[21]

مئی کے وسط تک نیویارک سے کلیسیاء کی تمام برانچیں جھیل اِرری سے بندرگاہ فیر پورٹ، اوہایو تک بذریعہ جہاز پار کرنے کے قابل ہو چکے تھے، جہاں وہ ساتھی مقدسین سے ملے اور کرٹ لینڈ اور تھامسن قصبوں کی منازل پر لے جائے گئے۔ ایامِ آخر کی اسرائیل کا اکٹھا ہونا شروع ہو چکا تھا۔ اب مقدسین خداوند کے چُنے ہوئے خادموں سے بحثیتِ ایک گروہ سکھائے جانے، اُس کے قوانین میں ہدایت پانے، اور اُس کی مقدس ہیکلیں تعمیر کرنے کی حالت میں تھے۔

کرٹ لینڈ میں ہیکل

کرٹ لینڈ، اوہایو میں بادشاہی تعمیر کرنا

اوہایو میں نبی کی آمد

فروری ۱۸۳۱ میں ایک سرد دِن کو، نبی جوزف سمتھ اور اُن کی بیوی، تب جڑواں بچوں سے چھ ماہ کی حاملہ، ایما نے نیویارک سے کرٹ لینڈ، اوہایو کا ۲۵۰ میل کا سفر مکمل کیا۔ وہ برف پر پھسلنے والی گاڑی میں گلبرٹ اور وٹنی سٹور پر پہنچے۔ درجِ ذیل اقتباس نیول کے. وٹنی کی نبی کے ساتھ ملاقات درج کرتا ہے:

”آدمیوں میں سے ایک [برف والی گاڑی پر]، ایک نوجوان اور قوی شخصیت، نیچے اُترا، اور سیڑھیاں چڑھا، اور سٹور میں قدم رکھا ہوا اور جہاں جونیئر حصہ دار کھڑا تھا۔

”’نیول کے. وٹنی! تم ہی وہ آدمی ہو!‘ وہ بولا، تپاک سے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے، جیسے ایک پُرانے اور شناسا واقف کار سے۔

”’آپ کے لیے میں ہی ہوں،‘ مخاطب کیے جانے والے نے جواب دیا، جب اُس نے میکانی انداز میں بڑھایا جانے والا ہاتھ پکڑا۔ . . —— میں آپ کو نام سے نہیں بُلا سکتا، جیسے آپ نے مجھے بُلایا ہے۔‘

”میں جوزف، نبی ہوں،‘ مسکراتے ہوئے، اجنبی نے کہا، ’تم نے میرے یہاں آنے کی دُعا کی تھی؛ اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟“‘[1]

کچھ عرصہ پہلے، نیول اور اُسکی بیوی، الزبتھ، نے راہنمائی کے لیے دلسوزی سے دُعا کی تھی۔ جواب میں، روح القدس اُن پر نازل ہوا اور اُن کے گھر پر چھا گیا۔ بادلوں میں سے ایک آواز نے پکارا، خداوند کا کلام پانے کے لیے تیار ہو، کیونکہ وہ آرہا ہے![2] اس کے تھوڑی دیر بعد، مشنری انڈینز کو سکھانے کے لیے بُلائے گئے تھے کرٹ لینڈ آئے، اور اب نبی پہنچ چکے تھے۔

اور سن ایف. وٹنی، نیول کے ایک پوتے نے، بعد ازاں اِس واقعے کے بارے اپنے جذبات بیان کیے۔ ”کس قوت سے اس غیر معمولی آدمی، جوزف سمتھ، نے اُس کو پہچانا جس کو اُس نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا؟ نیول کے. وٹنی نے اُسے کیوں نہ پہچانا؟ یہ اس لیے تھا کہ جوزف سمتھ ایک رویا بین، ایک چُنا ہوا رویا بین تھا؛ اُس نے

درحقیقت نیول کے. وٹنی کو اپنے گھٹنوں پر دیکھا تھا، کئی سو میل دور، کرٹ لینڈ میں آنے کے لیے دُعا کرتے ہوئے۔ عجیب — مگر سچ!""[۳]

نبی کا آنا کرٹ لینڈ میں خداوند کا کلام لایا۔، جہاں کلیسیاء کے اہم عناصر کو ترتیب دیا گیا۔ کلیسیائی حکومت کی بنیادی تنظیم آشکارا کی گئی، مشنریوں کو باہر بھیجا گیا، پہلی ہیکل تعمیر کی گئی، اور بہت سے اہم مکاشفات وصول کیے گئے۔ مقدسین پر بُری طرح سے ظلم کیا گیا اور آزمائے گئے یہ دیکھنے کے لیے آیا وہ ایمان، حوصلے، اور خداوند کے ممسوح نبی کی پیروی کرنے کی رضامندگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

کلیسیائی سرگرمی کے دو مراکز

اسی وقت مقدسین کو اوہایو میں جمع ہونے کے لیے بُلایا گیا، اُنہوں نے اُس وقت کی آس لگانا شروع کر دی جب وہ صیہون تعمیر کر سکیں۔ جون ۱۸۳۱ میں، نبی جوزف سمتھ نے اُسے، سڈنی رگڈن، اور ۲۸ دوسرے ایلڈروں کو میسوری کو تبلیغی مشن پر جانے اور آئندہ کانفرنس وہاں منعقد کرنے کی راہنمائی دیتے ہوئے مکاشفہ پایا (دیکھیں تعلیم اور عہد ۵۲)۔ میسوری مغربی سرحد پر تھا جو تب ریاست ہائے متحدہ امریکہ تھا، ۱۰۰۰ میل سے اوپر، کرٹ لینڈ کے مغرب میں تھا۔ خداوند نے جوزف پر آشکارا کیا کہ جیکسن کاؤنٹی، میسوری، میں مقدسین اپنی میراث پائیں گے اور صیہون تعمیر کریں گے۔

جوزف، دیگر مشنری، اور تھوڑی دیر بعد مقدسین کے پورے گروہ نے کولز ویل، نیویارک سے، ۱۸۳۱ کے موسم گرما کے دوران جیکسن کاؤنٹی کا سفر کیا اور آبادیاں بنانا شروع کیں۔ جبکہ نبی اور دوسرے ایلڈر کرٹ لینڈ لوٹ گئے، کلیسیاء کے کئی ارکان میسوری میں مقیم ہو گئے۔

۱۸۳۱ اور ۱۸۳۸ کے درمیان، کلیسیاء کے پرچار کے دو مراکز تھے۔ جوزف سمتھ، بارہ رسولوں کی مجلس کے اراکین، اور اراکین کی ایک بڑی تعداد کرٹ لینڈ، اوہایو، کے علاقہ میں رہتے تھے، جبکہ دیگر کئی اراکین میسوری میں، اپنے مقرر کردہ کہانتی راہنماؤں کی زیر صدارت رہتے تھے۔ دونوں جگہوں پر ایک ہی وقت میں اہم واقعات ہو رہے تھے، اور کلیسیاء کے عہدے دران جیسے ضروری تھا ایک مقام سے دوسرے تک سفر کرتے تھے۔ کرٹ لینڈ میں اس سات سالہ دور کے دوران ہونے والے واقعات پہلے زیرِ گفتگو لائے جائیں گے، اور پھر اسی عرصہ کے دوران میسوری میں ہونے والے واقعات زیر گفتگو لائیں جائیں گے۔

اوہایو میں جمع ہونے کے لیے مقدسین کی قربانیاں

بہت سے مقدسین نے جو اوہایو آئے بڑی قربانیاں دیں۔ کچھ اپنے خاندانوں سے عاق کر دیئے گئے؛ دوسروں نے پُرانے دوستوں کا ساتھ کھو دیا۔ بریگم ینگ بیان کرتے ہیں اُنہوں نے نبی کے جمع ہونے کے بلاوے کا جواب دینے کے لیے کیسے قربانی دی۔:

"جب ہم کرٹ لینڈ میں [ستمبر ۱۸۳۳ میں] پہنچے، اگر کوئی آدمی جو مقدسین کے ساتھ جمع ہو مجھ سے زیادہ غریب تھا— یہ اس لیے تھا کہ اُس کے پاس کچھ نہ تھا۔ . . . دیکھ بھال کے لیے میرے دو بچے تھے — یہ ہی سب کچھ تھا۔ میں رنڈوا تھا۔ 'بھائی بریگم، کیا تمھارے پاس کوئی جوتے ہیں؟' میرے پاؤں کے لیے کوئی جوتا نہ تھا، مانگے کے بوٹوں کی ایک جوڑی کے سوا۔ میرے پاس سردیوں کے کوئی کپڑے نہ تھے، سوائے ایک گھر کے بنے کوٹ کے جو میرے پاس تین چار سالوں سے تھا۔ 'کوئی پتلون؟' نہیں۔ 'تم نے کیا کیا؟' کیا تم ان کے بغیر جاؤ گے؟ نہیں؛ میں نے پہننے کے لیے ایک جوڑا مستعار لیا جب تک میں دوسرا جوڑا نہ پا سکا۔ میں نے سفر کیا اور تبلیغ کی اور اپنی جائیداد کا ہر ایک ڈالر خیرات کر دیا۔ جب میں نے تبلیغ شروع کی میرے پاس تھوڑی جائداد تھی۔ . . . میں نے سفر کیا اور تبلیغ کی جب تک میرے پاس جمع ہونے کے لیے کچھ نہ بچا؛ لیکن جوزف نے کہا: "'چلے آؤ؛' اور میں چلا آیا جتنا بہتر میں آسکتا تھا۔""[4]

بہت سے ایماندار مقدسین کرٹ لینڈ آئے، جہاں پہلے سے موجود مقدسین نے اُنہیں خوش آمدید کہا اور رضامندگی سے اپنا قلیل سامان بانٹا۔ ایسے قوی لوگوں ں نے کلیسیاء کی حیرت انگیز بڑھوتی اور ترقی کی بنیاد رکھی۔

کرٹ لینڈ کے علاقہ میں موصول مکاشفات

جس دوران نبی جوزف سمتھ کرٹ لینڈ کے علاقہ میں رہ رہا تھا، اُس نے شاندار مکاشفات پائے، جن میں سے ۶۵ تعلیم اور عہد میں شامل ہیں۔ مکاشفات نے بہبود، نشان پانے، اخلاقی رویے، اصولِ غذا، دہ یکی، کہانتی اختیار، نبی کے کردار، جلال کی تین درجے، مشنری کام، آمدِ ثانی، قانونِ وقفیت، اور دیگر کئی موضوعات پر خداوند کی مرضی سکھائی۔

بائبل کا ترجمہِ جوزف سمتھ

جون ۱۸۳۰ میں جوزف سمتھ نے شاہ جیمز بائبل ترجمہ میں الہام یافتہ اصلاح کرنے کے اپنے الٰہی سونپے گئے کام کا آغاز کیا۔ یہ کام بائبل کا ترجمہِ جوزف سمتھ کے طور پر جانا جاتا ہے۔ جون ۱۸۳۰ اور جولائی ۱۸۳۳ کے دوران، نبی

نے بائبل کے مسودے میں بے بہا اصلاحیں کیں، بشمول اصلاحِ زبانِ بائبل، تعلیمات کی وضاحت، اور تاریخی اور تعلیمی مواد کی بحالی۔

اس کام کے دوران جوزف نے کئی مکاشفات پائے، اکثر اُن سوالات کے جواب میں جو تب اُٹھے جب وہ روحانی پیرائے پر غور کرتا تھا۔ ایسی ایک رویا ۱۶ فروری ۱۸۳۲ میں جوزف اور سڈنی رگڈن کے یوحنا ۲۹:۵ کا ترجمہ کرنے کے بعد وقوع ہوئی۔ اُنہوں نے اس پیرائے پر غور کیا، اور ”خداوند نے [اُن] کے فہم کی آنکھوں کو چھوا اور وہ کھل گئیں، اور خداوند کا جلال ارد گرد چمکا“ (تعلیم اور عہد ۱۹:۷۶)۔ اُنہوں نے تمام زمانوں کی سب سے عظیم رویا پائی، اب تعلیم اور عہد کے باب ۷۶ میں درج ہے۔ اُنہوں نے باپ اور بیٹے کو دیکھا، خدا کے بچوں کی الٰہی منزل کے بارے سیکھا، اور ابدی سچائیاں پائیں کہ جلال کی تین بادشاہتوں میں کون سکونت کریں گے۔

مکاشفات کی اشاعت

نومبر ۱۸۳۱ میں، ہارم، اوہایو، میں منقعدہ ایک خاص کانفرنس میں، کلیسیاء کے ارکان نے، نبی کو دیے گئے تقریباً ۷۰ مکاشفات پر مشتمل احکام کی کتاب کو شائع کرنے کے لیے رائے دی۔ اس کانفرنس کے دوران، خداوند نے جوزف سمتھ کو مکاشفات دیے جنہیں احکام کی کتاب کا دیباچہ اور ضمیمہ ہونا تھا۔ (یہ بعد میں تعلیم اور عہد کے ابواب ۱ اور ۱۳۳ بنے۔)

کتاب کو چھاپنے کی ذمہ داری ولیم ڈبلیو۔ فلپس کو دی گئی، جس کا جیکسن کاؤنٹی، میسوری میں چھاپہ خانہ تھا۔ (احکام کی کتاب پر مزید معلومات کے لیے، دیکھیں صفحہ ۴۱۔) احکام کی کتاب میں مکاشفات، دوسرے مکاشفات کے ساتھ، بعدازاں تعلیم اور عہد کے ٹائٹل سے چھاپی گئی، جو ۱۸۳۵ میں کرٹ لینڈ میں شائع کیا گیا۔ نبی جوزف سمتھ کی کئی گئی معمولی اصلاحات کے ساتھ، مورمن کی کتاب کا دوسرا ایڈیشن بھی کرٹ لینڈ میں چھاپا گیا۔

کلیسیاء کے منظّم ہونے کے صرف چندماہ بعد، خداوند نے نبی کی بیوی، ایما کو مقدس گیتوں کا انتخاب شروع کرنے کا حکم دیتے ہوئے کلیسیاء میں موسیقی کی اہمیت پر زور دیا (دیکھیں تعلیم اور عہد ۱۱:۲۵)۔ جو گیت اُس نے مرتب کیے کرٹ لینڈ میں شائع ہوئے، مقدسین کے لیے خداوند کی وعدہ کی ہوئی برکات پانے کی راہ کھولی: ”کیونکہ میری جان دِل کے گیتوں میں شادمان ہوتی ہے؛ ہاں، راستباز کے گیت میرے لیے دُعا ہے، اور اِس کا جواب اُن کے سروں پر برکت سے دیا جائے گا۔“ (تعلیم اور عہد ۱۲:۲۵)۔

انبیاء کا سکول

دسمبر ۱۸۳۲ اور جنوری ۱۸۳۳ میں، نبی جوزف سمتھ نے مکاشفہ پایا جو تعلیم اور عہد کا باب ۸۸ بنا۔ دوسری باتوں کے درمیان، اس مکاشفہ نے ہدایت دی کہ ایک ''انبیاء کا سکول'' (تعلیم اور عہد ۸۸:۱۲۷) بھائیو کو انجیل کی تعلیم اور اصولوں، کلیسیاء کے معاملات، اور دیگر معاملات میں ہدایت دینے کے لیے بنایا جائے۔

۱۸۳۳ کے سرما کے دوران انبیاء کا سکول مسلسل اکٹھا ہوا، اور جوزف اور ایما سمتھ دونوں بھائیوں کی تمباکو استعمال کی عادت، خصوصاً میٹنگوں میں تمباکو کے دھوئیں کے بادل اور تمباکو کو چبانے سے پیدا ہونے والی صفائی کی کمی کے بارے پریشان تھے۔ اس مکاشفہ نے بدن اور روح کی حفاظت کے لیے خداوند کے احکامات دیے، اور وعدہ کیا کہ وہ جو اِنکی فرمانبرداری کرتے ہیں ''حکمت اور علم کے عظیم خزانے، حتیٰ کہ مخفی خزانے'' کی روحانی برکات پائیں گے (تعلیم اور عہد ۸۹:۱۹)۔ حکمت کے کلام میں صحت کے بارے ایسی معلومات بھی شامل ہیں جو اُس وقت طبی اور سائنسی دُنیا کو معلوم نہ تھیں لیکن تب سے بڑی مفید ثابت ہوئی ہیں، جیسے تمباکو اور شراب استعمال نہ کرنے کی مشورت

مال و جان وقف کرنے کا قانون

۱۸۳۱ میں خداوند نے قانونِ وقفیت کے پہلوؤں کو آشکارا کرنا شروع کیا، ایک روحانی اور دُنیاوی نظام، اگر راستبازی سے چلا جائے، مفلس مقدسینِ ایام آخر کی زندگیوں کو بابرکت بنائے گا۔ اس قانون کے تحت، کلیسیاء کے ارکان کو، اپنی تمام جائیداد کلیسیاء کے بشپ کو وقف یا دان کرنے کو کہا گیا۔ تب وہ پھر، واپس ارا کین کو وراثت یا ذمہ داری عطا کرتا۔ خاندانوں نے اپنی ذمہ داریاں جتنی بہتر ہو سکتا تھا نبھائیں۔ اگر سال کے آخر پر اُن کے پاس فالتو ہوتا، یہ بشپ کو دے دیا جاتا تھا اُن کی دیکھ بھال کے لیے استعمال کرنے کے لیے جو ضرورت مند ہوتے۔ ایڈورڈ پارٹج کو خداوند کی طرف سے کلیسیاء کے پہلے بشپ کے طور پر بُلایا گیا۔

قانونِ وقفیت اصولوں اور کاموں پر مشتمل تھا جو ارکان کو روحانی طور پر مضبوط کرتے اور، لالچ اور غربت کا خاتمہ کرتے ہوئے، قدرے مالی برابری لاتے۔ کچھ مقدسین نے اس پر بہتر عمل کیا، خود اور دوسروں کی برکت کے لیے، لیکن دیگر ارا کین آخر کار کلیسیاء سے اِس قانون کے واپس لے لیے جانے کا موجب بنتے ہوئے، ذاتی خواہشات سے بالا ہونے میں ناکام رہے۔ ۱۸۳۸ میں خدوند نے قانونِ دہ یکی آشکارا کیا (دیکھیں تعلیم اور عہد ۱۱۹)، جو آج بھی کلیسیاء کے مالی قانون کے طور پر جاری ہے۔

کہانت کو مضبوط کرنا

کہانتی عہدے آشکارا ہوئے

جیسے کلیسیاء رکنیت میں بڑھی، نبی نے کہانتی عہدوں کے بارے مکاشفہ پانا جاری رکھا۔ خداوند سے راہنمائی پا کر، اُس نے صدارتی مجلسِ اعلیٰ منظّم کی، خود بحثیتِ صدر اور سڈنی رگڈن اور فیڈرک جی. ولیم بطورِ مشیران کے بنائی۔ اُس نے بارہ رسولوں کی جماعت اور ستر کی پہلی جماعت بھی منظّم کی۔ اُس نے بشپ صاحبان اور اُن کے مشیران، اعلیٰ کاہن، مبشران، اعلیٰ مجالس، ستر، اور ایلڈر بُلائے اور مقرر کیے۔ اُس نے کلیسیاء کی پہلی سٹیک بھی منظّم کی۔

ناتجربہ کار، نئے بپتسمہ یافتہ ارکان اکثر بلاہٹوں میں خدمت کرنے سے مغلوب ہو جاتے تھے۔ مثلاً، نیول کے. وٹنی کو دسمبر ۱۸۳۱ میں کلیسیاء کے دوسرے بشپ کی حیثیت سے بُلایا گیا، کرٹ لینڈ میں خدمت کرنے کے لیے جب ایڈورڈ پارٹج میسوری میں مقدسین کا بشپ بنا۔ نیول نے محسوس نہ کیا کہ وہ عہدے کی ضروریات کو نبھانے کے قابل ہے، حالانکہ نبی نے اُسے بتایا تھا کہ خداوند نے اُسے مکاشفہ سے بُلایا ہے۔ پس نبی نے اُسے کہا، ”جاؤ اور باپ سے خود پوچھو۔“ نیول گیا اور فروتن التجا میں دوزانوں ہوا اور آسمان سے ایک آواز سُنی جس نے کہا، ”تیری طاقت مجھ میں ہے۔“[۵] اُس نے بلاہٹ قبول کی اور بطورِ بشپ ۱۸ سال خدمت کی۔

صہیون کیمپ میں راہنماؤں کی تربیت

کلیسیاء کو کہانتی راہنماؤں کی بڑی ضرورت تھی جو آزمائے گئے ہوں، تجربہ پایا ہو، اور ایماندار ثابت ہوئے ہوں، جو کسی بھی حالات میں خداوند اور اُسکے نبی سے وفادار رہیں۔ مشکل حالات میں فرمانبرداری ثابت کرنے اور نبی جوزف سمتھ سے ذاتی طور پر تربیت پانے کا ایک موقع صہیون کیمپ مارچ میں مہیا کیا گیا۔

صہیون کیمپ میسوری میں مقدسین کی مدد کے لیے ترتیب دیا گیا تھا جو اپنے عقائد کی بدولت ظلم کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ بہت سوں کو اُنکے گھروں سے نکال دیا گیا تھا۔ (مزید معلومات صفحات ۳۹–۴۵ پر دیکھیے۔) ۲۴ فروری ۱۸۳۴ کو، خداوند نے جوزف سمتھ کو الہام دیا کہ وہ کرٹ لینڈ سے میسوری مارچ کرنے کے لیے اور مقدسین کو اُنکی زمینوں پر بحال کرنے میں مدد کے لیے آدمیوں کا ایک گروہ تشکیل کرے۔ (دیکھیے تعلیم اور عہد ۱۰۳)۔ خداوند نے وعدہ کیا کہ اُسکی حضوری اُن کے ساتھ جائے گی اور کہ ”تمام فتح اور جلال“ اُنکی ”جانفشانی، ایمانداری، اور ایمان کی دُعاؤں“ (تعلیم اور عہد ۱۰۳:۳۶) کے وسیلے لائی جائے گی۔ بارہ رسولوں کی جماعت اور ستر کی جماعت کے زیادہ تر ابتدائی اراکین مستقبل کی اپنی ذمہ داریوں کے لیے اِس تجربہ سے تیار ہوئے۔

صہیون کیمپ باقاعدہ طور پر نیو پورٹج، اوہایو، میں ۶ مئی ۱۸۳۴ میں منظّم کیا گیا تھا۔ بلآخر یہ ۲۰۷ مردوں، ۱۱ عورتوں اور ۱۱ بچوں پر مشتمل تھا، جن کو نبی نے پچاس اور دس کے گروہوں میں، ہر گروہ کو ایک کپتان چُننے کی ہدایت دیتے ہوئے منقسم کیا۔ بھرتی ہونے والا، جوزف ہولبروک، بیان کرتا ہے کہ کیمپ ''قدیم اسرائیلی طرز پر'' منظّم کیا گیا تھا۔[۶] ۴۵ دِنوں تک اُنہوں نے اکٹھے کلے کاؤنٹی، میسوری کی جانب مارچ کیا، ۱۰۰۰ میل سے زائد کا فاصلہ۔ اُنہوں نے جتنی جلدی ممکن تھا اور شدید مشکل حالات کے تحت سفر کیا۔ کافی خوراک پانا بہت مشکل تھا۔ آدمیوں کو اکثر معمولی روٹی، خراب مکھن، کارن میل مش، تیکھے شہد، کچا پورک، باسی ہیم، اور سنڈی زدہ بیکن اور پنیر کی محدود مقدار کھانے پر مجبور تھے۔ جارج اے. سمتھ نے، جِسے بعد ازاں رسول بننا تھا، لکھا کہ وہ اکثر بھوکا ہوتا: ''میں اتنا تھکا، بھوکا، اور نیند میں مبتلا تھا کہ میں نے چلنے کے دوران سڑک کے ساتھ پانی کی ایک خوبصورت ندی کے پاس سایہ دار درخت اور ایک شاندار ڈبل روٹی اور دودھ کی ایک بوتل ندی کے ایک کنارے کپڑے پر سجائی ہوئی کا خواب دیکھا۔''[۷]

کیمپ نے روحانیت اور احکام کی پیروی پر بہت زور دیا۔ اتواروں کو وہ میٹنگیں منعقد کرتے اور ساکرامنٹ لیتے تھے۔ نبی اکثر بادشاہی کی تعلیمات سِکھاتا۔ اُنہوں نے کہا: ''خدا ہمارے ساتھ تھا، اور اُس کے فرشتے ہمارے آگے گئے، اور ہمارے چھوٹے گروہ کا ایمان غیر متزلزل تھا۔ ہم جانتے تھے کہ فرشتے ہمارے ساتھی تھے، کیونکہ ہم نے اُنہیں دیکھا۔''[۸]

تاہم، کیمپ کی مشکلات نے حصہ لینے والوں سے اپنا محصول لینا شروع کیا۔۔ صفائی کے اِس عمل نے شکاتیوں کو ظاہر کیا، جو فرمانبرداری کا روح نہیں رکھتے تھے اور اپنی مشکلات کے لیے اکثر جوزف کو غلط گردانتے تھے ۱۷ مئی کو نبی نے اُن کو تلقین کی جو بغاوت کے روح رکھتے تھے ''خداوند کے سامنے خود کو فروتن کریں اور متحد ہوں، تاکہ وہ سزا نہ پائیں۔''[۹]

۱۸ جون تک کیمپ کلے کاؤنٹی، میسوری پہنچ گیا تھا۔ تاہم، میسوری کے گورنر، ڈینیل ڈنکن، مقدسین کی فوج کو کلیسیاء کے اراکین کو بحال کرنے کے اپنے وعدہ کو قائم نہ رکھا جنہیں اُنکے گھروں سے بے دخل کیا گیا تھا۔ کچھ کے لیے، اِس فوجی مقصد کی ناکامی اُنکے ایمان کا آخری امتحان تھا۔ مایوس اور غصے میں، چند ایک نے کھلے عام بغاوت کی۔ نتیجتاً، نبی نے اُنہیں خبردار کیا کہ خداوند اُن پر ایک تباہ کن سزا بھیجے گا۔ جلد ہے پورے کیمپ میں موسمی متعدی ہیضہ پھیل گیا۔ اِس کے ختم ہونے سے پہلے کیمپ کا تہائی لپیٹ میں آچکا تھا، بشمول جوزف سمتھ، اور اس کے بعد کیمپ کے ۱۴ اراکین وفات پا گئے۔ ۲ جولائی کو، جوزف نے دوبارہ کیمپ کو خداوند کے سامنے خود کو فروتن کرنے اور اُسکے

احکام ماننے کا عہد کرنے کی تنبیہ کی اور کہا کہ اگر وہ ایسا کریں گے، تو طاعون اُسی لمحے سے رُک جائے گا۔ کھڑے ہاتھوں سے عہد کیا گیا، اور طاعون ختم ہو گیا۔

جولائی کے اوائل میں، کیمپ اراکین کو باعزت طور پر نبی نے موقوف کر دیا۔ سفر نے عیاں کیا کہ کون خداوند کی طرف تھا اور کون قائدانیت کے عہدوں میں خدمت کرنے کے اہل تھا۔ بعدازاں نبی نے مارچ کے نتائج کی وضاحت کی: "خدا تمھیں لڑوانا نہیں چاہتا۔ وہ زمین کی اقوام کے لیے انجیل کے دروازے صرف بارہ آدمیوں کے ساتھ، اور اُنکی زیرِ ہدایت اُنکی راہ پر چلنے کے لیے ستر آدمیوں کے ساتھ اپنی بادشاہی منظّم نہیں کر سکتا، سوائے وہ اُنہیں آدمیوں کے ایسے گروہ سے لے جنھوں نے اپنی جانیں دی ہوں، اور جنھوں نے اُتنی بڑی قربانی دی ہو جتنی ابراہام نے دی تھی۔"[10]

ولفورڈ ووڈرف، کیمپ کا ایک رکن جو بعد میں کلیسیاء کا چوتھا صدر بنا، کہا: "ہم نے ایسا تجربہ پایا جو ہم کسی اور طریقہ سے نہیں پا سکتے تھے۔ ہمیں نبی کا چہرہ دیکھنے کا شرف حاصل ہوا، اور ہمیں اُس کے ساتھ ہزار میل کا سفر کرنے کا، اور اُسکے ساتھ خدا کے روح کا کام دیکھنے کا، اور اُس پر یسوع مسیح کے مکاشفات اور اُن مکاشفات کی تکمیل دیکھنے کا شرف حاص ہوا۔"[11]

فروری ۱۸۳۵ میں، کیمپ کے موقوف ہونے کے پانچ ماہ بعد، بارہ رسولوں کی جماعت اور ستر کی پہلی جماعت منظّم کی گئی۔ دونوں جماعتوں میں بیاسی میں سے اناسی عہدے اُن آدمیوں سے پُر ہوئے جو صیہون کیمپ مارچ میں آزمائے گئے تھے۔

کرٹ لینڈ میں جوزف سمتھ نے مستقبل کے قائدین کو تربیت دینا جاری رکھا۔ کلیسیاء کے مستقبل کے چار صدور —— برگھم ینگ، جان ٹیلر، ولفورڈ ووڈرف، اور لورنزو سنو —— نے کرٹ لینڈ کے سالوں کے دوران میں بپتسمہ پایا اور بعد میں ۱۹۰۱ تک تسلسل میں کلیسیاء کی راہنمائی کی۔ مزید براں، اگلے تین صدور —— جوزف ایف. سمتھ، ہیبر جے. گرانٹ، اور جارج البرٹ سمتھ، جن کے نظم و نسق ۱۹۵۱ تک رہے —— کرٹ لینڈ کے بہادر پیشرؤوں کی براہ راست نسل تھے۔

مشنری کام آگے بڑھتا ہے

جس دوران مقدسین کرٹ لینڈ میں رہ رہے تھے، بہت سے مشنری گھر سے دور انجیل کی منادی کرنے کے لیے، اُن میں سے زیادہ تر بڑی ذاتی قربانی پر بلائے گئے۔ مشنری کئی ایک امریکی ریاستوں، کینیڈا کے حصوں، اور بحرِ

اوقیانوس کے پار انگلستان میں بھیجے گئے۔ اِن مشنری کوششوں سے، بہت سے لوگوں نے انجیل کی سچائی کی گواہی پائی۔ وہ دلیر اراکین نبے جو ننھی کلیسیاء کے لیے بڑی مضبوطی لائے۔

کرٹ لینڈ میں مرقوم کئی ایک مکاشفات میں اراکین کو دُنیا کو انجیل کی منادی کرنے کے احکامات شامل ہیں۔ خداوند نے اعلان کیا، ''تم میرے روح کی قوت میں، میری انجیل کی منادی کرتے ہوئے، دودو کر کے، میرے نام میں، اپنی صدائیں طُرہی کی آواز کی مانند بلند کرتے ہوئے، خدا کے فرشتوں کی طرح میرے کلام کا اعلان کرتے ہوئے آگے بڑھو۔'' (تعلیم اور عہد ۸۸: ۸۱)۔

اوہایو کے پہلے نئے اراکین کے مشن

زیر اپلسفر، اوہایو سے ایک نیا رکن، اُن کی ایک مثال ہے جنہوں نے جوش کے ساتھ بحالی کا پیغام بانٹا۔ اُس نے ۱۸۳۲ میں کلیسیاء میں شمولیت اختیار کی اور اِس کے تھوڑی دیر بعد یہ رقم کیا، وہ ''ایلڈر کے عہدے میں مقرر ہوا اور وطن اور باہر نمایاں کامیابی کے ساتھ منادی کرنے کو گیا۔''[۱۲] اُس نے اور ایک دوسرے مشنری، اعلائیجا چینی نے، ایک چھوٹے قصبے رچلینڈ، نیویارک، کا سفر کیا، جہاں اُنہوں نے ایک مقامی سکول میں منادی شروع کی۔ رچلینڈ میں ایلڈر پلسفر سے بپتسمہ پانے والا پہلا نیا رکن ولفورڈ وڈرف نامی ایک نوجوان کسان تھا، جو ایک دن کلیسیاء کی تاریخ میں سب سے زیادہ کامیاب مشنری اور کلیسیاء کا چوتھا صدر بنا۔ ایک مہینے کے عرصہ میں، دو مشنریوں نے کئی ایک لوگوں کو بپتسمہ دیا اور رچلینڈ میں کلیسیاء کی ایک برانچ منظّم کی۔

اپنے ہمسائے کو آگاہ کرنے کی بلاہٹ کا جواب دیتے ہوئے، تمام شعبہ ہائے زندگی سے مشنری آئے۔ اُن میں سے بہت سے شادی شدہ تھے اور خاندانی ذمہ داریاں رکھتے تھے۔ وہ فصلوں کی کٹائی اور سرما کے سوکھے میں، ذاتی خوشحالی کے عرصہ کے دوران اور مالی بحران کے اوقات میں نکلے۔ کئی ایک ایلڈر محتاج تھے جب وہ مشن فیلڈ میں داخل ہوئے۔ نبی نے خود ۱۸۳۱ سے ۱۸۳۸ تک کینڈا کی کئی ایک ریاستوں میں ۱۴ قلیل مدتی مشنوں میں خدمت کرتے ہوئے، ۱۵۰۰ میل سے زیادہ کا سفر کیا۔

جب جارج اے. سمتھ، نبی کے چچازاد بھائی، نے مشرقی ریاست ہائے متحدہ کے مشن کی بلاہٹ پائی، وہ اتنا غریب تھا کہ کپڑے اور کتابیں جن کی اُسے ضرورت تھی نہیں رکھتا تھا یا خریدنے کے وسائل نہیں رکھتا تھا۔ نتیجتاً، نبی جوزف اور اُسکے بھائی ہائرم نے اُسے کچھ گرے کپڑا دیا، اور الیزا براؤن نے اُس کے لیے کوٹ، واسکٹ، اور پتلون بنائی۔ برگھم ینگ نے اُسے جوتوں کا جوڑا دیا، اُس کے باپ نے اُسے اپنی جیبی بائبل دی، اور نبی نے مورمن کی کتاب کی جلد مہیا کی۔

مشکل حالات کے تحت براعظم امریکہ کے انڈیز کے لیے انجیل لے جانے کے لیے بُلائے گئے، یہ چار مشنری، کلیسیاء کی ابتدائی تاریخ میں ایماندار مشنریوں کی دی گئی قربانیوں کی مثالیں ہیں۔

ایلڈرا ِعراسٹس سنو اور جون ای. پیج بھی غریب تھے جب وہ بہار ۱۸۳۶ میں مشن کے لیے چلے۔ مغربی پینوسلوینا کے لیے اپنے مشن پر روانگی کے وقت اپنی حالت بیان کرتے ہوئے، ایلڈر سنو نے لکھا، ''میں نے پیدل کرٹ لینڈ کو ایک چھوٹے سوٹ کیس کے ساتھ جس میں چند کلیسیائی کتابوں اور جرابوں کا ایک جوڑا تھا، اپنی جیب میں پانچ سینٹ، میرا کُل دُنیاوی سرمایہ، کے ساتھ چھوڑا۔'' ایلدر پیج نے نبی کو بتایا کہ وہ منادی کرنے کی بلاہٹ کو قبول نہیں کر سکتا کیونکہ وہ کپڑوں سے محروم تھا۔ حتیٰ کہ اُس کے پاس پہننے کے لیے ایک کوٹ بھی نہ تھا۔ نبی نے اپنا کوٹ اُتارتے ہوئے اور اِسے ایلڈر پیج کو دیتے ہوئے جواب دیا۔ اُس نے ایلڈر پیج سے کہا اپنے مشن پر جاؤ اور خداوند تمھیں فراوانی سے برکت دے گا۔[۳۱] اپنے مشن پر، ایلڈر پیج نے سینکڑوں لوگوں کے ساتھ انجیل بانٹنے کی برکت پائی جنھوں نے کلیسیاء میں شمولیت اختیار کی۔

بارہ رسولوں کی جماعت کا مشن

۱۸۳۵ میں بارہ رسولوں کی جماعت کے راکین کو مشرقی ریاست ہائے متحدہ اور کینیڈا میں مشن پر بُلایا گیا۔ یہ کلیسیاء کی تاریخ میں واحد موقع ہے جب جماعت کے سب ۱۲ اراکین نے ایک ہی وقت میں مشن کی ذمہ داری لی۔ جب وہ واپس آئے، ہیبر سی. قیمبل نے گواہی دی کہ اُنہوں نے خدا کی قوت محسوس کی ہے اور بیماروں کو شفا دینے اور شیطانوں کو نکالنے کے قابل ہوئے تھے۔

انگلستان کو مشن

کرٹ لینڈ دور کے آخری حصہ میں، کلیسیاء میں ایک بحران اُٹھا۔ چند اراکین، بشمول چند قائدین، برگشتہ ہوئے کیونکہ وہ مشکلات اور ظلم برداشت نہ کر سکے اور چونکہ اُنہوں نے نبی اور کلیسیائی راہنماؤں میں خامیاں تلاش کرنا شروع کر دیں۔ خداوند نے جوزف سمتھ کو آشکارا کیا کہ اُسکی کلیسیاء کی نجات کے لیے ضرور کچھ نیا کیا جائے۔ یہ نیا انگلستان سے نئے اراکین کا کلیسیاء میں مدغم کرنا تھا۔ اتوار، ۴ جون ۱۸۳۷ کو، نبی ہیبر سی. قمبل سے کرٹ لینڈ ہیکل میں مِلا اور اُس سے کہا، "بھائی ہیبر، خداوند کے روح نے مجھے سرگوشی کی ہے: 'میرے خادم ہیبر کو انگلستان جانے اور میری انجیل کی منادی کرنے دو، اور اُس قوم پر نجات کا دروازہ کھولو۔'"[۱۴]

جس دوران ہیبر سی. قمبل کو اُسکے مشن کے لیے مقرر کیا جا رہا تھا، ایلڈر اورسن ہائیڈ کمرے میں داخل ہوا۔ جب اُس نے سُنا کہ کیا ہو رہا تھا، اورسن نے توبہ کی، کیونکہ وہ اُن میں سے ایک رہا تھا جو نبی میں خامیاں تلاش کرنے میں ملوث تھے۔ اُسنے بطورِ مشنری خدمت کرنے کی پیشکش کی اور انگلستان جانے کے لیے مقرر کیا گیا۔

ہیبر سی. قمبل اجنبی زمین میں انجیل کی منادی کرنے کا اتنا خواہش مند تھا کہ جب کشتی لیورپول، انگلستان پر رُکنے کے قریب پہنچی، اُس نے کشتی سے اُس کے لنگر انداز ہونے سے پہلے بندرگاہ پر چھلانگ لگائی، اعلان کرتے ہوئے کہ بحالی کے پیغام کے ساتھ سمندر پار ایک ملک میں پہنچنے والا وہ پہلا شخص تھا۔ ۲۳ جولائی تک مشنری کلیساؤں کے بے پناہ ہجوموں میں منادی کر رہے تھے اور ۳۰ جولائی کو پہلے بپتسمے شیڈول کیے گئے تھے۔ جارج ڈی. واٹ نے پریسٹن میں دریائے ربل تک ایک پیدل دوڑ جیتی، جس نے برطانیہ میں پہلا بپتسمہ پانے کی سعادت کا فیصلہ کیا۔

آٹھ ماہ کے اندر، سینکڑوں نئے اراکین کلیسیاء میں شامل ہوئے اور کئی برانچیں منظّم کی گئی تھیں۔ جانوں کی اِس بڑی فصل پر غور کرتے ہوئے، ہیبر نے یاد کیا کہ نبی اور اُسکے مشیروں نے "اپنے ہاتھ مجھ پر رکھے تھے اور . . . کہا کہ خداوند مجھے اُس قوم میں اُسکے لیے جانیں جیتنے کے لیے قوی بنائے گا: فرشتے میرے ساتھ ہوں گے اور مجھے اوپر اُٹھائیں گے، کہ میرے پاؤں کبھی نہ پھسلیں؛ کہ میں بھرپور برکت پاؤں اور ہزاروں کے لیے نجات کا ذریعہ ثابت ہوں۔"[۱۵]

چونکہ بہت سے ابتدائی مشنریوں نے ذاتی قربانی کے باوجود مشن کی بلاہٹوں کو قبول کیا، ہزاروں نئے برطانوی اراکین بحال انجیل کی برکات سے لطف اندوز ہوئے۔ وہ صیہون میں جمع ہوئے اور کلیسیاء کو آنے والے اہم ادوار کے لیے بہت زیادہ مضبوط کیا۔

کرٹ لینڈ ہیکل

مقدسین کی قربانیاں

۲۷ دسمبر ۱۸۳۲ کو، مقدسین نے پہلی دفعہ ہیکل تعمیر کرنے کے خداوند کے حکم کو جانا۔ (دیکھیے تعلیم اور عہد ۱۱۹:۸۸)۔ ۱۸۳۳ اور ۱۸۳۶ کے دوران کرٹ لینڈ میں ہیکل کی تعمیر کلیسیاء کی بنیادی اولیت نبی۔ اس نے مقدسین کو بڑے مسائل سے دوچار کیا، جن کے پاس دونوں ضروری مزدوروں اور پیسے کی کمی تھی۔ ایلیزا آر سنو کے مطابق، ''اُس وقت، . . . مقدسین تعداد میں چند ہی تھے، اور اُن میں سے زیادہ تر بہت غریب؛ اور، اگر یہ اِس یقین کے ساتھ نہ ہوتا کہ خداوند نے کہا ہے، اور حکم دیا ہے کہ اُس کے نام میں ایک گھر تعمیر کیا جائے، جس کی اُس نے نہ صرف شکل آشکارا کی، بلکہ جسامت بھی مقرر کی، اس وقت کے موجودہ حالات کے تحت، اُس ہیکل کی تعمیر کی ایک کوشش، سب متعلقہ کے لیے، خوشحالی کا اعلان تھا۔''[16]

اِس ایمان کے ساتھ کہ خداوند ضروری ذرائع اور امداد مہیا کرے گا، نبی جوزف سمتھ اور مقدسین نے قربانیاں دینی شروع کیں۔ جان ٹینروہ شخص تھا جسے خداوند نے ہیکل کی تعمیر کے لیے ذرائع مہیا کرنے کے لیے تیار کیا۔ جان، بولٹن، نیویارک سے ایک نئے رکن نے، دسمبر ۱۸۳۴ میں ''خواب میں یا رات کی رویا میں ایک احساس پایا، کہ اُس کی ضرورت ہے اور اُسے فوراً مغرب میں کلیسیاء میں جانا چاہیے . . .

''کرٹ لینڈ میں اُسکی آمد پر، اُس نے جانا کہ جس وقت اُس نے خیال پایا کہ اُسے فوراً کلیسیاء کے لیے روانہ ہونا چاہیے، نبی جوزف اور کچھ دوسرے بھائی ایک دُعائیہ میٹنگ میں اکٹھے ہوئے تھے اور خداوند سے کہا تھا کہ اُن کے لیے اُس فارم سے جس پر ہیکل تعمیر ہو رہی تھی قرض اُتارنے میں معاونت کرنے کے لیے ذرائع کے ساتھ ایک بھائی یا بھائیوں کو بھیجے۔

''کرٹ لینڈ میں اُسکی آمد والے دن کے بعد، . . . [اُسے] معلوم ہوا کہ اول الذکر فارم کے رہن کی مدت پوری ہونے والی تھی۔ جس پر اُس نے نبی کو دو ہزار ڈالر قرض دیے اور منافع پر اپنی تحریر لے لی، اُس رقم سے فارم کو چھڑا لیا گیا۔''[17]

کرٹ لینڈ مقدسین کی کی گئی یادگار کوششیں وقت، صلاحیتوں اور ذرائع کی قربانی اور وقفیت کی مثالیں ہیں۔ مردوں کے تعمیراتی مہارتوں اور کوششوں کے مہیا کرنے کے علاوہ، عورتوں نے کاتا اور بُنا اُن کو ملبوس کرنے کے لیے جو کام کر رہے تھے۔ بعد میں اُنہوں نے پردے بنائے جنہوں نے کمروں کو الگ کیا۔ بلوائیوں کے ہیکل کو برباد کرنے کی دھمکیوں نے تعمیرات کو مزید مشکل بنایا، اور وہ جو دن کو کام کرتے رات کو ہیکل کی حفاظت کرتے تھے۔ لیکن مقدسین کی وقت اور ذرائع کی وسیع قربانی کے بعد، ہیکل آخرکار بہار ۱۸۳۶ میں مکمل ہو گئی۔

ہیکل کی تقدیس

ہیکل کی تکمیل کے بعد، خداوند نے کرٹ لینڈ کے مقدسین پر قوی روحانی برکات انڈیلیں، بشمول رویائیں اور فرشوں کی خدمت۔ جوزف سمتھ نے اِس دور کو "ہمارے لیے جشن کا سال، اور خوشی کا وقت" کہا۔[18] ڈینیل ٹائلر نے گواہی دی، "سب نے محسوس کیا کہ اُن کو جنت کا پیش مزہ مِلا ہے۔ . . . ہم حیران تھے آیا ہزار سالہ دور شروع ہو گیا ہے۔"[19]

روح کے اس انڈیلنے کا عروج ہیکل کی تقدیس تھا۔ ۲۷ مارچ ۱۸۳۶ میں تخمینہً ۱۰۰۰ لوگ شادمانی کی روح میں جمع ہوئے۔ تقدیس کے ترانے گائے گئے، بشمول "خدا کا روح جلتی آگ کی مانند ["The Spirit of God like a Fire Is Burning"] جو کہ موقع کے لیے ولیم ڈبلیو فیلپ نے لکھا تھا۔ ساکرامنٹ تقسیم کیا گیا، اور سڈنی رگڈن، جوزف سمتھ اور دوسروں نے واعظ دیے۔

جوزف سمتھ نے تقدیس کی دُعا پڑھی، جواب تعلیم اور عہد میں سیکشن ۱۰۹ میں مرقوم ہے، جو اُسے مکاشفہ کے ذریعے دیا گیا تھا۔ اِس میں اُس نے خداوند سے التجا کی کہ وہ لوگوں کو پینتکوست کے دِن کی طرح برکت دے: "اپنے گھر کو، تند چلتی آندھی کی مانند، اپنے جلال سے بھر دو" تعلیم اور عہد (۱۰۹: ۳۷)۔ بہت سوں نے تحریر کیا کہ اُس شام یہ دُعا پوری ہوئی جب نبی ہیکل میں کہانتی جماعتوں کے اراکین سے مِلے۔

الیزا آر. سنو نے تحریر کیا: "اُس تقدیس کی رسومات کو دوبارہ سُنایا جاتا ہے، لیکن کوئی بھی فانی زبان اُس یادگار دِن کے ظہوروں کو بیان نہیں کر سکتی۔ کچھ پر فرشتے ظاہر ہوئے، جبکہ سب موجود نے الٰہی موجودگی کو محسوس کیا، اور ہر دِل "ناقابلِ بیان خوشی اور بھرپور جلال" سے بھر گیا۔[20] تقدیسی دُعا کے بعد، تمام مجمع کھڑا ہوا اور، بلند ہاتھوں کے ساتھ، ہوشعنا چلائے۔

ایک ہفتہ بعد، ۳ اپریل ۱۸۳۶ کو، ایامِ آخر کی تاریخ میں چند نمایاں ترین واقعات وقوع ہوئے۔ اُس دِن ہیکل میں، نجات دہندہ خود جوزف سمتھ اور اولیور کاؤڈری پر ظاہر ہوے اور کہا، "دیکھو، میں نے اِس گھر کو قبول کیا ہے، اور میرا نام یہاں ہو گا؛ اور اِس گھر میں مِیں خود کو اپنے لوگوں پر رحم میں ظاہر کروں گا۔" (۱۱۰: ۷)۔ دیگر عظیم اور جلالی رویاؤں نے پیروی کی جب موسیٰ، الیاس، اور ایلیاہ ظاہر ہوئے اور کہانت کی اضافی کنجیاں بحال کیں۔ موسیٰ نے اسرائیل کے جمع کرنے کی کنجیاں عطا کیں، الیاس نے جوزف اور اولیور کو ابراہام کے زمانہ کی انجیل کی کنجیاں دیں، اور ایلیاہ نے مہر کرنے کی کنجیاں بحال کیں (دیکھیے تعلیم اور عہد ۱۱۰: ۱۱— ۱۶)۔ یہ تمام کنجیاں وقت کی معموری کے زمانہ میں خداوند کی بادشاہی کی ترقی کے لیے ضروری تھیں۔

ہیکل میں ادا کی گئی کہانت کی بھرپور برکات کرٹ لینڈ دور کے دوران آشکارانہ کی گئیں۔ یہ برکات کلیسیاء پر نبی جوزف سمتھ کے ذریعے کئی سال بعد آشکارا کی گئیں جس دوران ناؤو ہیکل تعمیر ہو رہی تھی۔

کرٹ لینڈ سے خروج

ہیکل کی تعمیر بہت سی برکات لائی، لیکن ۱۸۳۷ اور ۱۸۳۸ میں، ایماندار مقدسین نے برگشتگی اور ظلم کی وجہ سے کئی مسائل کا بھی سامنا کیا، جس نے کرٹ لینڈ میں کلیسیاء کے دور کا اختتام تیز کر دیا۔

ریاست ہائے متحدہ مالی بحران کا شکار تھا، اور کلیسیاء نے اِس کے اثرات محسوس کیے۔ کچھ اراکین فضول قیاس اور قرض میں پھنس گئے اور روحانی طور پر تاریک معاشی بحران سے، بشمول کرٹ لینڈ تحفظ سوسائٹی کے بحران سے بچ نہ سکے۔ یہ بنکنگ ادارہ کرٹ لینڈ میں اراکینِ کلیسیاء نے قائم کیا تھا، اور چند اراکینِ نے اِس سے منسلک مسائل کے لیے جوزف سمتھ کو غیر درست طور پر موردالزام ٹھہرایا۔

مقامی کمیونٹی کے مکینوں اور تند اراکین سے جو خارج کر دے گئے تھے یا کلیسیاء سے برگشتہ ہو گئے تھے سے منظّم، ظالمانہ اور تشدد آمیز کاروائی عمل میں آئی۔

جب مقدسین اور اُن کے راہنماؤں کے خلاف تشدد حد سے تجاوز کر گیا، اُن کے لیے کرٹ لینڈ میں رہنا غیر محفوظ ہو گیا۔ نبی، جس کی زندگی شدید خطرے میں تھی، جنوری ۱۸۳۸ میں کرٹ لینڈ سے فار ویسٹ، میسوری میں بھاگ گیا۔ ۱۸۳۸ کے دوران کئی ایماندار مقدسین کو بھی چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ وہ اپنے پیچھے خدا کے لیے تعمیر ہیکل میں ایمان، وقفیت، اور قربانی کی یادگار چھوڑ گئے۔ اُن کی زندگیوں کی مثالوں میں، اُنہوں نے خداوند کے مخصوص راہنماؤں کی ایماندرانہ فرمانبرداری اور خداوند کے کاموں میں ذاتی قربانی کی مستقل وراثت بھی چھوڑی۔

میسوری میں صیہون قائم کرنا

میسوری میں ابتدائی سال

جس وقت مقدسین کرٹ لینڈ، اوہایو میں خدا کی بادشاہی تعمیر کرنے کی کوشش کر رہے تھے، بہت سے راکینِ کلیسیاء جیکسن کاؤنٹی، میسوری میں بڑی تکالیف برداشت کر رہے تھے۔

جب ایسا کرنے کے لیے بُلایا گیا، نیویارک، کولزویل میں رہنے والے مقدسین نے کرٹ لینڈ میں جمع ہونے کے لیے رضامندی سے اپنا گھر بار چھوڑا تھا۔ (دیکھیے صفحہ ۱۸)۔ جب وہ ۱۸۳۱ میں وسط سال میں اوہایو پہنچے، اُنہوں نے جانا کہ اُن کے لیے رکھی گئی زمین اُن کے لیے میسر نہ تھی۔ نبی جوزف سمتھ اِن مقدسین کے درگوں حال کو دُعا میں خداوند کے پاس لے گیا۔ اُس نے ابھی خود کی، سڈنی رگڈن، اور ۲۸ دیگر ایلڈروں کی میسوری میں ایک منادی کے مشن پر جانے ہدایت پاتے ہوئے مکاشفہ پایا تھا، اور خداوند نے ہدایت دی کہ کولزویل مقدسین بھی" میسوری کی سرزمیں کی طرف" سفر کریں۔ (تعلیم اور عہد ۸:۵۴)۔ یہ مقدسین کا اُس زمین پر قیام کرنے والا پہلا گروہ تھا جسے بطورِ صیہون پہچانے جانے کے لیے بننا تھا۔

نیول نائٹ، کولزویل کی برانچ کے صدر نے، فوراً اپنے لوگوں کو مجتمع کیا۔ ایملی کوربن بیان کرتی ہیں، "ہم سچے طور پر، ایک بہتر ملک کی تلاش میں نکلا ہوا مہاجروں کا ایک گروہ تھے۔"[1] اوہایو، ویلزویل میں، وہ ایک سٹیم بوٹ پر سوار ہوئے اور، اوہایو، مسیسیپی، اور میسوری دریا استعمال کرتے ہوئے، جیکسن کاؤنٹی، میسوری کا سفر کیا۔ سٹیم بوٹ کے کپتان نے کہا کہ وہ "سب سے پُرامن اور خاموش مہاجر تھے جن کو وہ کبھی بھی مغرب لے کر گئے ہیں؛ 'کوئی ناپاکی نہیں، کوئی بُری زبان نہیں، کوئی جوا نہیں اور کوئی شراب نوشی نہیں۔'"[2]

ایک زمینی راہ گزر استعمال کرتے ہوئے، نبی اور دیگر راہنماؤں نے کولزویل مقدسین سے پہلے اُن کو جیکسن کاؤنٹی میں ڈھونڈنے کے لیے پیشگی انتظامات کیے۔ نبی کی پارٹی انڈی پینڈنس، میسوری میں ۱۴ جولائی ۱۸۳۱ کو پہنچی۔ ملک کا معائنہ کرنے اور دُعا گو ہو کر الہٰی راہنمائی کے خواہاں ہونے کے بعد، نبی نے کہا، "[خداوند] نے خود کو

مجھ پر ظاہر کیا، اور مجھے اور دوسروں کو، وہی مقام دِکھایا جو اُس نے جمع کرنے کے کام کے آغاز کے لیے، اور ایک مقدس شہر تعمیر کرنے کے لیے مخصوص کیا تھا، جو صہیون کہلائے گا۔''[۳]

اِس مکاشفہ نے تعین کیا کہ میسوری مقدسین کو جمع کرنے کے لیے خداوند کی ارادہ کردہ جگہ تھی، اور کہ ''جگہ جو اب انڈی پینڈس کہلاتی ہے مرکزی جگہ ہے؛ اور ہیکل کے لیے جگہ مغربی جانب ہے، ایک پلاٹ پر جو عدالت سے زیادہ دور نہیں ہے۔ (تعلیم اور عہد ۵۷:۳)۔ مقدسین کو اُس شہر کے مغربی جانب کی ہر ڈگر کو میسوری اور انڈین علاقے کو الگ کرنے والی لکیر تک خریدنا تھا۔ (دیکھیے تعلیم اور عہد ۵۷:۱–۵)۔

جوزف سمتھ اور بشپ پارٹیج نے کاؤ ٹاؤن شپ میں کولزویل برانچ کے لئے، انڈی پینڈنس کے تقریباً ۱۲ میل مغرب میں زمین حاصل کی۔ ۲ اگست ۱۸۳۱ کو، اراکینِ برانچ کی آمد کے بعد، ایک تقریب کی گئی جو کہ علامتوں سے بھرپور تھی۔ بارہ آدمیوں نے، اسرائیل کے ۱۲ قبیلوں کی نمائندگی کرتے ہوئے، ایک تازہ کاٹی گئی گیلی لی اور اِس کو ایک پتھر کے آر پار رکھا جسے اولیور کاؤڈری نے گاڑا تھا، پس صہیون کی علامتی بنیاد رکھی۔ اُس فروتن ابتدا سے مقدسین نے ایک عمارت تعمیر کی جو دونوں بطورِ چرچ اور سکول کے استعمال کی گئی۔[۴]

اس کے اگلے دن، انڈی پینڈنس عدالت سے آدھا میل مغرب میں ایک اونچے مقام پر کئی ایک بھائی اکٹھے ہوئے۔ نبی جوزف سمتھ نے تصور کردہ ہیکل کا سنگِ بنیاد رکھا اور اِسکی خداوند کے نام میں تقدس کی۔ خداوند کے گھر کو سرزمینِ صہیون کی مرکزی حیثیت ہونا تھا۔[۵]

نبی کرٹ لینڈ واپس چلا گیا، اور جیکسن کاؤنٹی میں مقدسین نے بشپ ایڈورڈ پارٹیج سے زمین کے حصے وصول کرنے شروع کیے۔ وہ نہایت غریب تھے اور کیبن تعمیر کرنے کے دوران اُنہیں موسمی اثرات سے بچانے کے لیے خیمے تک نہیں تھے۔ وہ تقریباً مکمل طور پر زرعی آلات کے بغیر تھے جب تک جوڑیوں کو ۲۰۰ میل سے زیادہ مشرق میں سینٹ لوئس نہ بھیجا گیا۔ ایک بار جب مقدسین کا سامان آ گیا، اُنہوں نے کاشت کے لیے زمین تیار کرنا شروع کی۔ جو اُس نے دیکھا اُس سے نہایت متاثر ہو کر، ایملی کوربن نے بیان کیا: ''یہ حقیقتاً ایک عجب نظارہ تھا، چار یا پانچ جوڑی بیلوں کو زرخیز مٹی کو اُلٹتے دیکھنا۔ باڑ اور دیگر ترقی نے اِس کی پیروی کی۔ خاندانوں کے لیے کیبن اُتنی تیزی سے بنائے گئے جہاں تک وقت، پیسہ اور محنت کام مکمل کر سکتے تھے۔''[۶]

سرحد کی تکالف کی باوجود، مقدسینِ کولزویل خوش اور خرم رہے۔ پارلی پی. پراٹ، جس نے اُن کے ساتھ قیام کیا، کہا ''ہم اپنی دُعائیہ اور دیگر میٹنگوں میں خوشی کے کئی موسموں سے لطف اندوز ہوئے، اور خدا کا روح ہم پر، انڈیلا گیا، اور حتیٰ کہ یہاں تک کہ آٹھ، دس یا بارہ سالہ چھوٹے بچوں نے بھی ہماری میٹنگوں اور خاندانی پرستش میں

کلام، دُعا اور نبوت کی۔ وہاں پر امن و اتحاد کا روح تھا، اور بیابان میں اِس چھوٹی کلیسیاء میں پیار اور نیک خواہشات کا ظہور، جس کی یاد ہمیشہ میرے دِل کو عزیز رہے گی۔"[۷]

اپریل ۱۸۳۲ میں مقدسین نے نبی اور سڈنی رگڈن کے دوسرے دورے سے برکت پائی۔ یہ راہنما جان جانسن فارم، اوہایو سے حال ہی میں ایک نہایت دردناک تجربہ سے آئے تھے، جہاں وہ بائبل کے ترجمہ پر کام کر رہے تھے۔ کلیسیاء کے دشمنوں کے ایک گروہ نے جوزف سمتھ کو رات کے دوران اُسکے گھر سے گھسیٹا تھا۔ اُنہوں نے اُسکا گلا گھونٹا، کوڑے مارے، اور اُسکے بدن کو تارکول اور پروں سے ڈھانپ دیا تھا۔ سڈنی رگڈن کو اُسکی ایڑیوں سے پکڑ کر منجمند، کھردری زمین پر، اُسکے سر پر کئی زخم ڈالتے ہوئے گھسیٹا گیا تھا۔

اب، اُس جسمانی مارپیٹ کے برعکس وہ دوستوں کے ساتھ محفوظ تھے۔ جوزف نے تعریف کی کہ اُس نے "ایسا استقبال پایا جو صرف اُن بھائیوں اور بہنوں میں پایا جاتا ہے جو ایک ہی ایمان، ایک ہی بپتسمہ، اور ایک ہی خداوند سے معاونت پا کر متحد ہوں۔ کولزویل برانچ، خصوصاً، شادمان ہوئی جیسے پولوس کے ساتھ قدیم مقدسین۔ خدا کے نبی کے ساتھ شادمان ہونا اچھا ہے۔"[۸]

جیکسن کاؤنٹی میں مظالم

خداوند کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے، بشپ پارٹیج نے جیکسن کاؤنٹی میں مقدسین کے لیے سینکڑوں ایکڑ اراضی خریدی جو اوہایو اور کہیں اور سے ہجرت کر رہے تھے۔ راہنماؤں نے ابتدا میں اِن اراکین کے لئے انڈیپنڈنس، کولزویل، وٹمر، بگ بلو، اور پرائری برانچیں قائم کیں۔ ۱۸۳۳ کے آخری عشرے تک کُل دس برانچیں قائم کی گئیں تھیں۔[۹] کلیسیاء کی بنیاد رکھنے کی تیسری سالگرہ منانے کے لیے اپریل ۱۸۳۳ میں دریا بگ بلو پر اِن اکٹھی برانچوں کے تقریباً ۱۰۰۰ مقدسین موجود تھے۔ نیول نائٹ نے کہا کہ صہیون میں اِس طرح کا اکٹھ اپنی نوعیت کی پہلی یادگاری تھے اور مقدسین عام شادمانی کا روح رکھتے تھے۔ تاہم، نیول نے یہ بھی مشاہدہ کیا، "جب مقدسین شادمان ہوں، ابلیس غصے میں تھا، اور اُسکے بچے اور خادم اُس کے روح کا اثر لیتے ہیں۔"[۱۰]

اپریل ختم ہونے سے پہلے، ظلم کے روح نے خود کو ظاہر کیا۔ ایک ابتدائی مرحلہ پر مقامی شہریوں نے کلیسیاء کے اراکین کو آگاہ کیا کہ اتنے سارے مقدسینِ ایامِ آخر کی آمد سے ناخوش ہیں، جو، وہ ڈرتے تھے، جلد ہی اُنہیں رائے شماری میں ملغوب کر لیں گے۔ بنیادی طور پر مقدسین شمالی ریاستوں سے تھے اور عموماً حبشی غلامی کے مخالف تھے، جو تب میسوری کی ریاست میں قانونی تھا۔ مقدسین کا مورمن کی کتاب پر بطورِ صحائف ایمان، اُن کا دعویٰ کہ جیکسن

کاؤنٹی آخر کار اُنکا صیہون ہو گی، اور اُن کا دعویٰ کہ وہ ایک نبی سے راہنمائی پاتے ہیں نہایت ہی بے چین کرنے والے تھے۔ اِس الزام نے کہ اُنہوں نے انڈینز سے رابطہ کیا ہے مقامی شہریوں میں شکوک و شبہات کو اُبھارا۔

ایک گشتی مراسلہ، جسکا بعض اوقات بطورِ خفیہ آئین حوالہ دیا جاتا ہے، مخالفین نے اُن کے دستخط لینے کے لیے بھیجا جو "مورمن سزا" کو ختم کرنے کے خواہاں تھے۔ دشمنی کے یہ جذبات ۲۰ جولائی ۱۸۳۳ کو اپنے کمالِ عروج پر پہنچے جب بلوائیوں کا ایک ہجوم، تعداد میں تقریباً ۴۰۰، انڈیپینڈنس عدالت میں اِن کوششوں میں معاونت پیدا کرنے کے لیے اکٹھا ہوا۔ مقدسین کو جیکسن کاؤنٹی چھوڑنے؛ اپنے اخبار، The Evening and Morning Star کی طباعت بند کرنے، اور مزید اراکین کو جیکسن کاؤنٹی میں آنے کی اجازت نہ دینے کا کہتے ہوئے کلیسیائی راہنماؤں کے سامنے تحریری مانگیں رکھی گئیں۔ جب بلوائیوں کے ہجوم نے پایا کہ کلیسیائی راہنما اُن کی اِن غیر قانونی مانگوں پر راضی نہیں ہوں گے، اُنہوں نے اخبار کے دفتر پر حملہ کر دیا، جو کہ مدیر، ولیم ڈبلیو. فلپس کا گھر بھی تھا۔ حملہ آوروں نے پرنٹنگ پریس چرالیا اور عمارت کو برباد کر دیا۔

احکام کی کتاب کی تباہی

اخبار کے دفتر میں چھاپا جانے والا سب سے اہم منصوبہ احکام کی کتاب تھا، نبی جوزف سمتھ کو موصول ہونے والے مکاشفات کی پہلی جلد بندی۔ جب بلوائیوں کے ہجوم نے عمارت پر حملہ کیا، اُنہوں نے کتاب کے جلد نہ کیے ہوئے صحفات کو گلی میں اُچھال دیا۔ یہ دیکھتے ہوئے، مقدسینِ ایامِ آخر کی دو نوجوان لڑکیوں، میری ایلزبیتھ رولنز اور اُسکی بہن، کیرولین، اپنی زندگی کے خطرے پر، اُس کو بچانے کی خواہاں ہوئیں جو وہ کر سکتی تھیں۔ میری ایلزبیتھ یاد کرتی ہیں:

"[بلوائیوں کا ہجوم] کچھ بڑی کاغذی شیٹوں کو باہر لایا، اور کہا، 'یہ رہے مورمن احکام۔' میں اور میری بہن کیرلین ایک باڑ کے کونے سے اُنہیں دیکھ رہی تھیں؛ جب اُنہوں نے احکام کی بات کی میں اُن میں سے پانے کا ارادہ رکھتی تھی۔ بہن نے کہا کہ اگر میں اُن میں سے کچھ لینے جاؤں گی تو وہ بھی جائے گی، لیکن کہا 'وہ ہمیں جان سے مار دیں گے'۔" جس دوران بلوائیوں کا ہجوم عمارت کے ایک طرف مصروفِ عمل تھا، دو لڑکیاں بھاگیں اور اپنی بانہوں کو نادر شیٹوں سے بھر لیا۔ ہجوم نے اُنہیں دیکھ لیا اور لڑکیوں کو رُکنے کا حکم دیا۔ میری ایلزبیتھ نے رپورٹ دی: "ہم جتنی تیز ہو سکتا تھا دوڑیں۔ اُن میں سے دو نے ہمارے پیچھا کرنا شروع کیا۔ ایک باڑ میں رخنہ دیکھتے ہوئے، ہم ایک بڑے مکئی کے کھیت میں داخل ہوئیں، صفحات کو زمین پر رکھا، اور اُن کو اپنے جسموں سے چھپالیا۔ مکئی پانچ سے چھ فٹ بلند، اور بہت گھنی تھی؛ اُنہوں نے کونوں میں تلاش کیا، اور ہمارے بہت قریب آگئے لیکن ہمیں نہ پا سکے۔"

جب بد معاش چلے گئے، لڑکیوں نے ایک پرانے لکڑی کے اصطبل کی راہ لی۔ یہاں، جیسے میری ایلزبتھ نے رپورٹ کی، اُنہوں نے پایا کہ "بہن فلپس اور بچے جھاڑ لا رہے اور باڑے کے ایک کونے میں بستر لگانے کے لیے ڈھیر لگا رہے تھے۔ اُس نے مجھ سے پوچھا میرے پاس کیا تھا— میں نے اُسے بتایا۔ تب اُس نے اُنہیں ہم سے لے لیا۔ . . . اُنہوں نے اُنہیں چھوٹی کتابوں میں جلد کیا اور مجھے ایک کاپی بھیجی، جس کو میں بہت عزیز رکھتی ہوں۔"[11]

بشپ پارٹیج کا تارکول اور پروں سے ایذا پہنچایا جانا

اِس کے بعد بلوائیوں کے ہجوم نے بشپ ایڈورڈ پارٹیج اور چارلس ایلن کو باندھ لیا۔ انہیں انڈی پینڈنس کے پبلک سکوائر لے جایا گیا اور مورمن کی کتاب کا انکار کرنے اور کاؤنٹی کو چھوڑنے کا حکم دیا گیا۔ بشپ پارٹیج نے کہا، "میں نے اُنہیں بتایا کہ مقدسین نے ہر زمانے میں ظلم برداشت کیے ہیں؛ کہ میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا ہے جسے کسی کو ناراض کرنا چاہیے؛ کہ اگر وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں، وہ ایک معصوم شخص کے ساتھ بدسلوکی کریں گے؛ کہ میں مسیح کی خاطر برداشت کرنے کو رضامند تھا؛ لیکن، کاؤنٹی چھوڑنے پر، تب میں اِس کی منظوری دینے پر رضامند نہ تھا۔"

اِس انکار کے ساتھ، آدمیوں کے اوپری کپڑے پھاڑ دیئے گئے اور اُن کے جسموں کو تارکول اور پروں سے بھر دیا گیا۔ بشپ پارٹیج نے مشاہدہ کیا، "میں نے اپنی بدسلوکی اِس حلیمی اور استقلال سے برداشت کی، کہ یہ ہجوم کو ششدر کرتی ہوئی لگی، جس نے مجھے خاموشی سے چلے جانے کی اجازت دی، بہت سے نہایت سنجیدہ نظر آرہے تھے، اُن کی ہمدردیاں چھوئی گئی تھیں جیسے کہ میں نے سوچا؛ اور خود کے بارے، میں روح اور خدا کے پیار سے معمور تھا، کہ میں اپنے ظلم کرنے والوں اور کسی کے لیے بھی نفرت نہیں رکھتا تھا۔"[12]

بگ بلو کا معرکہ

بلوائیوں کا ہجوم ۲۳ جولائی کو پھر آیا، اور کلیسیائی راہنماؤں نے خود کو بطور تاوان پیش کیا اگر وہ لوگوں کو نقصان نہ پہنچائیں۔ لیکن بلوائیوں کے ہجوم نے پوری کلیسیاء کو نقصان کی دھمکی دی اور بھائیوں کو رضامند ہونے پر مجبور کیا کہ تمام مقدسینِ ایام آخر کاؤنٹی چھوڑ جائیں۔ جیسے کہ بلوائیوں کے ہجوم کے اعمال غیر قانونی تھے، ریاست ہائے متحدہ اور ریاست میسوری کے آئین کے برعکس، کلیسیائی راہنماؤں نے ریاست کے گورنر، ڈینیل ڈنکلن سے مدد چاہی۔ اُس نے اُنہیں اُن کے سول حقوق کی نصیحت کی اور مقدسین کو قانونی مشورت کی صلاح دی ایلگزنڈر ڈونی فن اور دوسروں کو کلیسیاء کی نمائندگی کرنے کے لیے اجرت پر رکھا گیا۔ ایک ایسا عمل جس نے بلوائیوں کے ہجوم کو مزید طیش دِلایا۔

پہلے پہل مقدسینِ ایام آخر نے براہ راست الجھنے سے اجتناب کرنے کی کوشش کی؛ تاہم، اراکین کی مار پیٹ اور جائیداد کی تباہی بالآخر دریائے بگ بلو کے قریب معرکہ آرائی تک لے گئی۔ بلوائیوں کے ہجوم کے دو ارکان مارے گئے، اور مقدسین نے اینڈریو باربر کو کھو دیا۔ فلو ڈبلی کو پیٹ میں تین بار گولی ماری گئی۔ نیول نائٹ کو اُسے برکت دینے کے لیے بُلایا گیا، معجزانہ نتائج کے ساتھ۔ بھائی ڈبلی نے بیان کیا:

"بھائی نیول نائٹ مجھے ملنے آیا اور میرے بستر کی ایک جانب بیٹھ گیا۔ . . . اُس کے ہاتھوں کے میرے کاسہ سر کو چھونے سے پہلے ہی روح مجھ پر ٹھہر گیا، اور میں فوراً جان گیا کہ میں شفا پاؤں گا۔ . . . میں فوراً اُٹھا اور تین پاؤ یا اِس سے زیادہ خون نکالا، کپڑوں کے چند چیتھڑوں کے ساتھ جو کہ میرے جسم میں گولیوں کے ساتھ داخل ہو گئے تھے۔ تب میں نے پٹی کی اور باہر چلا گیا۔ . . . اُس لمحے سے خون کا ایک بھی قطرہ مجھ سے نہ نکلا اور اِس کے بعد میں نے کبھی بھی معمولی سا بھی درد یا اپنے زخموں کی تکلیف محسوس نہ کی، ماسوائے اِس کے کہ میں خون کے ضائع ہونے سے کچھ کمزور تھا" [۱۳]

گورنر ڈنکلن بیچ میں پڑا اور کرنل تھامس پچر کو دونوں اطراف کو غیر مسلح کرنے کی ہدایت کی۔ تاہم، کرنل پچر کی ہمدردیاں بلوائیوں کے ہجوم کے ساتھ تھیں، اور اُس نے مقدسین سے ہتھیار لے لیے اور اُنہیں بلوائیوں کے ہجوم کے حوالے کر دیا۔ بے کس مقدسین پر حملہ ہوا اور اُنکے گھر تباہ کر دے گئے۔ مردوں کو جنگلوں میں پناہ لینی پڑی یا شدید مار پیٹ برداشت کرنا پڑی۔ آخر کار کلیسیائی راہنماؤں نے لوگوں کو اپنے اسباب لینے اور جیکسن کاؤنٹی چھوڑنے کو کہا۔

کلے کاؤنٹی میں پناہ

۱۸۳۳ کے آخر میں مقدسین کی اکثریت نے دریائے میسوری کو شمال سے کلئے کاؤنٹی میں پار کیا اور وہاں پر عارضی پناہ پائی، جیسے کہ پارلی پی۔ پراٹ نے بیان کیا:

"مردوں، عورتوں، اور بچوں؛ اشیاء، ویگنوں، ڈبوں، اور سامانِ رسد وغیرہ سے دونوں اطراف سے لدی ہوئی کشتیاں ساحل کے کنارے لائن میں کھڑی ہونا شروع ہوئیں، جبکہ کشتی مسلسل کام کر رہی تھی؛ اور جب رات ہم پر پھر آئی تو کاٹن ووڈ کا نشیب کسی کیمپ میٹنگ کا نظارہ دے رہا تھا۔ سینکڑوں لوگ ہر جانب نظر آرہے تھے، کچھ خیموں میں اور کچھ کھلی فضا میں اپنے الاؤں کے گرد، جبکہ بارش زوروں سے ہو رہی تھی۔ شوہر اپنی بیویوں کا، بیویاں اپنے شوہروں کا؛ والدین اپنے بچوں کا، اور بچے اپنے والدین کا پوچھ رہے تھے۔ کچھ کی اپنے خاندانوں، گھریلو سامان، اور کچھ سامانِ رسد کے ساتھ بچ نکلنے میں قسمت اچھی تھی؛ جبکہ دوسروں کو اپنے دوستوں کی قسمت کا پتہ نہیں تھا، اور

اپنی ساری اشیاء گنوا بیٹھے تھے۔ یہ نظارہ . . . زمین پر کسی بھی لوگوں کا دِل پگھلا سکتا تھا، سوائے ہمارے اندھے ظالموں، اور ایک اندھی اور جاہل قوم کے۔"[۱۴]

جیکسن کاؤنٹی میں صیہون اور اپنے خدا کی ہیکل تعمیر کرنے کا موقع اِس طرح عارضی طور پر مقدسین سے چھن گیا تھا۔ تقریباً ۱۲۰۰ کلیسیائی اراکین نے اب وہ کیا جو کلئے کاؤنٹی میں لبِ دریا شدید موسمِ سرما میں بچنے کے لیے ضروری تھا۔ کچھ نے ویگنوں، خیموں، یا پہاڑی رخنوں میں پناہ لی، جبکہ دوسروں نے چھوڑے ہوئے کیبنوں پر قبضہ کر لیا۔ نیول نائٹ نے سرما انڈینز کے جھونپڑے میں گزارا۔

کلئے کاؤنٹی میں مقدسین نے جو پہلی عمارت تعمیر کی ایک لاگ چرچ ہاوس تھا جسمیں پرستش کرنا تھی۔ یہاں وہ "قادرِ مطلق خدا کا اپنے خبیث دشمنوں سے اپنی رہائی اور مستقبل کے لیے اُسکی تحفظ بھری دیکھ بھال کے خواہاں ہونے کے لیے شکرانے ادا کرنے نہ بھولے — کہ وہ اُن لوگوں کا دِل نرم کرے جن کے پاس وہ بھاگے تھے، تاکہ وہ اُن میں کچھ ایسا پا سکیں جو اُنہیں سہارا دے۔"[۱۵]

صیہون کیمپ پر مظالم

جیسا کہ باب ۳ میں بیان کیا گیا ہے، خداوند نے جوزف سمتھ کو آدمیوں کا ایک گروہ جمع کرنے اور کرٹ لینڈ سے میسوری پیدل جانے کو کہا مقدسین کی مدد کرنے کے لیے جو جیکسن کاؤنٹی میں اپنی زمینوں سے بیدخل کر دیے گئے تھے۔ جب جون ۱۸۳۴ کے آخر میں صیہون کیمپ مشرقی کلئے کاؤنٹی، میسوری میں پہنچا، ۳۰۰ سے زائد میسوریوں کا ایک بلوائی ہجوم — اُنکی تباہی کا مشتاق اُنہیں ملنے کے لیے نکل آیا۔ نبی جوزف سمتھ کے زیرِ ہدایت، بھائیوں نے بگ اور لٹل فشنگ دریاؤں کے سنگم پر خیمے گاڑھے۔

بلوائیوں کے ہجوم نے آتشِ توپ سے حملہ کیا، لیکن خداوند مقدسین کی لڑائی لڑ رہا تھا۔ جلد ہی بادل اوپر اکھٹے ہونے شروع ہو گئے۔ نبی نے حالات بیان کیے: "بارش اور اولے پڑنا شروع ہوئے. . . . شدید طوفان تھا؛ آندھی اور بارش، ژالہ اور گڑگڑاہٹ اُنہیں بڑے غصے سے ملے، اور جلد ہی اُنکے بھیانک حوصلوں کو پست کر دیا اور اُنکے 'جو سمتھ اور اُسکی فوج کو ہلاک کرنے کے تمام منصوبوں کو پریشان کر دیا۔' . . . . وہ ویگنوں کے نیچے، کھوکھلے درختوں میں رینگ گئے اور ایک پرانی لکڑی کی پناہ گاہ وغیرہ میں اکٹھے ہو گئے، جب تک طوفان تھما، جب اُنکا اسلحہ بھیگ گیا۔" تمام رات کے موسلادھار طوفانِ بادوباراں کے تجربہ کے بعد، "اِس 'نااُمید' گروہ نے جس نے نبی کو ہلاک کرنے کی قسم کھائی تھی، بلوائیوں کے مرکزی ہجوم سے ملنے کے لیے، چپکے سے اِنڈیپنڈنس کی طرف پسپا ہوئے، مکمل طور

پر مطمین۔ ۔ ۔ کہ جب یہواہ لڑائی کرے تو اُنہیں غیر حاضر ہونا چاہیے۔ ۔ ۔ ایسا لگتا تھا جیسے بدلے کا حکم لڑائیوں کے خدا سے صادر ہوا تھا، اپنے خادموں کو اُنکے دشمنوں کی تباہی سے بچانے کے لیے ''[١٦]

جب یہ عیاں ہو گیا کہ بلوائیوں کی فوج مقدسین سے لڑائی کرنے والی تھی اور کہ گورنر ڈنکلن اُن کی مدد کرنے کا وعدہ پورا نہیں کرے گا، نبی نے ہدایات کے لیے خداوند سے دُعا کی۔ خداوند نے اُسے بتایا کہ تب حالات صہیون کے کفارے کے لیے ٹھیک نہیں تھے۔ صہیون تعمیر کرنے کے لیے مقدسین کو اپنی زندگیوں میں بہت کچھ کرنے کی ضرورت تھی۔ اُن میں سے بہت سوں نے ابھی تک خداوند کی طلب باتوں کا فرمانبردار ہونا نہیں سیکھا تھا۔ خدواند نے سکھایا کہ ماسوائے سلیسٹیل بادشاہی کے قانون کے اصولوں کے صہیون قائم نہیں کیا جاسکتا؛ بصورتِ دیگر وہ اُسے اپنے پاس وصول نہیں کر سکتا۔ اور میرے لوگوں کی سرزنش ہونی چاہیے جب تک وہ فرمانبرداری نہیں سیکھتے، اور اگر ضرورت ہو تو اُن کاموں سے جن کو وہ برداشت کرتے ہیں۔ (دیکھئے تعلیم اور عہد ۱۰۵:۵—۶)۔

خداوند نے ہدایت کی کہ صہیون کیمپ کو اپنے فوجی مقاصد کی پیروی نہیں کرنی چاہیے: ''میرے لوگوں کی خطاؤں کے نتیجے میں، یہ مجھ میں ضروری ہے کہ میرے ایلڈروں کو صہیون کے کفارے کے لیے تھوڑا عرصہ کے لیے انتظار کرنا چاہیے —— کہ وہ خود بھی تیار ہو سکیں، اور کہ میرے لوگ اور کامل طور پر سکھائے جائیں۔'' (تعلیم اور عہد ۱۰۵:۹— ۱۰)۔ صہیون کیمپ کے بھائیوں کو باعزت طور پر سبکدوش کر دیا گیا، اور نبی کرٹ لینڈ کو لوٹ آیا۔

فارویسٹ میں کلیسیاء کے ہیڈ کواٹرز

زیادہ تر میسوری مقدسین نے کلئے کاؤنٹی میں ۱۸۳۶ تک رہنا جاری رکھا، جب اُنہیں اُس کاؤنٹی کے شہریوں نے یاد دِلایا کہ اُنھوں نے صرف تب تک رہنے کا عہد کیا تھا جب تک وہ جیکسن کاؤنٹی لوٹ نہ سکیں۔ یہ اب جیسے ناممکن لگ رہا تھا، اُنہیں حسبِ وعدہ چلے جانے کو کہا گیا۔ قانوناً مقدسین کو راضی ہونے کی ضرورت نہیں تھی، لیکن جھگڑا پیدا کرنے کی بجائے، وہ ایک دفعہ پھر نقل مکانی کر گئے۔ ریاستی قانون سازی میں اپنے دوستوں ایلگزنڈر ڈبلیو. ڈونیفن، کی کوششوں سے، کاڈویل اور ڈیویسس نامی، دو نئی کاؤنٹیاں، دسمبر ۱۸۳۶ میں رے کاؤنٹی میں سے تخلیق کی گئیں۔ کلئے کاؤنٹی کے تقریباً ۶۰ میل شمال میں، بطورِ کاڈویل کاؤنٹی سیٹ کے مقدسین کو فارویسٹ کی اپنی کمیونٹی تعمیر کرنے کی اجازت ملی۔ کاؤنٹی کے مرکزی عہدیدران مقدسین ایامِ آخر تھے، اور بہت سے لوگ امید کرتے تھے کہ اِس سے مقدسین پر ظلم ختم ہو جائیں گے۔

کرٹ لینڈ، اوہایو، سے ایک مشکل سفر کے بعد، نبی جوزف سمتھ فارویسٹ، میسوری میں، مارچ ۱۸۳۸ میں پہنچے اور یہاں کلیسیاء کے ہیڈ کواٹرز قائم کیے۔ مئی میں وہ شمال میں ڈیوسس کاؤنٹی گیا اور، گرینڈ دریا کا دورہ کرنے کے

دوران، نبیانہ طور پر علاقے کی بطورِ آدم۔ اُندی۔ احمان کی وادی کے شناخت کی ”جگہ جہاں آدم اپنے لوگوں سے ملنے آئے گا۔“ (تعلیم اور عہد ۱۱۶:۱)۔[۱۷] آدم۔ اُندی۔ احمان ڈیوسس کاؤنٹی میں مقدسین کی بنیادی کمیونٹی بنا۔ ۴ جولائی ۱۸۳۸ کو فارویسٹ میں ایک ہیکل کے لیے کونے کے پتھروں کی تقدیس کی گئی، اور مقدسین نے محسوس کرنا شروع کیا کہ کم از کم اُنہوں نے اپنے دشمنوں سے خلاصی پائی ہے۔

دریائے کروکڈ کا معرکہ

جلد ہی مظالم پھر شروع ہو گئے، تاہم، ۶ اگست ۱۸۳۸ کو، ۱۰۰ لوگوں کے ایک بلوائیوں کے ہجوم نے گلاٹین الیکشن پولز، ڈیوسس کاؤنٹی، میں مقدسین کو ووٹ نہ ڈالنے دیے۔ یہ ایک تصادم کا شاخسانہ بنا جس میں کئی لوگ زخمی ہوئے۔ کاڈویل اور ڈیوسس کاؤنٹی میں بلوائیوں کے ہجوم سے بڑھتی ہوئی خرابی نے گورنر للبرن ڈبلیو۔ بوگس کو امن قائم رکھنے کے لیے ریاستی ملیشیا کو لانے پر اُکسایا۔

کپتان سیموئیل ڈبلیو۔ بوگارٹ، فوج کے افسران میں سے ایک، حقیقتاً بلوائیوں کے ہجوم سے بہت قریبی اتحاد کیے ہوئے تھا۔ اُس نے تین مقدسینِ ایامِ آخر کو اغوا کرنے سے اور اُنہیں شمال مغربی رے کاؤنٹی میں کروکڈ دریا پر اپنے کیمپ میں رکھ کر جھگڑا شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ مقدسین ایامِ آخر کی فوج کی ایک کمپنی کو اِن تینوں کو بچانے کے لیے روانہ کیا گیا، اور ۲۵ اکتوبر ۱۸۳۸ کو ایک شدید لڑائی لڑی گئی۔ کپتان ڈیوڈ ڈبلیو۔ پیٹن، بارہ رسولوں میں سے ایک، نے کمپنی کی راہنمائی کی اور بلوے میں فانی طور پر زخمی ہونے والوں میں سے تھا۔ ڈیوڈ کی بیوی، فیوبی این پیٹن؛ جوزف اور ہائرم سمتھ؛ ہیبر سی۔ کمبل، اُس کے مرنے سے پہلے فارویسٹ میں اُسکے پاس آئے۔

ہیبر نے دیوڈ پیٹن کے بارے کہا: ”انجیل کے اصول جو اُسے پہلے بہت عزیز تھے، اُنہوں نے اُسے اُس کی روانگی پر وہ معاونت اور تسلی فراہم کی، جس نے موت کو اُسکے ڈنک اور خوف سے محروم کر دیا۔“ مرتے شخص نے اُن سے جو اُس کے بستر کے قریب کھڑے تھے اُن چند مقدسین کے بارے بات کی جو اپنی مضبوطی سے گمراہی میں گر گئے تھے، کہتے ہوئے، ”’آہ کاش وہ میری حالت میں ہوتے! کیونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ میں نے ایمان قائم رکھا ہے۔‘ پھر وہ فیبی این سے، کہتے ہوئے مخاطب ہوا، ”’تم اور جو کچھ بھی کرو، آہ ایمان کا انکار مت کرنا۔‘“ مرنے سے بالکل پہلے، اُس نے دُعا کی، ”باپ، میں تجھے یسوع مسیح کے نام میں کہتا ہوں، کہ تو میرے روح کو نکال لے، اور اِسے اپنے پاس وصول کر۔“ ”اور پھر اُن سے جو اُسکے گرد تھے اُس نے التجا کی، ”بھائیو، آپ نے مجھے اپنے ایمان سے پکڑے رکھا ہے، لیکن اب مجھے چھوڑ دو، اور مجھے جانے دو، میں آپ سے التماس کرتا ہوں۔‘ بھائی کمبل نے کہا، ”ہم نے اِس کے مطابق اُسے خدا کے سپرد کر دیا، اور اُس نے جلد ہی اپنا آخری سانس لیا، اور یسوع میں کسی بھی آہ کے بغیر سو گیا۔“[۱۸]

کپتان سموئیل بوگارٹ کی کمپنی نے ریاستی فوج کی بجائے ایک بلوائی ہجوم کی مانند عمل کیا تھا۔ تاہم، کروکڈ دریا کے معرکہ میں ایک فوجی کی موت، دیگر رپوٹوں کے ہمراہ، گورنر للبرن ڈبلیو. بوگس کے غیر معروف ''حکمِ بیخ کنی'' کے بنانے میں استعمال کیا گیا۔ یہ اعلان، بتاریخ ۲۷ اکتوبر ۱۸۳۸، جزوی طور پر بیان کرتا ہے، ''مورمنوں سے دشمنوں جیسا سلوک کرنا چاہیے۔، عوامی امن کی خاطر، اور اگر ضروری ہو تو ریاست سے ختم کیے یا بے دخل کر دیے جانے چاہیں۔ —— اُنکی زیادتیاں بیان سے باہر ہیں۔''[۱۹] ایک فوجی افسر کو گورنر کا حکم بجا لانے کے لیے مقرر کیا گیا۔

ہائنزمِل قتلِ عام

۳۰ اکتوبر ۱۸۳۸ کو، حکمِ بیخ کنی کے جاری ہونے کے تین دِن بعد، تقریباً ۲۰۰ آدمیوں نے شاؤل کریک، کاڈویل کاوئنٹی میں ہائنزمِل کی چھوٹی کمیونٹی پر اچانک حملہ کیا۔ حملہ آوروں نے، دغابازی کے ایک عمل میں، اُن آدمیوں کو بُلایا جو خود کو بچانا چاہتے تھے لوہار کی دُکان کی جانب بھاگنے کو کہا۔ تب اُنھوں نے عمارت کے گرد پوزیشنیں سنبھال لیں اور اِس کے اندر تب تک گولیاں برسائیں جب تک اُنہوں نے یہ نہ سمجھ لیا کہ سب جو اندر تھے ہلاک ہو گئے ہیں۔ دوسروں کو گولی مار دی جب وہ بچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اِس سب میں، ۱۷ مرد اور لڑکے مارے گئے اور ۱۵ زخمی ہوئے۔

قتلِ عام کے بعد، امینڈا سمتھ لوہار کی دُکان میں گئی، جہاں اُس نے اپنے خاوند، وارن، اور بیٹے، ساردس کو مردہ پایا۔ وہ کشت وخون کے درمیان میں ایک اور بیٹے، چھوٹے ایلما، ابھی تک زندہ گو کہ شدید زخمی کو پا کر خوشی سے معمور ہو گئی۔ اُس کا کولہا بندوق کے دھماکے سے اُڑ گیا تھا، زیادہ تر مردہ یا زخمی مردوں کے ساتھ، امینڈا گھٹنے ہوئی اور خداوند سے مدد کے لیے التجا کی:

''اے میرے آسمانی باپ، میں چلائی، میں کیا کروں گی؟ تو میرے لاچار زخمی بیٹے اور میری ناتجربہ کاری کو دیکھ رہا ہے۔ اے میرے آسمانی باپ کیا کرنا ہے اِس میں میری راہنمائی کر!'' اُس نے کہا کہ اُس نے ''جیسے ایک آواز سے راہنمائی پائی،'' اُسے راکھ سے لئی بنانے اور زخم کو صاف کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے۔ تب اُس نے چکنے ایلم سے مرہم بنائی اور زخم کو اِس سے بھر دیا۔ تب اگلے دِن اُس نے زخم پر بلسان کی شیشی کا مواد اُنڈیل دیا۔

'''امینڈا نے اپنے بیٹے سے کہا، 'ایلما، میرے بچے، ... کیا تم ایمان رکھتے ہو کہ خداوند نے تمھارا کولہا بنایا ہے؟'

'''جی، امی۔'

''خیر، خداوند تمھارے کولہے کی جگہ کچھ بنا سکتا ہے، کیا تم ایمان نہیں رکھتے کہ وہ بنا سکتا ہے، ایلما؟'

'''کیا آپ سمجھتی ہیں کہ خداوند کر سکتا ہے، امی؟' اپنی سادگی میں، بچے نے معلوم کیا۔

'''ہاں میرے بیٹے، میں نے جواب دیا،'اُس نے یہ سب مجھے ایک خواب میں دِکھایا ہے۔'

تب میں نے اُسے منہ کے بل سیدھا لٹا دیا۔ اور کہا:'اب تم اِسی طرح لیٹے رہو، اور ہلو مت، اور خداوند تمھارا ایک اور کولہا بنا دے گا۔'

پس ایلما منہ کے بل پانچ ہفتوں تک پڑا رہا، جب تک وہ مکمل طور پر صحت یاب نہ ہو گیا— ایک نرم ہڈی کھوئے ہوئے جوڑ اور ساکٹ کی جگہ اُگ آئی تھی۔''[20]

امینڈا اور دوسروں کی اپنے پیاروں کی تدفین دیکھنے کی المناک ذمہ داری تھی۔ صرف چند ہی مضبوط جسم کے آدمی، بشمول برگھم ینگ کے بھائی، جوزف ینگ کے باقی بچے تھے۔ چونکہ اُنہیں بلوائیوں کے ہجوم کے لوٹنے کا ڈر تھا، روایتی قبریں کھودنے کا کوئی وقت نہیں تھا۔ لاشیں ایک سوکھے کوئیں میں، ایک اجتماعی قبر میں پھینک دی گئیں۔ جوزف ینگ نے چھوٹے ساردس کی لاش لے جانے میں مدد کی لیکن اعلان کیا''وہ لاش کو اِس خوفناک قبر میں نہ پھینک سکا۔'' وہ اِس''دلچسپ لڑکے'' کے ساتھ، اُنکے میسوری کے سفر میں کھیل چکا تھا، اور جوزف کی''فطرت اتنی نرم تھی''کہ وہ اِیسا نہیں کر سکتا تھا۔ امینڈا نے ساردس کو ایک چادر میں لپیٹا، اور اگلے دِن اُس نے اور ایک اور بیٹے، ولارڈ، نے لاش کو کوئیں میں ڈال دیا۔ پھر اِس المناک منظر کو ڈھانپنے کے لیے مٹی اور جھاڑ اوپر ڈالا گیا۔[21]

آدم۔ اُندی۔ احمان پر، ۲۰ سالہ بینجمن ایف. جانسن بھی یکساں قسمت سے ایک میسوری کے ہاتھوں سے بچایا گیا جو کہ اُسے گولی مارنے پر تُلا ہوا تھا۔ بینجمن کو سخت سردی میں ایک کھلی آتشِ کیمپ کے سامنے آٹھ دِن تک حراست میں رکھا گیا تھا۔ جس دوران وہ ایک گیلی پر بیٹھا تھا، ایک''ظالم'' ہاتھوں میں بندوق تھامے اُس کے پاس آیا اور کہا،''تم مورمن ازم کو ابھی ترک کر دو، یا میں تمھیں گولی مار دوں گا۔'' بینجمن نے فیصلہ کن انداز میں انکار کر دیا، جس پر بدقماش نے ارادی طور پر اس کا نشانہ باندھا اور لبلبی دبا دِی۔ بندوق چلنے سے قاصر رہی۔ خوفزدہ ہو کر لعن طعن کرتے ہوئے، آدمی نے کہا کہ''اُس نے ۲۰ سال بندوق استعمال کی ہے اور اِس نے کبھی بھی فائر مِس نہیں کیا ہے۔'' لاک کا مشاہدہ کرتے ہوئے، اُس نے پھر اسلحہ بھرا، اور نشانہ باندھا اور لبلبی دبا دی— بے اثر۔

اُسی طریق کار کی پیروی کرتے ہوئے اُس نے تیسری مرتبہ کوشش کی، لیکن نتیجہ وہی تھا۔ ایک پاس کھڑے ہوئے نے اُسے''اپنی بندوق صاف کرنے کو کہا'' اور پھر تم''اِسے ٹھیک طور پر ہلاک کر سکو گے۔'' لہٰذا چوتھی اور آخری مرتبہ ممکنہ قاتل نے تیاری کی، حتیٰ کہ تازہ بارود بھرتے ہوا۔ تاہم، بنجمین نے بتایا،''اس دفعہ بندوق پھٹ گئی اور کمبخت کو موقع پر ہلاک کر دیا۔'' ایک میسوری کو یہ کہتے ہوئے سُنا گیا،''تمھیں اِس آدمی کو مارنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے تھی۔''[22]

نبی جیل میں بند

ہانز مِل کے قتلِ عام کے تھوڑی دیر بعد، نبی جوزف سمتھ اور دیگر راہنماؤں کو ریاستی فوج نے قیدی بنا لیا۔ ایک کورٹ مارشل منعقد کیا گیا اور نبی اور اُسکے پیرکاروں کو اگلی صبح فار ویسٹ کے ٹاؤن سکوائر میں فائرنگ سکوڈ اسے گولی مار کر مارنے کی سزا دی گئی۔ تاہم، فوج کے جرنیل ایلگزینڈر ڈبلیو. ڈونیفن نے فیصلے کو "سفاک قتل" قرار دیتے ہوئے گولی مارنے سے انکار کر دیا۔ اُس نے جرنیل کو آگاہ کیا جس نے فوج کو حکم دیا تھا کہ اگر اُس نے اِن آدمیوں کو مارنے کی اپنی کوششیں جاری رکھیں، "میں تمھیں ایک زمینی عدالت کے سامنے ذمہ دار ٹھہراؤں گا، پس خدا میری مدد کرے۔"[۲۳]

نبی اور دیگر راہنماؤں کو پہلے انڈیپنڈنس لے جایا گیا، اور پھر رچمنڈ، رے کاؤنٹی بھیجا گیا، جہاں اُنہیں مقدمہ کے انتظار میں جیل میں ڈال دیا گیا۔ نبی کے ساتھ ہونے والوں میں سے ایک پارلی پی. پراٹ تھے۔ اُس نے کہا کہ ایک شام پہرے دار قیدیوں کو مقدسینِ ایامِ آخر کے درمیان اپنے زنا بالجبر، قتل، اور لوٹ مار کے اعمال بتا کر چھیڑ رہے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ نبی اُس کی ایک طرف جاگ رہا تھا اور رقم کیا کہ جوزف اچانک اپنے پاؤں پر کھڑا ہوا اور پہرے داروں کو بڑی قوت سے جھڑکا:

""خاموش، اتھاہ گڑھے کے شیطانوں۔ یسوع مسیح کے نام میں میں تمھیں جھڑکتا ہوں، اور تمھیں حکم دیتا ہوں ساکت ہو جاؤ؛ میں ایسی زبان سننے کے لیے اب ایک اور منٹ زندہ نہ رہوں گا۔ ایسی باتیں بند کرو، ورنہ تم یا میں اسی لمحے مر جائیں گے!۔

"اُس نے بولنا بند کیا۔ وہ بے پناہ شان سے سیدھا کھڑا ہوا۔ زنجیر زدہ، اور کسی ہتھیار کے بغیر؛ پُر سکون، مطمعن اور ایک فرشتے کی مانند پُر عظمت، اُس نے تھر تھراتے ہوئے پہرے داروں کو دیکھا، جن کے ہتھیار ڈھلکے ہوئے یا زمیں پر گرے ہوئے تھے؛ جن کے گھٹنے آپس میں ٹکرا رہے تھے، اور جو، ایک کونے میں دبکتے ہوئے، یا اُسکے پاؤں پڑتے ہوئے، اُس سے معافی مانگی، اور پہرے داروں کے تبدیل ہونے تک خاموش رہے۔"

تب پارلی نے مشاہدہ کیا، "میں نے بادشاہوں کا، شاہی درباروں کا، تختوں اور تاجوں کا؛ اور سلطنتوں کی قسمت کے فیصلے کرنے کے لیے اکٹھے ہونے والے سلطانوں کا سوچا ہے؛ لیکن عظمت اور جلال میں نے صرف ایک ہی بار دیکھا ہے، جب وہ زنجیروں میں، آدھی رات کو، ایک قید خانہ میں میسوری کے ایک غیر معروف گاؤں میں کھڑا تھا۔"[۲۴]

لبرٹی جیل میں قید کے دوران، نبی جوزف سمتھ نے خداوند سے تکلیف برداشت کرنے والے مقدسین کے لیے التجا کی اور تعلیم اور عہد کے ابواب ۱۲۱، ۱۲۲، اور ۱۲۳ میں مرقوم الٰہی راہنمائی اور تسلی پائی۔

جب تفتیشی عدالت ختم ہو گئی، جوزف اور ہائرم، سڈنی رگڈن، لیمن وائٹ، قالب بالڈوِن، اور ایلگزینڈر مک کو لبرٹی جیل میں کلے کاؤنٹی بھیج دیا گیا، ا دسمبر ۱۸۳۸ کو پہنچتے ہوئے۔ نبی نے اُنکی کی حالت بیان کی: ''ہمیں دِن رات، ایک دوہری دیوار اور دروازوں والی جیل میں، سخت نگرانی میں رکھا گیا، ہمارے ضمیر کی آزادی کے ممنوع، ہماری خوراک قلیل تھی. . . . ہمیں فرش پر جھاڑ کے ساتھ سونے پر مجبور کیا گیا تھا، اور ہمیں گرم رکھنے کے لیے ناکافی کمبلوں کے بغیر. . . . ججوں نے وقتاً فوقتاً ہمیں متانت سے بتایا تھا کہ ہم معصوم تھے، اور آزاد کر دیئے جانے چاہیے، لیکن وہ ہمارے لیے قانون استعمال کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتے تھے، بلوائیوں کے ہجوم کے ڈر سے۔''[۲۵]

ایلوناؤ کو خروج

جس دوران نبی جیل میں رہا، ۸۰۰۰، سے زائد مقدسین نے حکمِ بیخ کنی سے بچنے کے لیے میسوری سے شمال میں ایلوناؤ کی جانب پار کیا۔ اُنہیں سرد سرما میں چھوڑنے پر مجبور کیا گیا، اور برگھم ینگ، بارہ رسولوں کی جماعت کے

صدر نے، اُن کی مدد کی اور ہر ممکن مدد فراہم کی، اُنہوں نے بہت زیادہ تکلیفیں اُٹھائیں۔ جان ہیمر خاندان اُن بہت سے خاندانوں میں سے ایک تھا جنہوں نے پناہ تلاش کی۔ جان مشکل حالات کو یاد کرتا ہے:

"مجھے اُن دِنوں کی تکالیف اور ظلمات اچھی طرح یاد ہیں۔ . . . ہمارے خاندان کے پاس ایک چھکڑا تھا، اور ایک جوڑی کے لیے ہمارے پاس صرف ایک اندھا گھوڑا تھا، اور اُس اندھے گھوڑے کو ہمارے اثرات ریاست ایلوناؤ تک لے کر جانے تھے۔ ہم نے ایک بھائی کے ساتھ اپنے چھکڑے کا، ایک گھوڑے والے ہلکے چھکڑے کے ساتھ تبادلہ کیا جس کے پاس دو گھوڑے تھے، اِس سے دونوں فریقین کا بھلا ہو گیا۔ اِس چھوٹے چھکڑے میں ہم نے اپنے کپڑے، بستر، اور کچھ مکئی کا کھانا اور قلیل سامانِ رسد جو ہم اکٹھا کر سکتے تھے رکھا، اور پیدل سفر کرنے کے لیے سردی اور کہر میں نکلے، اور راہ کنارے کھانے اور سونے کے لیے ڈھانپنے کو آسمان کا شامیانہ تھا۔ لیکن اُن راتوں کی کھا جانے والی کہر اور چبھتی آندھیاں انسانوں کی شکل میں بھوتوں کی نسبت کم وحشیانہ اور دردناک تھیں جن کے غصے کے سامنے ہم بھاگے تھے۔ . . . ہمارا خاندان، اسی طرح دوسرے، ننگے پاؤں تھے، کچھ کو اپنے پاؤں کو منجمند ہونے سے بچانے اور منجمند زمین کے تیز نوکیلے کناروں سے اُنہیں محفوظ رکھنے کے لیے کپڑوں سے باندھنا پڑا۔ یہ، اپنی بہترین حالت میں، غیر کامل تحفظ تھا، اور اکثر ہمارے پاؤں کا لہو منجمند زمیں پر نشان ڈالتا تھا۔ میری ماں اور بہن ہمارے خاندان کے واحد رکن تھے جن کے پاس جوتے تھے، اور یہ بھی پھٹ گئے اور تب کے مہمان نواز ایلوناؤ کے ساحل پر پہنچنے سے پہلے تقریباً بے کار ہو گئے تھے۔"[۲۶]

نبی کو بے یار و مددگار جیل میں انتظار کرنا تھا جبکہ اُس کے لوگوں کو ریاست سے نکالا جا رہا تھا۔ اُن کی جان کا کرب خداوند سے اُس کی التجا میں ناپا گیا ہے، تعلیم اور عہد، سیکشن ۱۲۱ میں مرقوم:

اُس نے خدا سے کہا تو کہاں ہے؟ اور تیری پناہ گاہ کہاں ہے؟

اُسکا ہاتھ کب تک رُکا رہے گا اور اُسکی آنکھیں کب تک ابدی آسمان سے اُسکے لوگوں اور اُسکے خادموں کی زیادتیاں دیکھیں گی۔ اور اُسکے کان اُن کے چلانے سے چھڑیں جائیں گے۔ (دیکھیے تعلیم اور عہد ۱۲۱: ۱ – ۲)۔

خداوند نے اُسے اِن تسلی بخش الفاظ کے ساتھ جواب دیا: میرے بیٹے، تیری جان کو تسلی ہو، تیری تکالیف اور تیرے دشمن صرف تھوڑی دیر کے لیے ہونگے؛

اور تب اگر تو اِسے بہتر طور پر برداشت کرے، خدا تمہیں عالم بالا پر سرفراز کرے گا؛ تو اپنے تمام دشمنوں پر غالب آئے گا۔

تیرے دوست تیرے ساتھ کھڑے ہیں، اور وہ تجھے گرم دِلوں اور دوستانہ ہاتھوں سے خوش آمدید کہیں گے۔ (دیکھیے ۱۲۱: ۷ – ۹)۔

خداوند کا کلام حقیقتاً اپریل ۱۸۳۹ میں پورا ہوا تھا۔ چھ ماہ کی غیر قانونی جیل کے بعد، جگہ کی تبدیلی پہلے قیدیوں کو جلاٹین، ڈیوسس کاؤنٹی میسوری میں، اور پھر کولمبیا میں بون کاؤنٹی میں لے جایا گیا۔ تاہم، شیرف ولیم مورگن کو ہدایت کی گئی ''اُنہیں بون کاؤنٹی میں کبھی بھی نہ لے جانا۔'' اعلیٰ عہدوں پر ایک شخص یا اشخاص قیدیوں کو بھگانے کی اجازت دینے کا مصمم ارادہ رکھتے تھے، جب کہ اُن کو مجرم ٹھہرانے کے لیے کوئی ثبوت نہیں تھا اُنہیں مقدمہ کے لیے لانے پر عوامی شرمندگی سے بچنا چاہتے تھے۔ قیدیوں کو دو گھوڑے خریدنے اور اپنے پہرے داروں سے بچ نکلنے کا موقع دیا گیا۔ ہائرم سمتھ نے کہا، ''ہم نے اپنی جگہ کی تبدیلی ایلیوناؤ کی ریاست کے لیے لیا، اور نو یا دِس دِن کے اندر بحفاظت کنونسی، ایڈمز کاؤنٹی پہنچ گئے، جہاں ہم نے اپنے خاندانوں کو غربت کی حالت، اگرچہ اچھی صحت میں دیکھا۔''[۲۷] وہاں یقیناً اُنہیں ''گرم دِلوں اور دوستانہ ہاتھوں'' سے خوش آمدید کہا گیا۔

ولفورڈ وڈرف نے نبی کے ساتھ اپنے دوبارہ ملنے پر کہا: ''ایک دفعہ پھر مجھے بھائی جوزف کا ہاتھ پکڑنے کا اعزاز مِلا۔ . . . اُس نے ہمیں بڑی خوشی کے ساتھ خوش آمدید کہا۔ [وہ] صاف گو، کھلا، اور پہلے کی طرح شناسا تھا، اور ہماری خوشی عظیم تھی۔ کوئی بھی آدمی اِس ملاقات سے پیدا ہونے والے خوش کن احساس کو نہیں سمجھ سکتا، ماسوائے اُس کے جو انجیل کے لیے تکالیف میں رہا ہو۔''[۲۸] خداوند نے اپنے نبی اور کلیسیاء کے بدن کو معجزانہ طور پر محفوظ کیا تھا۔ جدید زمانہ کی اسرائیل کو ایک نئی سرزمین میں نئے مواقع اور اُن کے سامنے نئے عہود کے ساتھ دوبارہ جمع کرنا شروع کیا ہے۔

مقدسین نے دریائے میسیپی کے کنارے کے ساتھ ساتھ ایک خوبصورت شہر تعمیر کیا۔ ناؤو ہیکل شہر سے اونچی جگہ پر تھی۔

ناؤو میں قربانی اور برکات

مقدسینِ ایامِ آخر جو ایلوناؤ سے آئے کونسی ٹاؤن میں مخیّر شہریوں سے گرمجوش خوش آمدید پایا۔ نبی جوزف سمتھ کی لبرٹی جیل میں قید سے واپسی کی بعد، مقدسین نے دریائے میسسپی سے ۳۵ میل شمال میں ہجرت کر گئے۔ یہاں اُنہوں نے علاقے میں وسیع دلدلوں کو خشک کیا اور دریا کے موڑ پر ناؤو کا شہر تعمیر کرنا شروع کیا۔ جلد ہی شہر کارو باری سرگرمیوں کا مرکز بن گیا جب مقدسین نے ریاست ہائے متحدہ، کینڈا، اور انگلستان سے جمع ہونا شروع ہوئے۔ چار سالوں میں، ناؤو ایلوناؤ کے بڑے شہروں میں سے ایک بن گیا۔

کلیسیائی اراکین قدرے امن میں رہے، اِس حقیقت میں محفوظ کہ ایک نبی اُن کے درمیان چلتا اور محنت کرتا ہے۔ نبی سے بُلائے گئے سینکڑوں مشنری انجیل کی منادی کرنے کے لیے نکلے۔ ایک ہیکل تعمیر کی گئی، ہیکل کی اینڈومنٹ پائی گئی، وارڈیں تخلیق کی گئیں اور پہلی دفعہ ، سٹیکیں بنائی گئیں، ریلیف سوسائٹی منظّم کی گئی، ابرہام کی کتاب شائع کی گئی، اور اہم مکاشفات موصول کیے گئے۔ چھ سے زیادہ سالوں تک، مقدسین نے شاندار حد تک اتحاد، ایمان، ایک خوشی کا مظاہرہ کیا جیسے اُن کا شہر صنعت اور سچائی کا مینارہِ نور بن گیا۔

ناؤو مشنریوں کی قربانیاں

جیسے ہی مقدسین نے گھر بنانے اور فصلیں اگانا شروع کیں، اُن میں سے بہت سے ملیریا سے بیمار ہو گئے، ایک انفکشن والی مرض جس میں بخار اور کپکپی شامل تھے۔ بیماروں میں زیادہ تر بارہ اور خود جوزف شامل تھے۔ ۲۲ جولائی ۱۸۳۹ کو نبی اُس پر ٹھہری ہوئی خدا کی قدرت سے اپنے بسترِ علالت سے اُٹھا۔ کہانت کی قوت استعمال کرتے ہوئے، اُس نے خود کو اور اپنے گھر کے بیماروں کو شفا دی، پھر اُن کو جو اُسکے صحن میں خیموں میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے ٹھیک ہونے کا حکم دیا۔ بہت سے لوگوں کو شفا دی گئی۔ نبی خیمہ بہ خیمہ اور گھر بہ گھر گیا، ہر کسی کو برکت دیتے ہوئے۔ یہ کلیسیائی تاریخ میں ایمان اور شفا کے عظیم ایام تھے۔

اِس عرصے کے دوران، نبی نے بارہ رسولوں کی جماعت کو انگلستان مشن پر جانے کے لیے بُلایا۔ ایلڈر اورسن ہائیڈ، بارہ رسولوں کی جماعت کا ایک رکن، فلسطین کو یہودی لوگوں اور ابراہام کے دوسرے بچوں کے جمع ہونے کے لیے تقدس کرنے کے لیے یروشلیم بھیجا گیا۔ مشنریوں کو ریاست ہائے متحدہ بھر میں اور مشرقی کینیڈا میں منادی کے لیے بھیجا گیا، اور ایڈیسن پراٹ اور دیگر نے بحرالکاہل کے جزیروں پر جانے کے لیے بلاہٹیں پائیں۔

اِن بھائیوں نے خدا کی خدمت کرنے کے لیے اپنی بلاہٹوں کے جواب میں بڑی قربانیاں دیں جب اُنہوں نے اپنے خاندانوں کو اور گھروں کو چھوڑا۔ بارہ کی جماعت کے کئی ایک رکن ملیریا سے دوچار تھے جب اُنہوں نے انگلستان رخصت کے لیے تیاری کی۔ ولفورڈ وڈرف، جو کہ نہایت علیل تھا، اپنی بیوی، فیوبی کو، تقریباً خوراک اور ضروریاتِ زندگی کے بغیر چھوڑا۔ جارج اے. سمتھ، سب سے نوخیز رسول، اتنا علیل تھا کہ اُسے چھکڑے تک اُٹھا کر لے جانا پڑا، اور ایک آدمی جو اُسے دیکھ رہا تھا اُس نے چھکڑا بان سے پوچھا کیا وہ قبرستان میں ڈاکا ڈالتے رہے ہیں۔ صرف پارلی پی. پراٹ، جو اپنے بیوی اور بچوں کو ساتھ لے گیا، اسکا بھائی اورسن پراٹ، اور جان ٹیلر بیماری سے آزاد تھے جب اُنہوں نے ناؤو چھوڑا، اگرچہ ایلڈر ٹیلر بعد میں شدید بیمار ہو گیا اور تقریباً قریب المرگ تھا جب اُنہوں نے نیویارک شہر کی جانب سفر کیا۔

برگھم ینگ اتنا علیل تھا کہ وہ سہارے کے بغیر تھوڑا سا فاصلہ چلنے کے قابل نہ تھا، اور اُسکا ساتھی، ہیبر سی. قمبل، بھی بہت بہتر نہ تھا۔ اُنکی بیویاں اور خاندان بھی بیمار پڑے تھے۔ جب رسول اُنکے گھروں سے کچھ فاصلے پر ایک پہاڑی کی چوٹی پر پہنچے، دونوں ایک چھکڑے میں لیٹے تھے، اُنہوں نے محسوس کیا کہ جیسے وہ اپنے خاندانوں کو اِس قابلِ ترس حالت میں چھوڑنا برداشت نہ کر سکیں گے۔ ہیبر کی تجویز پر، اُنہوں ے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی جدوجہد کی، اپنے ہیٹ اپنے سروں سے اوپر ہلائے، اور تین دفعہ کہا، "اسرائیل کے لیے واہ، واہ۔" اُن کی بیویوں، میری این اور وائلٹ، نے کھڑا ہونے کے لیے کافی طاقت پائی، دروازے کے چوکھٹے کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے، وہ چلائیں، "خدا حافظ، خدا تمھیں برکت دے۔" دونوں آدمی اپنی بیویوں کو بسترِ علالت پر پڑا ہونے کی بجائے کھڑا ہوا دیکھ کر خوشی اور آسودگی کے روح کے ساتھ اپنے چھکڑوں کے بستر پر لوٹے۔

پیچھے رہ جانے والے خاندانوں نے اپنے ایمان کا مظاہرہ کیا جب اُنہوں نے مشن بلاہٹوں کو قبول کرنے والوں کی معاونت کرنے کے لیے قربانیاں دیں۔ جب ایڈیسن پراٹ کو جزائرِ سینڈوچ پر مشن کے لیے بُلایا گیا، اُسکی بیوی، لویزا بارنز پراٹ، نے وضاحت کی: "میرے چار بچوں کو پڑھانا اور ملبوس کرنا تھا، اور میرے پاس کوئی پیسہ نہ چھوڑا گیا. . . . پہلے پہل میرا دِل کمزور پڑ گیا، لیکن میں نے خداوند پر بھروسہ کرنے کا ارادہ کیا، اور زندگی کے مسائل کے سامنے بہادری سے کھڑی رہی، اور خوش ہوئی کہ میرا خاوند انجیل کی منادی کرنے کے لیے اہل پایا گیا ہے۔

لویزا اور اُسکے بچے اپنے خاوند اور باپ کو خدا حافظ کہنے کے لیے بندرگاہ پر گئے۔ اُنکے گھر لوٹنے کے بعد، لویزا رپورٹ دیتی ہیں کہ "دکھ نے ہمارے اذہان پر قبضہ کر لیا۔ زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ اونچے طوفان دھاڑنے لگے۔ گلی کے پار رہنے والے، ایک خاندان کا گھر ٹپکتا؛ کمزور اور غیر یقینی تھا۔ جلد ہی وہ سب تحفظ کے لیے طوفان میں یہاں آگئے۔ اُنہیں اندر آتا دیکھ کر ہم شکر گزار تھے؛ اُنھوں نے ہمارے ساتھ تسلی سے بات کی، گیت گائے، اور بھائی نے ہمارے ساتھ دُعا کی، اور طوفان کے تھمنے تک ٹھہرے رہے۔"[1]

ایڈیسن کی رخصتی کے تھوڑی دیر بعد، اُسکی چھوٹی بیٹی چیچک سے متاثر ہوگئی۔ بیماری اتنی متعدی تھی کہ کسی بھی کہانتی حامل کے لیے حقیقی خطرہ تھا جو پراٹس کے ہاں آتا، لہٰذا لویزا نے ایمان سے دُعا کی اور "بخار کو جھڑکا"۔ اُسکی بیٹی کے جسم پر گیارہ چھوٹے دانے نکل آئے، لیکن بیماری کبھی نہ پھیلی چند دِنوں میں بخار جاتا رہا۔ لویزا نے لکھا، "میں نے بچی کو اِس بیماری سے شناسا ایک شخص کو دکھایا؛ اُس نے کہا کہ یہ ایک حملہ تھا؛ جسے میں نے ایمان سے فتح کر لیا تھا۔"[2]

وہ مشنری جنھوں نے ناؤو کو اتنی قربانیوں میں چھوڑا ہزاروں کو کلیسیاء میں لائے۔ جو تبدیل ہوئے تھے اُن میں سے بھی بہت سوں نے قابلِ قدر ایمان اور حوصلے کا مظاہرہ کیا۔ میری این ویسٹن انگلستان میں لباس بنانا سیکھنے کے دوران ولیم جنکنز خاندان کے ساتھ رہتی تھی۔ بھائی جنکنز انجیل میں تبدیل ہوا تھا، اور ولفورڈ وڈرف خاندان سے ملنے کے لیے گھر آیا۔ صرف میری این ہی اُس وقت گھر پر تھی۔ ولفورڈ آگ کے قریب بیٹھا اور، "کیا میں کمزور آدمیوں کے ڈر سے، اپنے اندر روح کے الہام کا انکار کروں" گایا۔ میری این نے اُسے دیکھا جب وہ گا رہا تھا اور یاد کرتی ہے کہ "وہ اتنا پُر سکون اور خوش لگتا تھا، میں نے سوچا کہ یہ یقیناً اچھا آدمی ہوگا، اور انجیل جس کی یہ منادی کرتا ہے یقیناً سچی ہوگی۔"[3]

کلیسیائی اراکین کے ساتھ اُس کے روابط سے، میری این جلد ہی تبدیل ہوئی اور بپتسمہ پایا— بحال کی ہوئی انجیل کے پیغام کو جواب دینے والی اپنے خاندان کی واحد رکن۔ اُس نے کلیسیاء کے ایک رکن سے شادی کی، جو چار ماہ بعد فوت ہوگیا، بلوائیوں کے ایک ہجوم کے ہاتھوں ہونے والی مار پیٹ کی بدولت جو کہ کلیسیاء کے ایک اکٹھ کو روکنا چاہتے تھے۔ وہ، اکیلی دوسرے مقدسینِ ایامِ آخر سے لدے ناؤو کے لیے جانے والے ایک جہاز پر، اپنا گھر، اپنے دوست، اور ایمان نہ رکھنے والے والدین کو چھوڑتے ہوئے، سوار ہوئی۔ اُس نے پھر کبھی اپنے خاندان کو نہ دیکھا۔

اُس کے حوصلے اور وقفیت نے بلآخر کئی لوگوں کی زندگیوں میں برکت لائی۔ اُسنے پیٹر مان، ایک رنڈوے، سے شادی کی جو کہ شمالی یوٹاہ میں کیش وادی میں مقیم تھا۔ وہاں اُس نے ایک بڑے، ایماندار خاندان کو پروان چڑھایا، جو کہ دونوں کلیسیاء اور اُسکے نام کی توقیر کرتا تھا۔

معیاری کام

ناؤو عرصہ کے دوران، چند ایک تحاریر جو کہ بعد میں بیش قیمت موتی بنیں کی اشاعت کی گئی۔ یہ کتاب موسیٰ کی کتاب، ابراہام کی کتاب، متی کی گواہی سے ایک اقتباس، جوزف سمتھ کی تاریخ سے اقتباسات، اور ایمان کے اراکن کے انتخابات پر مشتمل ہے۔ یہ دستاویز خداوند کی زیرِ ہدایت جوزف سمتھ نے تحریر کیں یا ترجمہ کیا۔

مقدسین کے پاس اب صحائف تھے جو کہ کلیسیاء کے معیاری کام بن جائیں گئے: بائبل، مورمن کی کتاب، تعلیم اور عہد، اور بیش قیمت موتی۔ یہ کتب خدا کے بچوں کے لیے بے انداز قدر رکھتی ہیں، کیونکہ یہ انجیل کی بنیادی سچائیاں سکھاتے ہیں اور دیانتدار ڈھونڈنے والے کو خدا باپ اور اُسکے بیٹے، یسوع مسیح کا علم دیتے ہیں۔ جدید صحائف میں اضافی مکاشفات ڈالے گئے ہیں جیسے خداوند نے اپنے انبیاء کے ذریعے راہنمائی کی ہے۔

ناؤو ہیکل

ناؤو کی بنیاد رکھنے کے صرف ۱۵ ماہ بعد، صدارتی مجلسِ اعلیٰ، مکاشفہ کی فرمانبردار، نے اعلان کیا کہ اب وقت آ گیا ہے "دُعا کا گھر، تنظیم کا گھر، ہمارے خدا کی پرستش کا گھر تعمیر کرنے، جہاں رسوم الٰہی مرضی کے مطابق ادا کی جا سکیں"[۴] اگرچہ غریب اور اپنے خاندنوں کو مہیا کرنے کے لیے جدو جہد کرتے ہوئے، مقدسینِ ایامِ آخر نے اپنے راہنماؤں کو جواب دیا اور ہیکل کی تعمیر کے لیے وقت اور پیسہ دان کرنے لگے۔ ۱۰۰۰ سے زیادہ نے ہر دسواں دِن مزدوری کے لیے دان کیا۔ لویزا ڈیکر، ایک نوجوان لڑکی، متاثر تھی کہ اُسکی ماں نے اپنے ہیکل کے ہدیے کے طور پر اپنے چائنہ کے برتن اور ایک شاندار لحاف فروخت کر دیا۔[۵] دیگر مقدسینِ ایامِ آخر نے گھوڑے، چھکڑے، گائیں، سور کا گوشت اور اناج ہیکل کی تعمیر میں مدد کے لیے دیا۔ ناؤو کی عورتوں کو اپنے ڈائمز اور پینز ہیکل فنڈ کے لیے دینے کو کہا گیا

کیرلین بٹلر کے پاس حصہ ڈالنے کے لیے کوئی ڈائمز یا پینز نہیں تھیں، لیکن وہ بہت زیادہ چاہتی تھی کہ کچھ دے۔ ایک دِن چھکڑے میں شہر جاتے ہوئے، اُس نے دو مردہ بھینسیں دیکھیں۔ اچانک وہ جان گئی کہ اُس کا ہیکل کا تحفہ کیا ہو سکتا تھا۔ اُس نے اور اُسکے بچوں نے بھینسوں کی گردن کے لمبے بال نوچ لیے اور اُنہیں اپنے ساتھ گھر لے آئے۔ اُنہوں ے اِسے دھویا اور اور بالوں کو صاف کیا اور اِسے موٹے دھاگے میں بٹ لیا، پھر آٹھ جوڑے بھاری دستانے بُنے جو کہ شدید سردی میں ہیکل پر کام کرنے والے سنگ تراشوں کو دے دیے گئے۔[۶]

میری فیلڈنگ سمتھ، ہائرم سمتھ کی بیوی نے، انگلستان کی مقدسینِ ایامِ آخر کی خواتین کو لکھا، جنہوں نے ایک سال کے اندر ۵۰،۰۰۰ پینیز اکٹھی کیں، ۴۳۴ پونڈ وزن، جو ناؤو میں بھیجا گیا۔ کسانوں نے جوڑیاں اور چھکڑے

دان کیے؛ دیگر نے اپنی کچھ زمین بیچ دی اور پیسے تعمیراتی کمیٹی کو دان کر دیے۔ کئی گھڑیوں اور بندوقوں کا حصہ ڈالا گیا۔ ناروے، الانائوے، کے مقدسین نے ہیکل کمیٹی کے استعمال کے لیے ۱۰۰ بھیڑیں بھیجیں۔

بریگیم ینگ یاد کرتے ہیں: "ہم نے ناؤو ہیکل پر سخت محنت کی، جس دوران کام کرنے والوں کے کھانے کے لیے روٹی اور دیگر رسد پانا مشکل تھا۔" تب بھی صدر ینگ نے اُن کو جو ہیکل فنڈز کے انچارج تھے اُنہیں سارا آٹا جو اُن کے پاس تھا دینے کی مشورت دی، پُر یقین کہ خداوند مہیا کرے گا۔ تھوڑے ہی عرصے میں، جوزف ٹورنٹو، سسلی سے کلیسیاء کا ایک نیا تبدیل ہونے والا، ناؤو میں آیا، اپنے ساتھ ۲،۵۰۰ سونے کے ڈالر لایا، جسے اُس نے بھائیوں کے پاؤں میں رکھ دیا۔[7] بھائی ٹورنٹو کی زندگی کی جمع پونجی کو آٹا بڑھانے اور دیگر بہت زیادہ ضروری رسد خریدنے کے لیے استعمال کیا گیا۔

مقدسین کے ناؤو میں آنے کے تھوڑی دیر بعد، خداوند نے نبی جوزف سمتھ کے ذریعے آشکارا کیا کہ مرحوم آباؤ اجداد کے لئے بپتسمے ادا کیے جا سکتے ہیں جنہوں نے انجیل کو نہیں سُنا تھا۔ (دیکھئے تعلیم ۱۲۴: ۲۹–۳۹)۔ بہت سے مقدسین نے اِس وعدے میں تسلی پائی کہ مرحومین ویسی ہی برکات پا سکتے ہیں جیسی وہ جو زمین پر انجیل قبول کرتے ہیں۔

نبی نے تعلیمات، عہود، اور برکات کے بارے اہم مکاشفہ پایا جو ہیکل اینڈومنٹ کہلاتی ہے: یہ مقدس رسم مقدسین کو "اِن برکات کی معموری کو محفوظ کرنے کے" قابل بنانا تھا جو اُن کو "آنے اور الوہیم . . . کی حضوری میں ابدی دُنیاؤں میں قیام" کرنے کے لیے تیار کرے گی۔[8] اینڈومنٹ پانے کے بعد، شوہروں اور بیویوں کو کہانت کی طاقت سے وقت اور ابدیت کے لیے اکٹھے مہر کیا جا سکتے ہیں۔ جوزف سمتھ کو احساس تھا کہ زمیں پر اُسکا وقت تھوڑا تھا، لہٰذا جس دوران ہیکل ابھی زیرِ تعمیر تھی، اُس نے منتخب ایماندار پیروکاروں کو اپنے سُرخ اینٹ کے سٹور کی اوپری منزل کے کمرے میں اینڈومنٹ دینا شروع کیا۔

حتیٰ کہ نبی جوزف سمتھ کے قتل کے بعد، جب مقدسین نے محسوس کیا کہ اُنہیں جلد ہی ناؤو چھوڑنا پڑے گا، اُنہوں نے ہیکل مکمل کرنے کی اپنی وقفیت کو بڑھا دیا۔ نامکمل ہیکل کی بالائی منزل کی خاکے کے حصہ کے طور پر تقدیس کی جہاں اینڈومنٹ دی جائے گی۔ مقدسین اِس مقدس رسم کو پانے کے لیے اتنے بے تاب تھے کہ بریگھم ینگ، ہیبر سی. کمبل، اور دیگر بارہ رسول دونوں دِن رات ہیکل میں، رات کو چار گھنٹوں سے زیادہ نہ سوتے ہوئے، ٹھہرے رہے۔ مرسی فیلڈنگ تھامپسن کی ہیکل کے کپڑے دھونے اور استری کرنے، اِس کے ساتھ ساتھ رسوئی کی دیکھ بھال کی بھی ذمہ داری تھی۔ وہ بھی ہیکل میں ہی رہتی تھی، اگلے دِن کے لیے ہر چیز تیار رکھنے کے لیے، بعض اوقات رات بھر کام کرتی رہتی تھی۔ دوسرے اراکین بھی اِسی طرح وقف تھے۔

یہ مقدسین ایک عمارت کو تیار کرنے کے لیے کیوں اتنی سخت محنت کریں گے جسے وہی جلد ہی پیچھے چھوڑ جائیں گے؟ تقریباً ۶۰۰۰ مقدسینِ ایامِ آخر نے ناؤو چھوڑنے سے پہلے اینڈومنٹ پائی۔ جب اُنہوں نے اپنی آنکھیں اپنی مغربی ہجرت کی طرف اُٹھائیں، اُنہوں نے ایمان پر تکیہ کیا اور اِس علم میں محفوظ تھے کہ اُن کے خاندان ابدی طور پر اکٹھے مہر ہو چکے تھے۔ آنسو زدہ چہرے، ایک بچے یا شریک حیات کو امریکہ کے وسیع میدانوں میں دفن کرنے کے بعد، بڑی حد تک رسوم میں پائی جانے والی یقین دہانی کی بدولت ثابت قدم تھے جو اُنہوں نے ہیکل میں پائی تھیں۔

ریلیف سوسائٹی

جس دوران ناؤو ہیکل زیرِ تعمیر تھی، سارہ گارنر کمبل، ہائرم کمبل کی بیوی، شہر کے امیر ترین شہریوں میں سے ایک، نے ماگریٹ اے. کک نامی درزن کو اُجرت پر رکھا۔ خداوند کے کام کو بڑھانے کی خواہش سے، سارہ نے ہیکل پر کام کرنے والوں کے لیے قمیضیں بنانے کے لیے کپڑا دان کیا، اور ماگریٹ سلائی کرنے پر رضامند ہو گی۔ اِس کے تھوڑی دیر بعد، سارہ کی کچھ پڑوسنوں نے بھی قمیضیں بنانے میں حصہ ڈالنے کی خواہش کی۔ بہنیں کمبل پارلر میں ملیں اور با قاعدہ منظّم ہونے کا فیصلہ کیا۔ الیزا آر. سنو کو نئی سوسائٹی کے لیے آئین اور قوانین لکھنے کے لیے کہا گیا۔

الیزا نے مکمل دستاویز نبی جوزف سمتھ کے سامنے پیش کی، جس نے کہا کہ یہ بہترین آئین ہے جو اُس نے کبھی دیکھا ہے۔ لیکن اُس نے عورتوں کی اِس سے متعلقہ بصیرت کو بڑھانے کی تحریک پائی جس کی وہ تکمیل کر سکتی تھیں۔ اُس نے عورتوں کو ایک اور میٹنگ میں حاضر ہونے کو کہا، جہاں اُس نے اُنہیں ناؤو خواتین کی ریلیف سوسائٹی میں منظّم کیا۔ ایما سمتھ، نبی کی بیوی، سوسائٹی کی پہلی صدر بنی۔

جوزف نے بہنوں کو بتایا کہ وہ "اُس طریق سے ہدایت پائیں گی جسے خدا نے مقرر کیا ہے اُنکے ذریعے جنہیں راہنمائی کے لیے مقرر کیا ہے — اور اب میں خدا کے نام میں کنجیاں آپ کو سونپتا ہوں اور یہ سوسائٹی خوش ہو گی اور اسی وقت سے علم اور ذہانت اُترے گی — اِس سوسائٹی کے لیے یہ بہتر دِنوں کا آغاز ہے۔"[۹]

سوسائٹی کے قیام کے فوراً بعد، ایک کمیٹی نے ناؤو کے غربا کا دورہ کیا، اُن کی ضروریات کا اندازہ لگایا، اور اُن کی مدد کرنے کے لیے ہدیوں کا مشورہ دیا۔ کیش ہدیے اور خوراک اور بستروں کی فروخت سے آمدن نے ضرورت مند بچوں کے لیے سکولنگ مہیا کی۔ سنِ السی، اُون، کتان، مرہم مرہمِ خارش، صابن، شمعیں، سامانِ قلعی، زیورات، ٹوکریاں، لحاف، کمبل، پیاز، سیب، آٹا، روٹی، بسکٹس، اور گوشت اُن کو جو ضرورتمند تھے مدد کے لیے دان کیا گیا۔

غربا کی مدد کرنے کے علاوہ، ریلیف سوسائٹی کی بہنیں اکٹھی پرستش کرتیں۔ ایلیزا آر. سنو نے رپورٹ کی کہ ایک میٹنگ میں "تقریباً تمام حاضرین اُٹھے اور خطاب کیا، اور خداوند کے روح نے پاک کرنے والی دھارے کی مانند، ہر دِل کو تروتازہ کر دیا۔"[۱۰] اِن بہنوں نے ایک دوسرے کے لیے دُعا کی، ایک دوسرے کے ایمان کو مضبوط کیا، اور صیہون کے مقصد کو بڑھانے کے لیے اپنی زندگیاں اور اسباب وقف کیے۔

شہادت

اگرچہ ناؤو میں سالوں نے مقدسین کے لیے کئی خوشی کے لمحے مہیا کیے، جلد ہی مظالم پھر شروع ہو گئے، جوزف اور ہائرم سمتھ کے قتل میں کمالِ عروج تک پہنچتے ہوئے۔ یہ ایک تاریک اور پُر ملال وقت تھا جسے کبھی بھی بھلایا نہیں جا سکتا۔ شہادت کا سننے پر اپنے محسوسات مرقوم کرتے ہوئے، لویزا بارنز پراٹ نے لکھا: "یہ ایک خاموش رات تھی، اور چاند اپنے پورے شباب پر تھا۔ یہ موت کی رات لگتی تھی۔ اور ہر شے نے اِسے باضابطہ بنانے میں سازش کی! آدمیوں کو اکٹھا کرنے کی راہنماؤں کی بُلاتی ہوئی کچھ فاصلے سے سُنائی دیتی آوازیں دِل پر جنازے کی گونج کی مانند گریں۔ خواتین، روتی اور دُعا کرتی ہوئیں، کچھ قاتلوں کے لیے غضبناک سزا کی خواہش کرتی ہوئیں، اور دیگر اِس واقعے میں خدا کے ہاتھ کو مانتے ہوئے، گروہوں میں جمع تھیں۔"[۱۱]

لویزا بارنز پراٹ کی مانند، کئی مقدسینِ ایام آخر ۲۷ جون ۱۸۴۴ کے واقعے کو اشکوں اور ٹوٹے دِلوں کے وقت کے طور پر یاد کرتے ہیں۔ کلیسیاء کی ابتدائی تاریخ میں شہادت سب سے دردناک واقعہ تھا۔ تاہم، یہ ناگہاں نہ تھا۔

کم از کم ۱۹ مختلف مواقعوں پر، ۱۸۲۹ سے شروع کرتے ہوئے، جوزف سمتھ نے مقدسین کو بتایا کہ وہ شاید اِس زندگی کو سکون کے ساتھ نہیں چھوڑے گا۔[۱۲] اگرچہ وہ جانتا تھا کہ اُسکے دشمن اُسکی جان لیں گے، وہ نہیں جانتا تھا کہ کب۔ جب ۱۸۴۴ کا موسمِ بہار گرما بنا، دونوں کلیسیاء کے اندر اور باہر دشمنوں نے جوزف کی تباہی کے لیے کام کرنا شروع کر دیا۔ تھوماس شارپ، ایک قریبی اخبار کے مدیر اور ہینکاک کاؤنٹی کی مخالف مورمن سیاسی پارٹی کے راہنما نے کھلے عام نبی کے قتل کے لیے کہا۔ شہریوں کے گروہ، برگشتہ، اور حکومتی راہنماؤں نے کلیسیاء کو اُسکے نبی کو ختم کر کے تباہ کرنے کی سازش کی۔

ایلینائے کے گورنر، تھوماس فورڈ، نے جوزف سمتھ کو لکھا، اِس پر زور دیتے ہوئے کہ شہر کی اراکین کونسل ایک غیر مورمن عدالت کے سامنے عوامی فساد کے جرم میں مقدمہ کے لیے کھڑی ہوں۔ اُس نے کہا کہ صرف ایسا مقدمہ ہی لوگوں کو مطمئن کرے گا۔ اُس نے آدمیوں کو مکمل تحفظ کا وعدہ کیا، اگرچہ نبی یقین نہیں کرتا تھا کہ وہ

اپنا عہد پورا نہیں کر سکے گا۔ جب یہ واضح ہو گیا کہ اِس کے علاوہ کوئی اور متبادل نہیں ہے، نبی، اُسکا بھائی ہائرم، جان ٹیلر، اور دیگر گرفتار ہونے پر راضی ہو گئے، پورے طور پر آگاہ کہ وہ کسی بھی جرم کے مرتکب نہ تھے۔

جب نبی نے ناؤو کو، تقریباً ۲۰ میل دور، کارتھیج کاؤنٹی کی سیٹ کے لیے جانے کی تیاری کی، وہ جانتا تھا کہ وہ اپنے خاندان اور دوستوں کو آخری بار دیکھ رہا تھا۔ اُس نے نبوت کی، ”میں برے کی طرح مذبحے کی جانب جا رہا ہوں، لیکن میں گرما کی صبح کی مانند پُر سکون ہوں۔“ [۱۳]

جب نبی باہر جانے لگا، بی. روجرز جس نے جوزف کے فارم پر تین سال سے زائد کام کیا تھا، اور دو اور لڑکے کھیتوں سے پار پیدل گئے اور ریل کی باڑ پر، اپنے دوست اور راہنما کے گزرنے کا انتظار کرتے ہوئے، بیٹھ گئے۔ جوزف نے اپنا گھوڑا لڑکوں کے پاس روکا اور فوجیوں کو جو اُس کے ساتھ تھے کہا: ”جناب، یہ میرا فارم ہے اور یہ میرے لڑکے ہیں۔ یہ مجھے پسند کرتے ہیں، اور میں اِنہیں پسند کرتا ہوں۔“ ہر لڑکے سے ہاتھ ملانے کے بعد، وہ موت کے ساتھ اپنے جائے مقررہ کے لیے گھوڑے پر سوار ہوا۔ [۱۴]

ڈین جونز، ایک ویلش تبدیل ہونے والا، کارتھیج جیل میں نبی کے ساتھ ہوا۔ ۲۶ جون ۱۸۴۴ کو، اُسکی زندگی کی آخری رات، جوزف نے ایک بندوق کا فائر سُنا، بستر چھوڑا، فرش پر جانز کے قریب لیٹا۔ جوزف نے سرگوشی کی، ”کیا تم مرنے سے خوفزدہ ہو؟“ ”ایسے مقصد میں جُتے ہوئے میں نہیں سمجھتا کہ موت کوئی بہت سے خوف رکھتی ہے،“ جانز نے جواب دیا۔ ”تم ابھی ویلز دیکھو گے اور تم مرنے سے پہلے تمھیں مقرر کردہ مشن پورا کرو گے،“ جوزف نے نبوت کی۔ [۱۵] ہزاروں ایماندار مقدسینِ ایامِ آخر آج کلیسیاء کی برکات سے لطف اندوز ہو رہے ہیں کیونکہ ڈین جانز نے بعد میں ایک باعزت اور کامیاب مشن ویلز کے لیے پورا کیا۔

۲۷ جون ۱۸۴۴ کو سہ پہر پانچ بجے کے بعد، تقریبا دوسو آدمیوں کا ہجوم چہرے رنگے ہوئے کارتھیج جیل میں آیا، جوزف اور اُسکے بھائی ہائرم کو گولی ماری اور ہلاک کر دیا، اور جان ٹیلر کو شدید زخمی کیا۔ صرف ویلارڈ رچرڈر بلا نقصان رہا۔ ”مورمن آرہے ہیں“ کی پکاریں سننے پر ہجوم بھاگ گیا، جیسے کارتھیج کے زیادہ تر رہائشیوں نے کیا تھا۔ ویلارڈ رچرڈز نے زخمی جان ٹیلر کی دیکھ بھال کی، وہ دونوں اپنے ہلاک راہنماؤں کے لیے ماتم کرتے رہے۔

مقدسینِ ایامِ آخر میں سے منظر پر پہنچنے والوں میں سے پہلا شہیدوں کا بھائی سموئیل تھا۔ اُس نے اور دوسروں نے ویلارڈ رچرڈر کو لاشوں کو لمبے، دکھ بھرے واپس ناؤو کے سفر کے لیے تیار کرنے میں مدد دی۔

اسی دوران، وارسا، ایلونائے میں، جیمز کاؤلی خاندان، جو کہ کلیسیاء کے رکن تھے، شام کے کھانے کی تیاری کر رہے تھے۔ چودہ سالہ میتھیاس نے قصبے میں یک غیر معمولی شور سُنا اور جمع ہوتے ہوئے ہجوم میں شامل ہو گیا۔ مرکزی

کارتھیج جیل میں شہادت کا منظر۔ ہائرم سمتھ، فرش کے وسط میں پڑا ہوا، فوراً ہلاک کر دیا گیا. جان ٹیلر، نیچے بائیں جانب، شدید زخمی ہوا.
جوزف سمتھ کو گولی ماری گئی اور ہلاک کیا گیا جب وہ کھڑکی کی طرف بھاگا؛ اور ویلارڈ رچرڈز، آتش دان کے قریب، محفوظ رہا۔

خطیب نے نوجوان کاؤلی کو دیکھا اور اُسے اپنی ماں کے پاس جانے کا حکم دیا۔ جو لڑکے کلیسیاء کے رکن نہیں تھے، اُس پر گندگی بکتے ہوئے، اُنہوں نے پیچھا کیا اِس سے پہلے وہ ایک پڑوسی کے صحن سے بھاگتا ہوا بچ نکلا۔

یقین کرتے ہوئے کہ بات ٹھنڈی پڑ گئی ہے، میتھیاس نے پانی کا برتن بھرنے کے لیے دریا کی طرف جانا شروع کیا۔ ہجوم کے اراکین نے اُسے دیکھ لیا اور ایک نشے میں دھت درزی کو اُسے دریا میں گرانے کے لیے پیسے دیے۔ جب میتھیاس پانی بھرنے کے لیے رُکا، نشی نے اُسے پیچھے گردن سے پکڑ لیا اور کہا، ”تم . . . چھوٹے مورمن، میں تمھیں ڈبو دوں گا۔“ میتھیاس نے کہا، ”میں نے اُس سے پوچھا وہ مجھے کیوں ڈبو دے گا، اور کیا میں نے اُسے کبھی نقصان پہنچایا ہے؟ نہیں، اُس نے کہا، ”میں تمھیں نہیں ڈبوؤں گا . . . تم اچھے لڑکے ہو، تم گھر جا سکتے ہو۔“ اُس رات بلوائیوں نے تین دفعہ کاؤلی کے گھر کو نظرِ آتش کرنے کی ناکام کوششیں کیں۔۔ لیکن ایمان اور دُعا سے خاندان محفوظ رہا۔[١٦] میتھیاس کاؤلی بڑھا اور کلیسیاء میں وفادار رہا؛ اُسکے بیٹے میتھیاس اور پوتے میتھو نے بعد میں بارہ رسولوں کی جماعت میں خدمت کی۔

ایلونائے کے گورنر تھوماس فورڈ نے شہادت کا لکھا: ”سمتھوں کے قتل نے، مورمنوں کا خاتمہ کرنے اور اُنہیں منتشر کرنے . . . کی بجائے، جیسے کہ بہت سوں کا یقین تھا، اُنہیں پہلے سے زیادہ قریب اور متحد کر دیا، اُنہیں اُن کے ایمان میں نیا حوصلہ دیا۔“ [۱۷] فورڈ نے یہ بھی لکھا، ”پولوس کی طرح بابرکت لوگ، کوئی شاندار مقرر جو اپنی فصاحت سے ہزاروں کے ہجوم کو اپنی طرف کھینچ لے، . . . . [مورمن کلیسیاء] میں نئی جان پھونکنے کے لیے جانشین بن سکتا ہے اور شہید جوزف کا نام مشہور . . . بلند اور آدمیوں کی جانوں کو ہلا سکتا ہے۔“ فورڈ اِس خوف کے ساتھ جیا کہ ایسا ہو گا اور کہ اُسکا اپنا نام، پیلاطوس اور ہیرودیس کی مانند ”نسلوں تک لے جایا“ جائے گا۔ [۱۸] فورڈ کے اندیشے سچ ثابت ہوئے۔

صدر جان ٹیلر اپنے زخموں سے صحت یاب ہوئے اور ہلاک راہنماؤں کے لیے خراجِ تحسین لکھا جو اب تعلیم اور عہد کا باب ۱۳۵ ہے۔ اُس نے کہا: ”جوزف سمتھ، خداوند کے نبی اور رویا بین نے، صرف مسیح کے سوا، اِس دُنیا میں آدمیوں کی نجات کے لیے، کسی بھی دوسرے آدمی سے زیادہ کیا ہے جو کبھی اِس میں رہا ہے۔ . . . وہ خدا اور اپنے لوگوں کی نظروں میں عظیم جیا، اور وہ عظیم مرا؛ اور خداوند کے قدیم انبیاء کی طرح، اپنے کاموں اور اپنے مشن کو اپنے خون سے مہر کر دیا ہے؛ اور اُسکے بھائی ہائرم نے بھی۔ زندگی میں وہ جدا نہ تھے، اور موت میں وہ الگ نہ تھے! . . . وہ جلال کے لیے جیے؛ وہ جلال کے لیے مرے؛ جلال اُنکا ابدی اجر ہے۔“ (تعلیم اور عہد ۱۳۵: ۳، ۶)۔

صدارت میں جانشینی

جب نبی جوزف اور ہائرم سمتھ کارتھیج جیل میں قتل کیے گئے، بارہ کی جماعت کے بہت سے اور دیگر کلیسیائی راہنما مشن کی خدمت کر رہے تھے اور ناؤو میں موجود نہ تھے۔ اِن آدمیوں کے اموات کا سننے سے پہلے کئی دِن گزر گئے۔ جب برگھم ینگ نے خبر سُنی، وہ جانتا تھا کہ کہانتی لیڈرشپ کی کنجیاں ابھی تک کلیسیاء کے پاس تھیں، کیونکہ یہ کنجیاں بارہ کی جماعت کو دی گئی تھیں۔ تاہم، سب اراکین کلیسیاء نہیں سمجھتے تھے کہ کون بطورِ خداوند کے نبی، رویا بین، اور مکاشفہ بین جوزف سمتھ کی جگہ لے گا۔

سڈنی رگڈن، صدارتی مجلسِ اعلیٰ میں مشیرِ اول، ۱۳ اگست ۱۸۴۴ کو پینسلوینیا، پٹسبرگ سے پہنچا۔ اِس واقعے سے سال پہلے، اُس نے نبی جوزف سمتھ کی مشورت کے مخالف راہ لینا شروع کر دیا تھا اور کلیسیاء کے لیے اجنبی بن گیا تھا۔ اُس نے ناؤو میں پہلے سے موجود بارہ کی جماعت کے تین اراکین سے ملنے سے انکار کر دیا اور اِس کی بجائے اتوار کی پرستشی عبادت کے لیے جمع ہوئے مقدسین کے بڑے گروہ سے خطاب کیا۔ اُس نے اُنہیں ایک رویا کا بتایا جو اُس

نے پائی تھی جس میں اُس نے جانا تھا کہ کوئی بھی جوزف کی جگہ نہیں لے سکتا۔ اُس نے کہا کہ کلیسیاء کے لیے ایک سرپرست مقرر کرنا چاہیے اور وہ سرپرست سڈنی رگڈن کو ہونا چاہیے۔ چند ہی مقدسین نے اُس کی حمایت کی۔

برگھم ینگ، بارہ رسولوں کی جماعت کا صدر، ۶ اگست ۱۸۴۴ تک ناؤو نہ لوٹا۔ اُس نے اعلان کیا کہ وہ صرف یہ جاننا چاہتا ہے کہ کیسے کلیسیا کی راہنمائی کرنی چاہیے اِس کے بارے "خدا کیا کہتا ہے۔"[19] بارہ نے ۸ اگست ۱۸۴۴ کو ایک میٹنگ بُلائی۔ سڈنی رگڈن نے صبح کے سیشن میں ایک گھنٹے سے زیادہ خطاب کیا۔ اُس نے چند ہی کو جیتا ہو گا اگر کوئی اُس کی پوزیشن کا شنوا ہو گا۔

تب برگھم ینگ نے مختصراً خطاب کیا، مقدسین کے دِلوں کو تسلی دیتے ہوئے۔ جب برگھم نے بولا، جارج کیو. کینن نے یاد کیا، "یہ خود جوزف کی آواز تھی،" اور "یہ لوگوں کی نظروں میں لگتا تھا کہ جیسے اُنکے سامنے جوزف کی شخصیت کھڑی تھی۔"[20] ولیم سی. سٹینز نے گواہی دی کہ برگھم ینگ نے نبی جوزف کی آواز کی مانند خطاب کیا۔ "میں نے سوچا یہ وہ تھا،" سٹینز نے کہا، "اور اِسی طرح ہزاروں نے جنھوں نے اُسے سُنا تھا۔"[21] ولفورڈ وڈرف نے اُس شاندار لمحے کو یاد کیا اور رقم کیا: "اگر میں نے اُسے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا ہوتا، یہاں کوئی بھی نہ تھا جو مجھے یہ باور کروا سکتا کہ یہ جوزف نہیں تھا، اور کوئی بھی اِس کی گواہی دے سکتا تھا جو اِن دو آدمیوں سے شناسا تھا۔"[22] اِس معجزانہ ظہور نے، بہت سے دیکھا گیا، مقدسین کو عیاں کر دیا کہ خداوند نے برگھم ینگ کو کلیسیاء کے راہنما کے طور پر جوزف سمتھ کا جانشین چن لیا ہے۔

بعد از دوپہر کے سیشن میں، برگھم ینگ نے دوبارہ خطاب کیا، گواہی دیتے ہوئے کہ نبی جوزف سمتھ رسولوں کو پوری دُنیا میں خدا کی بادشاہی کی کنجیاں رکھنے کے لیے مقرر کر چکا تھا۔ اُس نے نبوت کی کہ وہ جنھوں نے بارہ کی پیروی نہیں کی خوشحال نہ ہوں گے اور کہ صرف رسول خدا کی بادشاہی کی تعمیر کرنے میں فاتح ہوں گے۔

اسکے پیغام کے بعد، صدر ینگ نے سڈنی رگڈن کو بولنے کے لیے کہا، لیکن اُس نے نہ بولنا چُنا۔ ولیم ڈبلیو. فیلپس اور پارلی پی. پراٹ کے ریمارکس کے بعد، برگھم ینگ نے پھر خطاب کیا۔ اُس نے ناؤو ہیکل کو مکمل کرنے، بیابان میں جانے سے پہلے اینڈومینٹ پانے، اور صحائف کی اہمیت کی بات کی۔ اُس نے جوزف سمتھ کے لیے اپنے پیار اور نبی کے خاندان کے لے اپنی محبت کی بات کی۔ تب مقدسین نے بارہ رسولوں کے حق میں اتفاقِ رائے سے بطورِ کلیسیاء کے راہنماؤں کے ووٹ دیا۔

اگرچہ چند دیگر نے کلیسیاء کی صدارتی مجلس کے حق کا دعویٰ کیا، زیادہ تر مقدسینِ ایامِ آخر کے لیے جانشینی کا بحران گزر گیا تھا۔ برگھم ینگ، سینیر رسول اور بارہ کی جماعت کا صدر، وہ آدمی تھا جسے خدا نے اپنے لوگوں کی راہنمائی کے لیے چُنا تھا، اور لوگ اُسکی تائید کرنے کے لیے متحد ہو گئے تھے۔

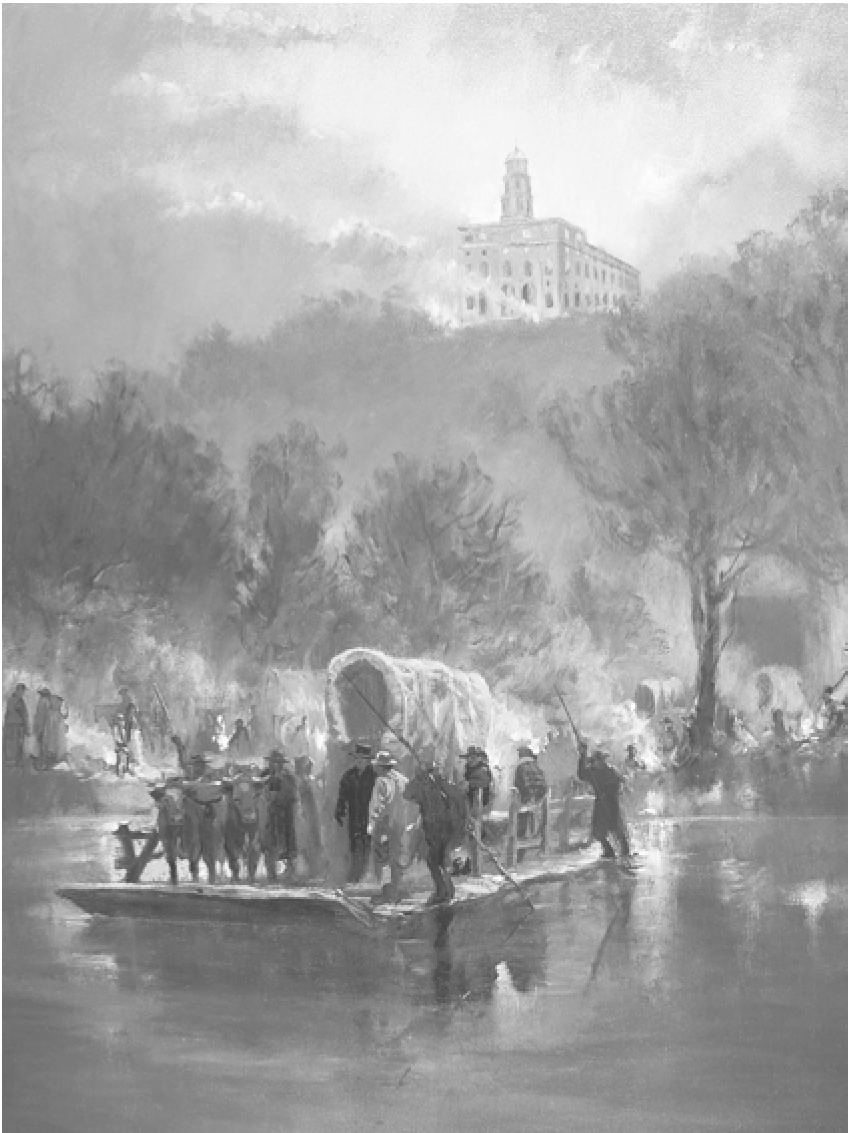

بلوائی ہجوم کے تشدد نے مقدسین کو اُنکا پیارا شہر چھوڑنے پر مجبور کیا

ہر قدم میں ایمان

ناؤو کو چھوڑنے کے لیے تیاری کرنا

راہنماؤں نے تقریباً ۱۸۳۴ سے مقدسین کو سنگلاخ پہاڑیوں میں لے جانے کی بات کی تھی، جہاں وہ امن سے رہ سکتے تھے۔ جیسے جیسے سال گزرے، راہنماؤں نے اصل جگہوں کی نشاندہی کے لیے کھوجیوں کے ساتھ بات کی اور قیام کرنے کے لیے درست جگہ ڈھونڈنے کے لیے نقشہ جات کا مطالعہ کیا۔ ۱۸۴۵ کے آخر تک، کلیسیائی راہنما مغرب کے بارے تازہ ترین معلومات رکھتے تھے۔

جب ناؤو میں مظالم بڑھ گئے، یہ واضح ہو گیا کہ مقدسین کو جانا پڑے گا۔ نومبر ۱۸۴۵ تک، ناؤو تیاریوں کی اوج پر تھا۔ سینکڑوں، پچاسوں، اور دِسوں کے کپتان مقدسین کی اُنکے خروج میں راہنمائی کرنے کے لیے بُلائے گئے تھے۔ ۱۰۰ کے ہر گروہ نے ایک یا زائد چھکڑا دُکانیں بنائیں۔ پہیے بنانیوالے، بڑھی، اور کیبن بنانے والے رات دیر تک لکڑی تیار کرتے اور چھکڑے بنانے کا کام کرتے تھے۔ اراکین کو لوہا خریدنے کے لیے مشرق میں بھیجا گیا، اور لوہاروں نے سفر کے لیے ضرورت کا سامان اور ایک نئے صہیون کو آباد کرنے کے لیے ضروری زرعی آلات بنائے۔

خاندانوں نے خوراک اور گھریلو اشیا اکٹھی کیں اور ذخیرہ کرنے والے ڈبوں کو خشک پھلوں، چاولوں، اور ادویات سے بھرا۔ سب کی بھلائی کے لیے اکٹھے کام کرتے ہوئے، مقدسین نے اُس سے زیادہ کی تکمیل کی جو کہ اتنے تھوڑے عرصے میں ناممکن نظر آتا تھا۔

سرما کی راہ کے آلام

ناؤو کے انخلاء کی منصوبہ سازی ابتدائی طور پر اپریل ۱۸۴۶ کی ہوئی تھی۔ لیکن دھمکیوں کے نتیجہ میں کہ ریاستی فوج مقدسین کو مغرب جانے سے روکنے کا ارادہ رکھتی تھی، بارہ اور دیگر نمایاں شہری جلدی میں ۲ فروری ۱۸۴۶ کو ایک مشاورتی اجلاس میں اکٹھے ہوئے۔ بر گھم ینگ کی زیرِ راہنمائی، مقدسین کے پہلے گروہ نے بے تابی سے اپنا سفر

جاری کیا، اور خروج ۴ فروری کو شروع ہوا۔ تاہم، اِس بے تابی نے ایک بڑے امتحان کا سامنا کیا، کیونکہ اس سے پہلے کہ مستقل کیمپ اُنہیں تاخیر شدہ سرما کے موسم اور غیر معمولی طور پر برساتی بہار سے مہلت فراہم کرتے کئی میل طے ہونے تھے۔

اپنے ایذا رساؤں سے تحفظ پانے کے لیے، ہزاروں مقدسین کو پہلے وسیع دریائے میسیسپی کو آئووا علاقے تک پار کرنا تھا۔ اُن کے سفری خطرات جلد ہی شروع ہوگئے جب ایک بیل نے کئی ایک مقدسین کو لے جانے والی ایک کشتی میں ٹھوکر مار کر سوراخ کر دیا اور کشتی ڈوب گئی۔ ایک مشاہدہ کرنے والے نے بدقسمت مسافروں کو پروں والے بستروں، لکڑی کی لٹھوں، ''کاٹھ کباڑ یا کسی بھی چیز کو جسے وہ پکڑ سکتے تھے اور ہچکولے کھا رہے تھے اور پانی پر سرد اور کٹھور موجوں کے رحم و کرم سہارا لیے دیکھا۔ ۔ ۔ ۔ کچھ چھکڑے کے اوپری حصہ پر چڑھ گئے جو بالکل نیچے نہیں گیا تھا اور زیادہ آرام میں تھے جبکہ سوار بیل اور گائیوں کو ساحل کی طرف تیرتے ہوئے دیکھا گیا جہاں سے وہ آئے تھے''[۱] آخر کار تمام لوگوں کو دوسری کشتیوں پر کھینچ لیا گیا اور دوسری جانب لائے گئے۔

پہلے پار کرنے کے دو ہفتے بعد، دریا کچھ عرصے کے لیے منجمند ہو گیا۔ اگرچہ برف پھسلن والی تھی، اس نے چھکڑوں اور جوڑیوں کو سہارا دیا اور پار کرنا آسان بنا دیا۔ لیکن سرد موسم نے بڑی تکالیف پیدا کیں جب مقدسین نے برف میں سخت محنت کی۔ دریا کے دوسرے کنارے شوگر کریک میں پڑاؤ کے دوران، مسلسل آندھی نے برف اُڑائی جو تقریباً آٹھ انچ تک گری۔ پھر پگھلنے نے زمین کو کیچڑ زدہ کر دیا۔ اردگرد، اوپر، اور نیچے، سے عناصر خیموں، چھکڑوں اور جلدی میں اُٹھائی گئی پناہ گاہوں میں بے ترتیبی سے اکٹھے ہوئے ۲۰۰۰ مقدسین کے لیے تکلیف دہ حالات پیدا کرنے کے لیے ملے تھے جبکہ وہ جاری رکھنے کے حکم کا انتظار کر رہے تھے۔

سفر کا مشکل ترین حصہ آئووا سے یہ ابتدائی مرحلہ تھا۔ ہوسیع سٹاؤٹ نے رقم کیا کہ اُس نے ''رات کے لیے بستر کی چادروں سے ایک عارضی خیمہ کھڑا کرتے ہوئے تیاری کی۔ اس وقت میری بیوی بمشکل بیٹھنے کے قابل تھی اور میرا چھوٹا بیٹا تیز بخار سے بیمار تھا اور یہ بھی اندازہ نہیں کر سکتا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔''[۲] بہت سے دوسرے مقدسین نے بہت زیادہ تکالف سہیں۔

سب اچھا ہے

اِن مقدسین کے ایمان، حوصلے اور ارادے اُنہیں سردی، بھوک اور عزیزوں کی اموات میں سے لے گئے۔ ولیم کلیٹن کو ناؤو چھوڑنے والے پہلے گروہوں میں سے ایک میں بُلا گیا، اپنے پہلے بچے کو جنم دینے سے صرف ایک ماہ دور،

اپنی بیوی، داینتھا کو اُسکے والدین کے پاس چھوڑا۔ کیچڑ بھری راہوں سے گزرتے ہوئے اور سرد خیموں میں قیام کرنے نے اُسکے اعصاب کو ڈھیلا کر دیا جب وہ داینتھا کی صحت کے بارے فکر مند تھا۔ دوماہ بعد، وہ ابھی تک نہیں جانتا تھا کہ آیا اُس نے حفاظت سے جنم دے لیا ہے لیکن آخر کار خوشی بھری خبر سُنی کہ "بہترین موٹا لڑکا" پیدا ہو چکا ہے۔ تقریباً جونہی اُس نے خبر سُنی، ولیم بیٹھا اور ایک گیت لکھا جو کہ نہ صرف اُس کے لیے خاص معنی رکھتا تھا بلکہ نسلوں تک کلیسیاء کے اراکین کے لیے الہام اور تشکر کا ترانہ بن جائے گا۔ گیت "آؤ، آؤ، تم مقدسینو،" اور مشہور سطریں اُسکے ایمان کا اور ہزاروں مقدسین کے ایمان کا اظہار کرتی ہیں جنہوں نے مشکلات کے درمیان گایا: "سب اچھا ہے! سب اچھا ہے!"[۳] اُنہوں نے، اُن اراکین کی طرح جنہوں اُنکی پیری کی ہے، اطمینان اور خوشی پائی جو کہ قربانی اور خدا کی بادشاہی میں فرمانبرداری کا صلہ ہیں۔

ونٹر کواٹرز

مقدسین کو ناؤو سے مغربی آؤوا کی آبادیوں تک پہنچنے کے لیے ۳۱۰ میل کا سفر کرنے کے لیے ۱۳۱ دِن لگے جہاں وہ ۴۷-۱۸۴۶ کا موسمِ سرما گزاریں گے اور سنگلاخ پہاڑیوں کے راہ کے لیے تیاری کریں گے۔ اِس تجربہ نے اُنہیں سفر کے بارے بہت سی باتیں سکھائیں جو اُن کی امریکن میدانوں کے ۱۰۰۰ میل کو زیادہ تیزی سے پار کرنے میں مدد دیں گی، جو کہ اگلے سال ۱۱۱ دِنوں میں کیا گیا۔

مقدسین کی کئی ایک آبادیاں دریائے میسوری کے ساتھ ساتھ پھیلی ہوئی تھیں۔ سب سے بڑی آبادی، ونٹر کواٹرز، مغربی جانب، نبراسکا میں تھی۔ یہ جلد ہی اندازاً ۳۵۰۰ اراکینِ کلیسیاء کے لیے گھر بن گیا، جو گیلی گھروں اور مٹی اور بید کی کچھاروں میں رہتے تھے۔ ۲۵۰۰ سے زائد مقدسین کینزویل نامی جگہ پر اور آؤوا کی سائیڈ کے دریائے میسوری کے اطراف میں رہتے تھے۔ اِن آبادیوں میں زندگی اُتنی ہی مشکل تھی جتنی راہ پر رہی تھی۔ گرمیوں میں اُنہوں نے ملیریا بخار سے تکلیف پائی۔ جب سردیاں آئیں اور تازہ خوراک میسر نہ تھی، اُنہوں نے ہیضے، خارش، دانت درد، رات کے اندھے پن، اور شدید اسہال کی وباؤں سے تکلیف پائی۔ سینکڑوں لوگ وفات پا گئے۔

پھر بھی زندگی جاری رہے۔ خواتین نے اپنے دِن صفائی کرنے، استری کرنے، دھونے، لحاف بنانے، خط لکھنے، اپنے تھوڑے سے سامان رسد کو کھانے تیار کرنے، اور اپنے خاندانوں کی دیکھ بھال کرنے میں گزارے، میری رچرڈز کے مطابق، جسکا خاوند، سموئیل، سکاٹ لینڈ کے مشن پر تھا۔ اُس نے ونٹر کواٹرز میں مقدسین کا آنا اور جانا، بشمول تکنیکی مباحثوں، رقصوں، کلیسیائی میٹنگوں، پارٹیوں، اور سرحدی رواجوں جیسی سرگرمیوں کا خوشی سے تحریر کیا۔

مرد اکٹھے کام کرتے اور سفری منصوبوں اور مقدسین کے لیے مستقبل کی آبادکاری کی جگہ پر گفت و شنید کرنےکے لیے اکثر ملتے۔ وہ باقاعدگی سے اُن ریوڑوں کو اکٹھا کرنے میں تعاون کرتے جو میدانوں پر کیمپ کے باہر چرتے تھے۔ اکثر تھکاوٹ اور بیماری برداشت کرتے ہوئے، اُنھوں نے کھیتوں میں کام کیا، آبادی کے اضلاحوں کی نگرانی کی، ایک آٹے کی چکی تعمیر کی اور اُسے چلایا، اور سفر کے لیے چھکڑوں کی مرمت کی۔ اُن کے کچھ کام بے غرض محنت کے تھے جب اُنھوں نے مقدسین کے لیے جو اُن کے پیچھے آئیں گے فصل کاٹنے کے لیے کھیت تیار کیے اور فصلیں کاشت کیں۔

[برگھم] ینگ کے بیٹے جان نے ونٹر کواٹرز کو "مورمن بھائی چارے کے گڑھ کی وادی" کہا۔ وہ وہاں دفن کرنے والی زمینوں کے پاس رہتا تھا اور "چھوٹے ماتم زدہ جلوسوں کا گواہ تھا جو اکثر ہمارے دروازے کے پاس سے گزرتے تھے۔ وہ یاد کرتا ہے کہ مکئی کی روٹی، نمکین بیکن، اور تھوڑے سے دودھ کی اُنکی خاندانی خوراک "کتنی حقیر اور ایک جیسی" لگتی تھی۔ وہ کہتا ہے کہ دلیہ اور بیکن اتنے اُکتا دینے والے تھے کہ کھانا دوائی لینے جیسا تھا اور اُسے نگلنے میں دشواری ہوتی تھی۔[۴] صرف مقدسین کے ایمان اور انتساب نے اُنہیں اِن مشکل اوقات سے نکالا۔

مورمن بٹالین

جس دوران مقدسین آئووا میں تھے، ریاست ہائے متحدہ کی فوج کے بھرتی کرنے والوں نے کلیسیاء کے راہنماؤں سے میکسیکن جنگ میں خدمات کے لیے ناگہانی فوج کے لیے آدمی مہیا کرنے کو کہا، جو کہ ۱۸۴۶ میں شروع ہو چکی تھی۔ جو آدمی، مورمن بٹالین بُلائے گئے، کو ملک کے جنوبی حصے سے کیلیفورینا کی جانب مارچ کرنا تھا اور تنخواہ، لباس، اور راشن پائیں گے۔ برگھم ینگ نے مردوں کی ناؤوسے غربا کو جمع کرنے اور فوجیوں کے انفرادی خاندانوں کی مدد کی ایک راہ کے طور پر حصہ لینے کی حوصلہ افزائی کی۔ حکومت کی اِس کوشش میں تعاون کرنا کلیسیاء کی اپنے ملک سے وفاداری کو بھی ظاہر کرے گا اور اُنہیں عوامی اور انڈینز علاقوں میں ٹھہرنے کی ایک معقول وجہ بھی دے گا۔

آخرکار، ۵۴۱ مردوں نے اپنے راہنماؤں کی مشورت قبول کی اور بٹالین میں شمولیت اختیار کی۔ ۳۳ خواتین اور ۴۲ بچے بھی اُن کے ہمراہ تھے۔

بٹالین کے لیے جنگ پر جانے کی ابتلا انکی بیویوں اور بچوں کو اِن مشکل اوقات میں چھوڑ کر جانے سے دوبالا تھی۔ ولیم ہائیڈ نے غور کیا:

"اپنے خاندان کو اِس نازک وقت میں چھوڑنے کا خیال ناقابل بیان ہے۔ وہ اپنے آبائی ملک سے بہت دور تھے، تنہا میدانوں پر ایک چھکڑے کے علاوہ کسی رہائش کے بغیر مقیم تھے، جُلسا دینے والا سورج اُن پر مار کرتا ہوا، دسمبر کی سرد ہواؤں کو اُنہیں اِسی سرد اور تاریک جگہ پانے کا امکان۔

"میرا خاندان ایک بیوی اور دو چھوٹے بچوں پر مشتمل تھا، جنہیں بزرگ ماں اور باپ اور ایک بھائی کی ہمراہی میں چھوڑا گیا۔ زیادہ تر بٹالین نے اپنے خاندانوں کو چھوڑا۔ . . . ہمیں اُن سے کب ملنا تھا، صرف خدا جانتا تھا۔ پھر بھی، ہمیں بڑبڑانے کا احساس نہ ہوا۔" [۵]

بٹالین کیلفورینا کے جنوب مغرب میں، خوراک اور پانی کی کمی، نامناسب آرام اور طبی دیکھ بھال، اور مارچ کی تیزی برداشت کرتے ہوئے ۲۰۳۰ میل پیدل چلی۔ اُنہوں نے سین ڈی یگو، سین لوئیس رے، اور لاس انیجلیس میں بطور پیشہ ورانہ دستے کے خدمات دیں۔ اُنکی سال کی بھرتی کے اختتام پر، اُنہیں برخاست کر دیا گیا اور اپنے خاندانوں کو دوبارہ ملنے کی اجازت دی گئے۔ ریاست ہائے متحدہ کی حکومت کے لیے اُن کی کاوشوں اور وفاداری نے اُن سے عزت کمائی جنہوں نے اُن کی راہنمائی کی۔

اُنکے برخاست ہونے کے بعد، بٹالین کے کئی ایک اراکین کچھ عرصے تک کام کرنے کے لیے کیلیفورینا میں ہی رہے۔ اُن میں سے کئی ایک نے شمال میں امریکن دریا کی طرف اپنی راہ لی اور جان سعٹور کے آرے پر کام کیا جب ۱۸۴۸ میں وہاں سونا دریافت ہوا، مشہور کیلیفورینا سونا دوڑ کا حصہ بنتے ہوئے۔ لیکن مقدسینِ ایامِ آخر کے بھائی دولت کمانے کے لیے قسمت آزمانے کے لیے کیلیفورینا میں نہ ٹھہرے۔ اُن کے دل امریکن میدانوں کے پار مغرب میں سنگلاخ پہاڑیوں کی طرف جدوجہد کرتے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ تھے۔ اُن میں سے ایک، جیمز ایس. براؤن، نے وضاحت کی:

"میں نے ابھی تک زمین کی کوئی جگہ اتنی زرخیز نہیں دیکھی تھی؛ نہ ہی مجھے اِسکا افسوس ہے، کیونکہ میرے سامنے ہمیشہ سونے سے بڑا مقصد رہا ہے۔ . . کچھ سوچ سکتے ہیں کہ ہم اپنی دِلچسپیوں میں اندھے تھے. لیکن چالیس سال بعد بھی ہم بغیر افسوس کے پیچھے دیکھتے ہیں، اگرچہ ہم نے ملک میں دولت دیکھی، اور ٹھہرے رہنے کے لیے کئی ترغیبات تھیں۔ لوگوں نے کہا، 'یہاں بیڈراک میں سونا ہے، چھوٹی ندیوں میں سونا، ہر کہیں سونا ہے، . . . . اور جلد ہی تم اپنی خود مختار دولت بنا سکتے ہو۔' ہم یہ سب محسوس کر سکتے تھے۔ پھر بھی فرض نے بُلایا، ہماری عزت داؤ پر لگی تھی، ہم نے ایک دوسرے سے عہد کیا تھا، ایک اصول شامل تھا؛ کیونکہ ہمارے لیے خدا اور اُس کی بادشاہی پہلے

تھی۔ ہمارے بیابان میں دوست احباب تھے، ہاں، ایک بے استعمال، صحرائی زمین میں، اور کون اُن کے حالات جانتا تھا؟ ہم نہیں؟ لہٰذا فرض تفریح سے پہلے، دولت سے پہلے تھا، اور اِس محسوسات کے ساتھ ہم نکل پڑے۔"[٦]

یہ بھائی واضح طور پر جانتے تھے کہ خدا کی بادشاہی اِس دُنیا کی کسی بھی مادی اشیاء سے کہیں زیادہ قدر و قیمت والی تھی اور اُنہوں نے اِس کے مطابق اپنی راہ چُنی۔

مقدسینِ برُوکلین

جبکہ زیادہ تر مقدسین سنگلاخ پہاڑیوں کی طرف زمینی راستے سے ناؤو سے چلے تھے، مشرقی ریاست ہائے متحدہ سے مقدسین کے ایک گروہ نے سمندری راستے سے سفر کیا۔ ۴ فروری ۱۸۴۶ کو، ۷۰ مرد، ۶۸ عورتیں، اور ۱۰۰ بچے بروکلین جہاز پر سوار ہوئے اور نیویارک بندرگاہ سے کیلیفورنیا کے ساحل کے لیے اپنے ۱۷۰۰۰ میل کے سفر پر روانہ ہوئے۔ اُن کے سفر کے دوران، اٹلانٹک اور پیسفک نامی، دو بچے پیدا ہوئے، اور ۱۲ لوگ وفات پائے۔

چھ ماہ کا سفر بڑا کٹھن تھا۔ گرم خطوں کی گرمی میں مسافر پاس پاس ٹھنسے ہوئے تھے، اور ان کے پاس صرف ناقص خوراک اور پانی تھا۔ کیپ ہورن مڑنے کے بعد، وہ جوعین فرنینڈیز کے جزیرے پر پانچ دِن کے آرام کے لیے رُکے۔ کیرولین اگیسٹا پارکنز یاد کرتی ہیں کہ "خشک زمین کا منظر اور اِس پر اُترنا ایک دفعہ پھر جہاز کی زندگی سے چھٹکارا تھا، جسے ہم نے پُر تشکر طور پر محسوس کیا اور لطف اندوز ہوئے۔" اُنہوں نے تازہ پانی میں غسل کیا اور اپنے کپڑے دھوئے، پھل اور آلو جمع کیے، مچھلی اور بام پکڑی، اور جزیرے پر "روبنسن کروزر غار" دریافت کرتے ہوئے مٹر گشت کی۔"[٧]

۳۱ جولائی ۱۸۴۶ کو، گھٹتی خوراک، اور طویل دِنوں کے سمندری سفر، شدید طوفانوں کے نشان زدہ سفر کے بعد، وہ سان فرانسسکو پہنچے۔ کچھ ٹھہرے رہے اور نیو ہوپ نامی کالونی بنائی، جبکہ دوسروں نے مشرق میں عظیم وادی میں مقدسین کے ساتھ شامل ہونے کے لیے پہاڑیوں کے اوپر سفر کیا۔

جمع ہونا جاری رہا

امریکہ کے تما حصوں سے اور اقوام سے، کئی قسم کی گاڑیوں سے، گھوڑوں پر یا پیدل، ایماندار تبدیل ہونے والوں نے اپنے گھروں، جائے پیدائشوں کو مقدسین کے ساتھ شامل ہونے کے لیے چھوڑا اور سنگلاخ پہاڑیوں کی جانب اپنا سفر شروع کیا۔

جنوری ۱۸۴۷ کو، صدر برگھم ینگ نے الہام یافتہ ''اسرائیل کے لیے خداوند کی مرضی اور کلام'' جاری کیا (دیکھیے تعلیم اور عہد ۱۳۶:۱)۔ جو مغرب کی جانب پیشرؤوں کی تحریک کا راہنما آئین بن گیا۔ کمپنیاں منظّم کی گئیں اور اپنے درمیان بیواؤں اور یتیموں کی دیکھ بھال کے لیے ذمہ دار ٹھہرائی گئیں۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات کو برائی، لالچ، اور جھگڑے سے پاک ہونا تھا۔ لوگوں کو خوش ہونا اور موسیقی، دُعا اور رقص میں شکرگزاری کرنا تھی۔ برگھم ینگ کے ذریعے، خداوند نے مقدسین کو بتایا، ''اپنی راہ جاؤ اور جیسا میں نے کہا ہے کرو، اور اپنے دشمنوں سے مت ڈرو'' (تعلیم اور عہد ۱۳۶:۱۷)۔

جب پہلی پیشرؤوں کی کمپنی نے ونٹر کواٹرز کو چھوڑنے کی تیاری کی، پارلی پی. پراٹ انگلستان کے اپنے مشن سے واپس آیا اور رپورٹ دی کہ جان ٹیلر انگریز مقدسین کی طرف سے تحفہ کے ساتھ پیچھے آرہا ہے۔ اگلے دِن جان ٹیلر دہ یکی کے پیسے کے ساتھ آیا جو اِن مقدسین نے سفر کرنے والوں کی مدد کے لیے بھیجا گیا تھا، اُن کے ایمان اور محبت کا ایک ثبوت۔ وہ کافی آلات بھی لایا جو پیشرؤوں کے سفر شروع کرنے میں انمول ثابت ہوئے اور اُن کی اپنے گردونواح کے بارے جاننے میں مدد کی۔ ۱۵ اپریل ۱۸۴۷ کو پہلی کمپنی، برگھم ینگ کی راہنمائی میں، باہر نکلی۔ اگلی دو دہائیوں میں، اندازاً ۶۲،۰۰۰ مقدسین صیہون میں جمع ہونے کے لیے چھکڑوں اور ہتھ گاڑیوں میں میدانوں کے پار اُن کی پیروی کریں گے۔

شاندار نظاروں کے ساتھ ساتھ مشکلات اِن مسافروں کے سفر پر اُن کی منتظر تھیں۔ جوزف موعینز سالٹ لیک وادی میں داخل ہونے میں ''مشکل وقت'' پانا یاد کرتا ہے۔ لیکن اُس نے چیزیں دیکھیں جو اُس نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھیں — بھینسوں کے بڑے ریوڑ اور پہاڑیوں پر دیودار کے درخت دیکھے۔[۸] دوسروں وسیع پھیلے ہوئے کھلے ہوئے سورج مکھی کو دیکھنا یاد کرتے ہیں۔

مقدسین کو ایمان افزا تجربات بھی ہوئے جنہوں نے اُنکے بدنوں کی جسمانی طلب کو ہلکا کر دیا۔ ایک دِن کے طویل سفر اور کھلی آگ پر کھانا پکانے کے بعد، خواتین اور مرد دِن بھر کی سرگرمیوں کو زیرِ گفتگو لانے کے لیے اکٹھے ہوتے تھے۔ وہ انجیل کے اصولوں کے بارے بات کرتے، گیت گاتے، رقص کرتے اور اکھٹے دُعا کرتے تھے۔

موت نے مقدسین کا بار بار دورہ کیا جب وہ آہستگی سے مغرب کی جانب جارہے تھے۔ ۲۳ جون ۱۸۵۰ کو کارڈینل خاندان کی تعداد پندرہ تھی۔ ہفتے کے آخر تک سات ہیضے کے خطرناک طاعون سے وفات پا چکے تھے۔ اگلے

چند دِنوں میں خاندان کے پانچ اور ارا کین مر گئے۔ تب ۳۰ جون کو بہن کارڈینل دورانِ زچگی اپنے نو مولود بچے کے ساتھ وفات پا گئی۔

اگرچہ سالٹ لیک وادی کی راہ پر مقدسین نے بہت کچھ برداشت کیا، اتحاد، تعاون، اور اُمید کا روح غالب رہا۔ خداوند کے لیے اپنے ایمان اور وقفیت میں بندھے، اُنہوں نے اپنے مصائب کے دوران خوشی پائی۔

یہ ہی صحیح جگہ ہے

۲۱ جولائی ۱۸۴۷ کو، پیشرؤوں کی پہلی کمپنی کے اورسن پراٹ اور اریسٹس سنو مہاجروں سے پہلے سالٹ لیک وادی میں داخل ہوئے۔ اُنہوں نے اتنی گھنی گھاس جس میں سے ایک شخص گزرا سکتا ہے، کھیتی باڑی کے لیے امید افزازمین، اور وادی سے گزرتی ہوئے کئی کھاڑیاں دیکھیں۔ تین دِن بعد، صدر برگھم ینگ، جو کہ پہاڑی بخار سے علیل تھا، اُسکی سواری میں ایک کینین کے دہانے تک لے جایا گیا جو وادی میں کھلتا تھا۔ جب صدر ینگ نے نظارے پر نظر کی، اُس نے مسافروں کو اپنی نبیانہ دُعائے خیر دی: "اتنا کافی ہے۔ یہ ہی صحیح جگہ ہے۔"

جب مقدسین جو پیچھے آرہے تھے پہاڑیوں سے باہر نکلے، اُنہوں نے، بھی، اپنی موعودہ سرزمین پر نظر دوڑائی! یہ وادی اپنی کھاری جھیل کے ساتھ مغربی سورج میں تاباں رویااور نبوت کا مفہوم تھی، سرزمین جس کا اُنہوں نے اور اُنکے کے پیچھے ہزراوں نے خواب دیکھا تھا۔ یہ اُن کی پناہ کی سرزمین تھی، جہاں وہ سنگلاخ پہاڑیوں کے درمیان قوی لوگ بنیں گے۔

کئی سال بعد، انگلستان سے تبدیل ہونے والی، جین رائیو گرفتھ بیکر، نے اپنے محسوسات قلمبند کیے جب اُس نے سالٹ لیک شہر کو پہلی مرتبہ دیکھا۔ "شہر. . . مربعوں یابلاکوں میں رکھا گیا ہے جیسے وہ اِنہیں یہاں کہتے ہیں؛ ہر ایک دِس ایکڑ پر مشتمل اور آٹھ حصوں میں منقسم، ہر حصے میں ایک گھر ہے۔ میں کھڑی اور دیکھتی رہی، میں بمشکل اپنے احساسات کا تجزیہ کرسکتی تھی، لیکن میرا خیال ہے کہ میرے غالب آنے والے خوشی اور تشکر تھے ہمارے طویل اور پُر خطر سفر کے دوران بحفاطت دیکھ بھال جو مجھ پر اور میری رہی تھی۔"[۹]

ہتھ گاڑی بانیان

۱۸۵۰ کی دہائی میں کلیسیائی راہنماؤں نے اخراجات گھٹانے کے طریقہ کار کے طور پر ہتھ گاڑی کمپنیاں بنانے کا فیصلہ کیا تاکہ مہاجروں کی زیادہ تعداد کو مالی امداد فراہم کی جاسکے۔ مقدسین جنہوں نے اِس طرح سفر کیا صرف ۱۰۰

پونڈ آٹا اور سامانِ رسد کی محدود مقدار اور سامان ایک ہتھ گاڑی پر رکھا اور پھر میدانوں سے پار اِسے کھینچا۔ ۱۸۵۶ اور ۱۸۶۰ کے دوران، دِس ہتھ گاڑی کمپنیوں نے یوٹاہ کا سفر کیا۔ کمپنیوں میں سے آٹھ کامیابی سے سالٹ لیک پہنچ گئیں، لیکن اُن میں سے دو، مارٹن اور ویلی ہتھ گاڑی کمپنیاں، ایک وقت سے پہلے موسمِ سرما میں پھنس گئے اور اُن کے درمیان کئی مقدسین برباد ہوگئے۔

نعیلی پعو ثیل، اِن بدقسمت کمپنیوں میں سے ایک پیشرؤ، میدانوں پر دِس سال کی ہوگئی۔ اُس کے دونوں والدین سفر میں وفات پاگئے۔ جب گروہ پہاڑیوں کے قریب آیا، موسم شدید سرد تھا، راشن ختم ہوگئے تھے، اور مقدسین بھوک سے اتنے نڈھال تھے کہ جاری نہ رہے۔ نعیلی اور اُسکی بہن گر پڑیں۔ جب وہ بالکل اُمید ہار چکے تھے، کمپنی کا لیڈر اُنکے پاس چھکڑے میں آیا۔ اُس نے نعیلی کو چھکڑے میں ڈالا اور میگی کو، خود کو سیدھا رکھنے کے لیے پکڑے رکھتے ہوئے، اِس کے ساتھ چلنے کو کہا۔ میگی خوش قسمت تھی کیونکہ زبردست حرکت نے اُسے پالا ماری سے بچائے رکھا۔

جب وہ سالٹ لیک شہر پہنچے اور نعیلی کے جوتے اور جرابیں، جو وہ میدانوں کو پار کرنے کے دوران پہنے ہوئے تھی، اُتارے گئے، پالا ماری کے نتیجے میں جلد اُن کے ساتھ ہی اُتر گئی۔ اِس بہادر لڑکی کے پاؤں دردناک طریقے سے کاٹ دیے گئے اور وہ لڑکی اپنی باقی ساری زندگی اپنے گھٹنوں پر چلتی رہی۔ اُس نے بعد میں شادی کرلی اور چھ بچوں کو جنم دیا، اپنے گھر کو قائم رکھتے ہوئے اور ایک نفیس نسل کو پروان چڑھایا۔[10] اپنی حالت کے باوجود اُس کا ارادہ اور اُنکی شفقت جنھوں نے اُس کی دیکھ بھال کی اِن ابتدائی مقدسین کے ایمان اور قربانی دینے کی رضامندی کی مثالیں ہیں۔ اُن کی مثال اُن سب مقدسین کے لیے ورثہ ہے جو اُن کی پیروی کریں گے۔

ایک آدمی جس نے مارٹن ہتھ گاڑی کمپنی کے ساتھ میدانوں کو پار کیا تھا کئی سال تک یوٹاہ میں رہا۔ ایک دِن وہ لوگوں کے ایک گروہ میں بیٹھا تھا جو سختی سے کلیسیائی راہنماؤں کے مقدسین کو ایک ہتھ گاڑی کی مہیا کردہ حفاظت اور سامانِ رسد کے بغیر پار کرنیکی اجازت دینے پر تنقید کرنے لگے۔ ضعیف شخص نے تب تک سُنا جب تک وہ مزید برداشت نہ کرسکا؛ تب وہ اُٹھا اور بڑے جذبے کے ساتھ کہا:

”میں اُس کمپنی میں تھا اور میری بیوی اُس میں تھی۔ . . . ہم نے اُس سے کہیں زیادہ تکلیف اُٹھائی جو تم کبھی تصور کرسکتے ہو اور کئی بھوک اور شدتِ موسم سے مرگئے، لیکن کیا تم نے اُس کمپنی کے زندہ بچ جانے والوں میں سے کسی کو کبھی بھی تنقید کا ایک لفظ نکالتے سُنا ہے؟ . . . [ہم] اُس مکمل یقین کے ساتھ آئے کہ خدا زندہ ہے کیونکہ ہم اُس سے اپنے آلام میں شناسا ہوئے۔

سالٹ لیک وادی کے مقدسین نے، میدانوں پر جلدی آنے والے موسمِ سرما میں پھنسے، مارٹن ہتھ گاڑی کے اراکین کو بچانے کے لیے اپنی جانوں کو خطرے میں ڈالا۔

”میں نے ہتھ گاڑی کھینچی ہے جب میں بیماری اور خوراک کی کمی سے اتنا کمزور اور تھکا ہوا تھا کہ میں بمشکل اپنا ایک پاؤں دوسرے کے آگے رکھ سکتا تھا۔ میں نے آگے دیکھا اور ریت کا ٹکڑا یا پہاڑی کی ڈھلوان دیکھی اور کہا ہے، میں صرف وہاں تک جا سکتا ہوں اور وہاں پر مجھے ترک کر دینا چاہیے۔، کیونکہ میں وزن مزید نہیں کھینچ سکتا۔ . . . میں اُس ریت تک گیا اور جب میں وہاں پہنچا، ہتھ گاڑی نے مجھے دھکیلنا شروع کر دیا۔ میں نے کئی بار مڑ کر دیکھا ہے کہ کون میری ہتھ گاڑی دھکیل رہا تھا، لیکن میری آنکھوں نے کسی کو نہ دیکھا۔ تب میں نے جانا کہ خدا کے فرشتے وہاں تھے۔

”کیا مجھے افسوس تھا کہ میں نے ہتھ گاڑی سے آنا چُنا؟ نہیں۔ نہ ہی تب اور نہ ہی تب سے اپنی زندگی کے ایک لمحے کے لیے۔ خدا سے شناسا ہونے کے لیے ہم نے جو قیمت ادا کی وہ ادا کرنا ایک اعزاز تھا، اور میں شکر گزار ہوں کی مجھے مارٹن ہتھ گاڑی کمپنی میں آنے کا اعزاز مِلا۔“ "

ہماری گیتوں کی کتاب میں ابتدائی کلیسیائی راکین کے بارے ایک گیت شامل ہے جنہوں نے حوصلہ مندی سے انجیل کو قبول کیا اور تہذیب سے باہر رہنے کے لیے دور دراز کا سفر کیا:

وہ، قوم کے معمار،
جھلسا دینے والے مسائل راہ کیسا تھ؛
نسلوں کے پیروی کرنیکے لیے
اُنکے ہر روز کے اعمال تھے
نئی اور مضبوط بنیادیں قائم کرتے ہوئے،
وحشی سرحد پر دھکیلتے ہوئے،
آگے بڑھتے ہوے، ہمیشہ آگے،
مبارک، باعزت، پیشرؤ

اُنکی مثال ہمیں اپنے ممالک میں زیادہ ایمان اور حوصلے کے ساتھ رہنا سکھاتی ہے:

خدمت ہمیشہ اُنکی رکھوالی تھی؛
اُنکا راہنما ستارہ بن گئی؛

حوصلہ، اُکتانہ کرنے والا مینار،

دور و نزدیک جگمگاتا ہو۔

ہر روز کئی بوجھ اُٹھایا گیا،

ہر روز کئی دِل بہلایا گیا،

ہر روز کچھ بہتر اُمید کی،

مبارک، باعزت پیشرؤ!"[۱۲]

قوموں کے لیے ایک جھنڈا کھڑا کرنا

مقدسین کی پہلی کمپنی کو کامیابی سے میدانوں کے پار یوٹاہ میں لانے کے بعد، صدر بریگھم ینگ نے اب اپنی توجہ صحرا میں خدا کی بادشاہی تعمیر کرنے کی طرف مبذول کی۔ اسکی رویا اور قائدانیت کے ذریعے، جو کبھی ایک خالی صحرا تھا پنپتی ہوئی تہذیب اور مقدسین کے لیے ایک جنت بن گیا۔ اُس کی سادہ کہی گئی ہدایات نے مقدسین کو اپنے نئے گھر کا تصور کرنے میں مدد اور اُنہیں خدا کی بادشاہی تعمیر کرنے کی اُنکی مہم میں اُنکی راہنمائی کی۔

پہلی کمپنی کی آمد کے دو دِن بعد، بریگھم ینگ اور بارہ میں سے کئی ایک پہاڑیوں کی جانب ایک عمودی موڑ پر چڑھے جسے بریگھم ینگ نے ناؤو چھوڑنے سے پہلے ایک رویا میں دیکھا تھا۔ اُنہوں نے وادی کے وسیع پھیلاؤ کو دیکھا اور نبوت کی کہ اقوامِ عالم کو اِس جگہ یہاں خوش آمدید کہا جائے گا اور کہ یہاں مقدسین خوشحالی اور امن سے لطف اندوز ہونگے۔ اُنہوں نے پہاڑی کا نام یسعیاہ میں حوالے پر جھنڈا چوٹی رکھا جو کہ وعدہ کرتا ہے، ”وہ قوموں کے لیے ایک جھنڈا کھڑا کرے گا، اور اُن اسرائیلوں کو جو خارج کئے گئے ہوں جمع کرے گا۔“ (یسعیاہ ۱۱: ۱۲)۔[1]

صدر ینگ کا پہلا عوامی کام، ۲۸ جولائی ۱۸۴۷، کو ہیکل کے لیے مرکزی جگہ منتخب کرنا اور آدمیوں کو اِس کے ڈیزائن اور تعمیر کے لیے لگانا تھا۔ منتخب مقام پر اپنی چھڑی رکھتے ہوئے اُس نے کہا، ”یہاں ہم اپنے خدا کے لیے ہیکل تعمیر کریں گے“ اِس اعلان نے مقدسین کو تسلی دی ہو گی جنہیں صرف تھوڑی دیر پہلے ہیکلی پرستش بند کرنے پر مجبور کیا گیا تھا جب اُنہوں نے ناؤو کو چھوڑا تھا۔

اگست میں، کلیسیائی راہنما اور پہلی پیشرؤ کمپنی کے زیادہ تر اراکین اگلے سال اپنے خاندانوں کو وادی میں آنے کے لیے تیار کرنے کے لیے ونٹر کواٹر لوٹے۔ اُنکی آمد کے تھوڑی دیر بعد، برگھم ینگ اور بارہ کی جماعت صدارتی مجلسِ اعلیٰ کو منظّم کرنے کے لیے متاثر ہوئے۔ بارہ کی جماعت کے صدر کے طور، برگھم ینگ کی بطور کلیسیائی صدر کے تائید کی گئی۔ اُس نے ہیبر سی. قمبل اور ویلارڈ رچرڈز کو بطور اپنے مشیر چُنا، اور مقدسین نے متفقہ طور پر اپنے راہنماؤں کی تائید کی۔

وادی میں پہلا سال

۱۸۴۷ کے موسمِ گرما کے ختم ہونے سے پہلے مقدسین کی دو اور کمپنیاں وادی میں پہنچیں، اور تقریباً ۲۰۰۰ اراکین کو سالٹ لیک سٹیک میں منظّم کیا۔ پچھتری فصلیں کاشت کی گئیں لیکن فصل معمولی تھی، اور بہار تک بہت سے خوراک کی کمی برداشت کر رہے تھے۔ جان آر. ینگ، جو تب ایک لڑکا تھا، نے لکھا:

”جب تک گھاس نے اُگنا شروع کیا قحط شدید ہو چکا تھا۔ کئی ماہ تک ہمارے پاس روٹی نہ تھی۔ بڑا گوشت، دودھ، سور، بوٹی سیگوز [کنول کی جڑ]، اور گوکھرو ہماری غذا بناتے تھے۔ میں ریوڑ رکھولا لڑکا تھا، اور جس دوران باہر جانوروں کی نگہبانی کر رہا ہوتا، میں گوکھرو کے ڈنٹھل تب تک کھاتا تھا جب تک میرا پیٹ گائے کے پیٹ کی طرح بھر نہ جاتا تھا۔ آخر کار بھوک اتنی شدید ہو گئی کہ والد نے پُرانی پرندوں کی ٹھونگیں ماری بیل کی کھال عضو سے اُتاری؛ اور اِسے سب سے مزیدار یخنی میں تبدیل کر دیا گیا۔“[2] مکینوں نے کھلے طور پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کیا اور ایک دوسرے کے ساتھ بانٹا پس اِس مشکل وقت میں بچنے کے قابل ہوئے۔

جون ۱۸۴۸ تک مکین تقریباً پانچ سے چھ ہزار ایکڑ اراضی کاشت کر چکے تھے، اور وادی پیداواری اور ہری لگنا شروع ہوئی۔ لیکن مقدسین کی دہشت کے لیے، کالے جھینگروں کے بڑے غول فصلوں پر حملہ آور ہوئے۔ مکینوں نے ہر ممکن کام کیا جو وہ کر سکتے تھے۔ اُنہوں نے کھالیاں کھودیں اور پانی کی ندیوں کو جھینگروں پر چھوڑ دیا۔ اُنہوں نے کیڑوں کو لٹھوں، جھاڑوں سے مارا اور اُنہیں جلانے کی کوشش کی، لیکن اُنکی کاوشیں بے سود تھیں۔ جھینگر نا ختم ہوتی ہوئی تعداد میں آنا جاری رہے۔ مبشر جان سمتھ، سالٹ لیک سٹیک کے صدر نے، ایک دِن کے روزے اور دُعا کے لیے بُلایا۔ جلد ہی آسمان پر بگلوں کے بڑے غول نمودار ہوئے اور جھینگروں پر حملہ آور ہوئے۔ سوزین نوبل گرانٹ نے تجربہ کے بارے کہا: ”ہماری حیرانگی کو، بگلے رینگتے، پھدکتے جھینگروں پر جھپٹتے ہوئے تقریباً حریصوں کی مانند لگے“[3] مقدسین حیرانگی اور خوشی سے دیکھتے رہے۔ اُنکی زندگیاں بچالی گئیں تھیں۔

مقدسین نے اپنی مشکلات کے باوجود ایمان اور توانائی سے کام کیا، اور جلد ہی اُنہوں نے بڑی ترقی کی۔ ستمبر ۱۸۴۹ میں ایک سیاح کیلیفورنیا کو جاتے ہوئے سالٹ لیک شہر میں سے ہو کر گزرا اور اُن کو اس طرح دادِ تحسین دی:

”نہایت منظّم، مشتاق، محنتی اور مہذب لوگ، اِن کے سوا پہلے میں کبھی کسی کے درمیان نہیں رہا ہوں، اور اُنہوں نے اتنے تھوڑے عرصے میں جو یہاں بیابان میں کیا ہے وہ شاندار ہے۔ اِس شہر میں جو چار سے پانچ ہزار مکین رکھتا ہے، میں شہریوں میں ایک بھی بیکار سے نہیں مِلا، یا کسی بھی شخص سے جو لوفر لگتا ہو۔ اُن کی فصلوں کے لیے اُمیدیں دیانتدرانہ ہیں، اور اِن سب میں ایک روح اور قوت ہے جو آپ دیکھتے ہیں جسکی کسی بھی حجم کا کوئی بھی شہر برابری نہیں کر سکتا جن میں کبھی بھی میں رہا ہوں۔“[4]

اپنے ایمان اور صعنت کے ذریعے مقدسین نے سالٹ لیک وادی میں ایک شہر تعمیر کرنا شروع کیا۔ یہ نقاشی ۱۸۵۳ میں وادی کو دِکھاتی ہے۔

دریافتیں

۱۸۴۸ کے گرما میں، صدر بریگیم ینگ نے پھر ونٹر کواٹرز سے سالٹ لیک کو سفر کیا۔ جب وہ پہنچا، اُس نے محسوس کیا کہ مقدسین کو یہ جاننے کی ضرورت تھی کہ اُنکے نئے ماحول میں کونسے ذرائع موجود تھے۔ انڈینز سے بہت کچھ حاصل کیا گیا جو علاقے میں رہتے تھے، لیکن صدر ینگ نے کلیسیاء کے اراکین کو پودوں کی ادویائی خصوصیات اور میسر قدرتی ذرائع کی دریافت کرنے کے لیے کھوجیں کرنے بھیجا۔

اُس نے دیگر کھوجی پارٹیوں کو رہائشی مقامات کی کھوج کرنے کے لیے بھیجا۔ اِن کے سفروں میں ان اراکین نے نمکیات کی کانیں، بے بہا لکڑی، آبی ذخائر، اور گھاس کے میدان، اِس کے ساتھ ساتھ رہائش کے لیے مناسب علاقے دریافت کیے۔ زمین کے کثیر منافع وصولنے کے خلاف نگرانی کرنیکے لیے، نبی نے مقدسین کو اپنی مقرر کردہ جائیداد کو کاٹنے اور دوسروں کو فروخت کرنے کی تنبیہ کی۔ زمین اُن کی ذمہ داری تھی اور اِسکا دانشمندی اور صعنت کاری سے انتظام کرنا تھا، مالی مفاد کے لیے نہیں۔

۱۸۴۹ کے خزاں میں، صدر برگھم ینگ کی زیرِ ہدایت استمراری ہجرت فنڈ قائم کیا گیا۔ اِس کا مقصد اُن غربا کی مدد کرنا تھا جن کے پاس کلیسیاء کے ساتھ شامل ہونے کے لیے سفر کرنے کے لیے ذرائع نہیں تھے۔ بڑی قربانی کے ساتھ، بہت سے مقدسین نے اِس فنڈ میں حصہ ڈالا، اور نتیجتاً، ہزاروں اراکین سالٹ لیک وادی کا سفر کرنے کے

قابل ہوئے۔ جتنی جلدی وہ اِس قابل تھے، جن کی مدد کی گئی تھی اُن سے معاونت کی رقم جو اُنہوں نے پائی تھی واپس کرنے کی توقع کی گی۔ پس فنڈز کو دوسروں کی مدد کے لیے استعمال کیا گیا۔ اِس باہمی تعاون کی کوشش سے، مقدسین نے اُن کی زندگیوں کو بابرکت بنایا جو ضرورت میں تھے

مشنریوں نے بلاہٹوں کا جواب دیا

محنت اور گھریلو آوازوں سے فضا کو بھرنے کے ساتھ، صدر برگھم ینگ کلیسیائی مسائل کی طرف پھرے۔ ۱۶ اکتوبر ۱۸۴۹ کو منعقدہ جنرل کانفرنس میں، اُس نے بارہ کی جماعت کے کئی ایک اراکین کو، نئے بُلائے گئے مشنریوں کے ساتھ، غیر ملکی مشنوں میں خدمت کے لیے مقرر کیا۔ اُنہوں نے اِن بلاہٹوں کا جواب دیا حتیٰ کہ وہ اپنے خاندانوں، اپنے گھروں، اور بہت سے نامکمل کاموں کو پیچھے چھوڑیں گے۔ اریسٹس سنو اور دیگر کئی ایلڈروں نے سکینڈ ینویا میں مشنری کام شروع کیا، جبکہ لورنزو سنو اور جوزف ٹورنٹو نے اٹلی کا سفر کیا۔ ایڈیسن اور لویزا بارنز پراٹ ایڈیسن کے سابقہ علاقہِ لیبر جزائرِ سوسائٹی میں لوٹ گئے۔ جان ٹیلر کو فرانس اور جرمنی کے لیے بُلایا گیا۔ جب مشنریوں نے مشرق میں سفر کیا، وہ مقدسین کے پاس سے گزرے جو سنگلاخ پہاڑیوں میں نئے صیہون کی جانب جارہے تھے۔

اپنے علاقہِ لیبر میں، مشنری معجزوں کے گواہ ہوئے اور کئی لوگوں کو کلیسیاء میں بپتسمہ دیا۔ جب لورینزو سنو، جو بعد میں کلیسیاء کا صدر بنا، اٹلی میں منادی کر رہے تھا، اُس نے ایک تین سالہ بچے کو موت کے دہانے پر دیکھا۔ اُس نے بچے کو شفا دینے کے ایک موقع کو محسوس کیا اور علاقے کے لوگوں کے دلوں کو کھولا۔ اُس رات اُس نے انہاک سے اور دیر تک خدا سے دُعا کی، اور اگلے دِن اُس نے اور اُسکے ساتھی نے بچے کے لیے روزہ رکھا۔ اُس دوپہر اُنہوں نے بچے کو برکت دی اور اپنی محنت میں مدد کے لیے خاموش دُعا کی۔ لڑکا ساری رات اطمینان سے سویا رہا اور معجزانہ طور پر شفا پا گیا۔ اٹلی میں پیڈیمونٹ کی وادیوں میں شفا کی بات پھیل گئی۔ مشنریوں کے لیے دروازے کھل گئے، اور علاقہ میں پہلے بپتسمہ ہوئے۔[۵]

اگست ۱۸۵۲، سالٹ لیک شہر میں منعقدہ ایک خاص کانفرنس میں، ۱۰۶ ایلڈروں کو دُنیا بھر کے ممالک میں مشنوں پر جانے کے لیے بُلایا گیا۔ اِن مشنریوں نے، اِس کے ساتھ ساتھ جو بعد میں بُلائے گئے، جنوبی امریکہ، چائنہ، انڈیا، اسپین، آسٹریلیا، ہوائی، اور جنوبی الکاہل میں منادی کی۔ اِن میں سے زیادہ تر علاقوں میں، مشنریوں نے بہت کم ابتدائی کامیابی پائی۔ تاہم، اُنہوں نے بیج بوئے جو بعد کی مشنری کاوشوں میں بہت سوں کے کلیسیاء میں آنے کا نتیجہ بنے۔

ایلڈر ایڈورڈ سٹیونسن کو اسپین میں جبرالٹر مشن میں بُلایا گیا۔ اِس بلاہٹ کا مطلب اُسکا اپنے جائے پیدائش کو لوٹنا تھا، جہاں اُس نے اپنے ہم وطنوں میں بہادری سے بحال کی ہوئی انجیل کی منادی کی۔ اُسے منادی کرنے پر گرفتار کر لیا گیا اور کچھ عرصہ جیل میں گزار جب تک حکام نے اُسے تقریباً ایک کو تبدیل کرتے ہوئے، نگرانوں کو سکھاتے ہوئے نہ پایا۔ اُسکی رہائی کے بعد اُس نے دو لوگوں کو کلیسیاء میں بپتسمہ دیا اور جنوری ۱۸۵۴ میں دس اراکین کی ایک برانچ منظّم کی گئی۔ جولائی میں، اگرچہ چھ اراکین ایشیاء میں برطانوی فوج میں خدمت کے لیے جا چُکے تھے، برانچ کے اٹھارہ اراکین تھے، بشمول ایک ستر، ایک ایلڈر، ایک کاہن، اور ایک اُستاد، برانچ کو بڑھنا جاری رکھنے کے لیے لازمی قائدانیت دیتے ہوئے۔[۶]

فرانسیسی پولینسیا میں ۱۸۵۲ میں مقامی حکومتوں نے مشنریوں کو باہر نکال دیا۔ لیکن تبدیل مقدسین نے ۱۸۹۲ میں مزید منادی کرنیکی کاوشوں تک کلیسیاء کو زندہ رکھا۔ ایلڈر ٹیھونی اور ماہیا خصوصاً جیالے تھے جب اُنھوں نے اپنے ایمان کا انکار کرنے کی بجائے قید اور دیگر صعوبتیں برداشت کیں۔ اُن میں سے ہر ایک نے مقدسین کو متحرک اور انجیل سے وفادار رکھنے کی کوششیں کیں۔[۷]

اُن کے لیے جنھوں نے ریاست ہائے متحدہ سے باہر کلیسیاء میں شمولیت کی تھی، یہ صیہون میں جمع ہونے کا وقت تھا، جس کا مطلب بذریعہ کشتی امریکہ سفر کرنا تھا۔ ایلزبیتھ اور چارلس ووڈ نے ۱۸۶۰ میں جنوبی افریقہ سے سفر کیا، جہاں اُنھوں نے اپنے سفر کے لیے پیسہ حاصل کرنے کے لیے کئی سال محنت کی تھی۔ ایلزبیتھ نے ایک امیر آدمی کے گھر کی دیکھ بھال کی، اور اُسکے شوہر نے اینٹیں بنائیں جب تک اُنھوں نے ضرورت کے فنڈ حاصل نہ کر لیے۔ ایلزبیتھ کو ایک بستر پر ایک بیٹے کو جنم دینے کے چوبیس گھنٹے بعد جہاز پر سوار کروایا گیا اور اُسے کپتان کا برتھ دیا گیا تاکہ وہ زیادہ آرام دہ رہ سکے۔ وہ سفر کے دوران بہت بیمار تھی، تقریباً دو دفعہ مرتے ہوئے، لیکن فلمور، یوٹاہ میں رہنے کے لیے زندہ رہی۔

مشنری اُن ممالک میں مقدسین کو بہت عزیز ہو گئے جہاں اُنھوں نے خدمت کی۔ جوزف ایف. سمتھ، ۱۸۵۷ میں ہوائی میں اپنے مشن کے اختتام کے قریب، بخار سے شدید علیل ہو گیا جس نے اُسے تین ماہ تک کام کرنے سے روکے رکھا۔ وہ ایک ایماندار ہوائین مقدسہ، ماما یہوئی کی زیرِ دیکھ بھال آنے سے مستفیض ہوا۔ اُس نے جوزف کی ایسے تیمارداری کی جیسے وہ اُس کا اپنا بیٹا تھا، اور دونوں کے درمیان پیار کا ایک مضبوط بندھن پروان چڑھا۔ سالوں بعد جب وہ کلیسیاء کا صدر تھا، جوزف ایف. سمتھ نے ہونولولو کا دورہ کیا اور اپنی آمد کے فوراً بعد ایک ضعیف نابینا عورت کو اپنے ہاتھوں میں ہدیے کے طور پر چند منتخب کیلے پکڑے ہوئے اندر لاتے دیکھا۔ اُس نے اسے بُلاتے سُنا، "لو سیپا،

صدر ینگ سے بلاہٹوں کا جواب دیتے ہوئے، بہت سے مقدسین نے نئی کمیونٹیوں کو آباد کرنے کے لیے اپنے آباد گھروں کو چھوڑا۔

لوسیپا" (جوزف، جوزف)۔ وہ فوراً بھاگا اور اُسے گلے لگایا اور اور اُسے کئی مرتبہ بھوسہ دیا۔ اُسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اور کہتے ہوئے، "ماں، ماں، میری پیاری بوڑھی ماں۔"[۸]

کالونیاں آباد کرنے کی بُلاہٹیں

جنرل کانفرنس پر بلائے گئے افراد اور خاندانوں نے یوٹاہ، اور جنوبی آڈاہو اور بعد اذاں ایروزونا، ویامنگ، نویڈا، اور کیلیفورینا کے حصوں میں کئی کمیونٹیاں قائم کیں۔ صدر برگھم ینگ نے اِن کمیونٹیوں کی تعمیر کی ہدایت کی۔، جہاں ہزاروں نئے مکین رہ اور کھیتی باڑی کر سکتے تھے۔

اُسکے عرصہِ حیات کے دوران، سالٹ لیک کی پوری وادی اور اردگرد کے علاقے کی آبادکاری ہوئی۔ ۱۸۷۷ تک، جب بریگم ینگ نے وفات پائی، ۳۵۰ سے زائد کالونیاں قائم ہو چُکی تھیں، اور ۱۹۰۰ تک ۵۰۰ تھیں۔ ابتدائی کلیسیائی حاکم بریگم ہنری رابرٹس نے نوٹ کیا کہ مورمن کالونیوں کی آبادکاری کی کامیابی "لوگوں کی اپنے راہنما سے وفاداری اور [انکی] بے غرض اور وقف قربانی" صدر ینگ سے اپنی بلاہٹوں کو پورا کرنے سے پھوٹتی تھی۔[۹] آبادکاروں نے دُنیاوی آرام، دوستوں کی رفاقت، اور بعض اوقات اپنی جانوں کو خداوند کے نبی کی پیروی کرنے کے لیے قربان کیا۔

جنرل کانفرنس کی میٹنگوں میں، صدر ینگ نے اُن بھائیوں کے اور اُنکے خاندانوں کے نام پڑھے جنہیں باہر کے علاقوں میں جانے کے لیے بُلایا گیا تھا۔ اِن آبادکاروں نے سمجھا کہ اُنہیں مشنوں پر بُلایا گیا ہے اور جانتے تھے کہ وہ اپنے سبکدوش ہونے تک اپنے مقررکردہ مقامی علاقہ میں رہیں گے۔ اُنہوں نے اپنے نئے علاقوں میں اپنے اخراجات اور اپنے سامانِ رسد کے ساتھ سفر کیا۔ اُن کی کامیابی اِس پر منحصر تھی کہ وہ اپنے پاس ذرائع کا کتنا اچھا استعمال کرتے ہیں۔ اُنہوں نے سرؤے کیا اور کھیتوں کو صاف کیا۔ اناج پیسنے کی چکیاں تعمیر کیں، علاقے میں پانی لانے کے لیے آبپاشی کے گڑھے کھودے، اپنے جانوروں کے لیے چراہ گاہوں کو باڑ لگائی، اور سڑکیں تعمیر کیں۔ اُنہوں نے فصلیں اور باغات اگائے، چرچ اور سکول بنائے، اور انڈینوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھنے کی کوششیں کیں۔ اُنہوں نے علالت میں، اس کے ساتھ ساتھ پیدائشوں میں، اور شادیوں میں ایک دوسرے کی مدد کی۔

۱۸۶۲ میں چارلس لوویل واکر نے جنوبی یوٹاہ میں مکین ہونے کی بُلاہٹ پائی۔ وہ ایک میٹنگ میں گیا جو اُن کے لیے تھی جو بُلائے گئے تھے اور تحریر کیا: "یہاں میں نے ایک اصول سیکھا جو کہ میں ایک لمحے میں نہیں بھول سکتا۔ اِس نے مجھے دِکھایا کہ فرمانبرداری آسمان اور زمین پر ایک عظیم اصول ہے۔ خیر، میں نے یہاں سات سال تک سردی، گرمی، بھوک اور مشکل حالات میں کام کیا تھا، اور آخرکار اپنے لیے ایک گھر پایا تھا۔ ایک پلاٹ پھلدار

درختوں کے ساتھ جو ابھی لگنے لگے تھے اور خوشنما لگتے تھے۔ خیر، مجھے یہ سب کچھ چھوڑنا چاہیے اور اپنے آسمانی باپ کی مرضی کو پورا کروں، جو اُن سب کی اچھائی کے لیے حکمرانی کرتا ہے جو اُسے پیار کرتے اور خوف رکھتے ہیں۔ میں خدا سے دُعا کرتا ہوں کہ اُسکے کے سامنے ایک قابلِ قبول حالت میں مجھے اُسکی تکمیل کرنے کی مضبوطی دے جو مجھ سے چاہا گیا ہے۔"[۱۰]

چارلس سی. رچ، بارہ رسولوں کی جماعت کے ایک رکن نے بھی کالونی آباد کرنے کی بُلاہٹ پائی۔ برگھم ینگ نے اُسے اور چند دوسرے بھائیوں کو اپنے خاندان لے جانے اور بیر لیک وادی، سالٹ لیک شہر سے تقریباً ۱۵۰ میل شمال میں، رہائش پذیر ہونے کے لیے بُلایا۔ وادی بلندی پر تھی اور سردیوں میں بھاری برف باری کے ساتھ بہت سرد تھی۔ بھائی رچ ابھی یورپ کے اپنے مشن سے لُوٹا تھا اور اپنے خاندان کو لے جانے اور مشکل حالات میں دوبارہ شروع کرنے پر اتنا بے تاب نہ تھا۔ لیکن اُس نے بلاہٹ کو قبول کیا اور جون ۱۸٦۴ میں بیر لیک وادی میں پہنچا۔ اگلا موسمِ سرما غیر معمولی طور پر شدید تھا اور بہار تک، چند بھائیوں نے اِسے چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ بھائی رچ نے محسوس کیا کہ اس سرد ماحول میں زندگی آسان نہ ہو گی لیکن کہا:

"بہت سی تکالیف رہی ہیں۔ یہ میں مانتا ہوں . . . اور اِنکو ہم نے اکٹھے سہا ہے۔ لیکن اگر تم کہیں اور جانا چاہتے ہو، یہ تمھارا حق ہے، اور میں تمھیں اِس سے محروم نہیں کرنا چاہتا۔ . . . لیکن مجھے یہیں رہنا ہو گا، اگرچہ میں اکیلا رہوں۔ صدر ینگ نے مجھے یہاں بُلایا ہے، اور یہاں میں رہوں گا جب تک وہ مجھے سبکدوش نہیں کرتا اور مجھے جانیکی اجازت نہیں دیتا۔" بھائی رچ اور اُسکا خاندان ٹھہرا، اور وہ آئندہ چند دہائیوں تک ایک پنپتی ہوئی کمیونٹی کا راہنما رہا۔[۱۱] دوسرے ہزاروں کی طرح، اُس نے رضامندی سے خدا کی سلطنت قائم کرنے میں مدد کے لیے اپنے راہنماؤں کی فرمانبرداری کی۔

انڈینز کے ساتھ تعلقات

جب کالونی آباد کار مزید سرحد کی طرف پھیلے، اکثر اُنہوں نے انڈینز کیساتھ روابط رکھے۔ مغرب کے مکینوں کے برعکس، صدر ینگ نے مقدسین کو اپنے مقامی بھائیوں اور بہنوں کو کھانا کھلانا اور اُنہیں کلیسیاء میں لانے کی کوشش کرنا سکھایا۔ انڈینز میں منادی کرنیکی کوششیں آڈاہو علاقے کے دریائے سالمن کے علاقہ میں فورٹ لمحی پر اور یوٹاہ علاقے میں بالائی کیلوراڈو کی ایلک پہاڑیوں کی آبادیوں میں کی گئیں۔ صدر برگیم ینگ نے ریلیف سوسائٹیاں بھی قائم کیں جن کے اراکین نے اپنے انڈین بھائیوں اور بہنوں کے لیے کپڑے سیئے اور اُنہیں کھلانے کے لیے پیسے اکٹھے کیے۔

جب ایلزبیتھ کین، تھامس ایل۔ کین کی بیوی، مقدسین کا ایک غیر رکن بہت اچھا دوست، یوٹاہ سے ہو کر گزرا، وہ ایک ماندہ مورمن خاتون کے یہاں ٹھہری۔ ایلزبیتھ نے عورت کے بارے اتنا نہ سوچا جب تک اُس نے نہ دیکھا کہ وہ انڈیئنز سے کیسا سلوک رکھتی ہے۔ جب عورت نے اپنے مہمانوں کو رات کے کھانے کے لیے بُلایا، اُس نے انڈیئنز سے بھی چند الفاظ کہے جو انتظار کر رہے تھے۔ ایلزبیتھ نے پوچھا کہ اُس نے انڈیئنز سے کیا کہا ہے اور خاندان کے بیٹے نے اُسے بتایا، ''یہ اجنبی پہلے آئے تھے، اور میں نے صرف اُن کے لیے ہی پکایا تھا؛ لیکن اب تمھارا کھانا ابھی آگ پر پک رہا ہے، اور جونہی یہ تیار ہو گا میں تمھیں بُلالوں گی۔'' ایلزبیتھ غیر یقینی تھی اور پوچھا کہ کیا وہ واقعی انڈیئنز کو کھانا کھلائے گی۔ بیٹے نے اُسے بتایا، ''ماں اُن کی خدمت کرے گی ویسے ہی جیسے اُس نے تمھاری کی ہے، اور اُنہیں اپنے میز پر جگہ دے دی۔'' اُس نے اُن کی خدمت کی، اُنکی منتظر جب وہ کھا رہے تھے۔[۱۲]

کہانتی اور معاون جماعتوں کے کاموں کی تنظیم

اپنے آخری سالوں میں صدر بریگم ینگ نے چند اہم کہانتی ذمہ داریوں کی وضاحت کی اور قائم کیں۔ اُس نے بارہ کو ہر سٹیک میں کانفرنسیں منعقد کرنے کی ہدایت کی۔ جس کے نتیجہ میں، پورے یوٹاہ میں سات نئی سٹیکیں اور ۱۴۰ نئی وارڈیں تخلیق کی گئیں۔ صدراتی مجلسِ سٹیک، اعلیٰ مجالس، مجلسِ بشپ صاحبان، اور جماعتی صدارتی مجالس کی ذمہ داریوں کو واضح طور بتایا گیا، اور سینکڑوں آدمیوں کو اِن عہدوں کو پورا کرنے کے لیے بُلایا گیا۔ اُسنے اراکینِ کلیسیا کو اپنی زندگیوں کو درست کرنے اور اپنی دہ یکی، روزے کے ہدیہ جات، اور دیگر ہدیے دینے کی مشورت دی۔

۱۸۶۷ میں نبی نے جارج کیو کینن کو سنڈے سکول کا جزل مہتمم مقرر کیا، اور چند ہی سالوں میں سنڈے سکول کلیسیاء کا مستقل حصہ بن گیا۔ ۱۸۶۹ میں صدر ینگ نے اپنی بیٹیوں کو باحیا گزر اوقات پر باقاعدہ ہدایات دینا شروع کیں۔ ۱۸۷۰ میں اُس نے اپنی مشورت کو تخفیفی ایسوسی ایشن (تخفیف کا مطلب کم کرنا) بناتے ہوئے تمام نوجونواں خواتین تک پھیلایا۔ یہ نوجوان خواتین کی تنظیم کی شروعات تھی۔ جولائی ۱۸۷۷ میں اُس نے ریلیف سوسائٹی کی پہلی سٹیک منظّم کرنے کے لیے اوگڈن، یوٹاہ کا سفر کیا۔

صدر بریگم ینگ کی وفات اور ورثہ

بطورِ راہنما، صدر برگھم ینگ عملی اور چُست تھا۔ اُس نے کلیسیائی آبادیوں میں مقدسین کی ہدایت اور حوصلہ افزائی کرنے کے لیے سفر کیا۔ مثال و ہدایت سے، اُسنے اراکین کو کلیسیاء میں اپنی بلاہٹوں کو پوار کرنا سکھایا۔

اپنی زندگی کا تجزیہ کرتے ہوئے، صدر ینگ نے نیویارک کے ایک اخبار کے مدیر کو جواب میں درجِ ذیل لکھا:

"پچھلے ۲۶ سالوں کی میری محنت کے نتائج، مختصراً خلاصہ کرتے ہوئے، یہ ہیں: اِس علاقے کو مقدسین ایامِ آخر، تقریباً ۱۰۰،۰۰۰ جانوں سے آباد کرنا؛ ہمارے لوگوں سے آباد ۲۰۰ سے زائد شہروں، قصبوں اور گاؤں کا قیام، . . . . اور اپنی کمیونٹیوں کو بہتر بنانے اور فائدہ دینے کے لیے اسکولوں، فیکٹریوں، مِلوں، اور دیگر اداروں کا قیام ہے . . . .

"میری پوری زندگی قادرِ مطلق کی خدمت کے لیے وقف ہے۔"[13]

ستمبر ۱۸۷۶ کو، صدر ینگ نے نجات دہندہ کی مضبوط گواہی دی: "میں گواہی دیتا ہوں کہ یسوع ہی مسیح ہے۔ دُنیا کا نجات دہندہ اور مخلصی دینے والا؛ میں نے اُسکے کہنے کو مانا ہے، اور اُسکے وعدوں کو محسوس کیا ہے، اور میں اُسکا جو علم رکھتا ہوں، دُنیا کی حکمت اِسے مجھے نہیں دے سکتی، اور نہ ہی اِسے لے سکتی ہے۔"[14]

اگست ۱۸۷۷ کو، صدر ینگ نہایت علیل ہو گئے، اور طبیب کی دیکھ بھال کے باوجود، ایک ہفتے کے اندر اندر رحلت فرما گئے۔ وہ ۷۶ سال کے تھے اور کلیسیاء کی ۳۳ سال تک راہنمائی کی تھی۔ آج ہم اُنہیں ایک متحرک نبی کے طور پر یاد کرتے ہیں جو جدید دور کی اسرائیل کو اُنکی موعودہ سرزمین کو لے گیا ہے۔ اُسکے واعظ زندگی کے ہر پہلو کو چھوتے ہیں، یہ واضح کرتے ہوئے کہ مذہب ہر روز کے تجربات کا حصہ ہے۔ اُسکے سرحدوں کے فہم اور اُنکی معقول راہنمائی نے لوگوں کو ناممکن نظر آنے والے کاموں کی تکمیل کے لیے متحرک کیا جیسے اُنہوں نے آسمان کی برکات کے ساتھ صحرا میں ایک سلطنت تخلیق کی۔

مشکلات اور امتحان کا دور

صدر جان ٹیلر

صدر بریگم ینگ کے رحلت کرنے کے بعد، بارہ رسولوں کی جماعت، جس کی صدارت جان ٹیلر کرتے تھے، نے مقدسینِ ایامِ آخر کی راہنمائی کی۔ ۱۰ اکتوبر ۱۸۸۰ کو، جان ٹیلر کی کلیسیاء کے صدر کے طور پر تائید کی گئی۔ جان ٹیلر ایک قابل لکھاری اور صحافی تھے جس نے کفارے پر ایک کتاب شائع کی تھی اور کلیسیاء کے چند ایک نہایت اہم رسالوں کی تدوین کی تھی، بشمول ٹائم اینڈ سیزن اینڈ مورمن۔ کئی مواقعوں پر اُس نے اپنے حوصلے اور بحال انجیل کے لیے اپنی گہری محبت کا مظاہرہ کیا تھا، بشمول، رضاکارانہ طور پر اپنے بھائیوں کے ساتھ کارتھیج جیل میں شامل ہونا، جہاں اُسے چار دفعہ گولی ماری گئی۔ اُسکا ذاتی نسب العین، "خدا کی بادشاہی یا پھر کچھ نہیں" خدا اور اُسکی کلیسیاء کے لیے اُسکی وفاداری کو ظاہر کرتا ہے۔

مشنری کام

صدر جان ٹیلر زمین کی انتہاؤں تک انجیل کی منادی کرنے کے لیے سب کچھ کرنے کے لیے وقف تھے جو وہ کر سکتے تھے۔ اکتوبر ۱۸۷۹ کی جنرل کانفرنس میں، انہوں نے موزز تھیچر، کلیسیاء کے سب سے نئے رسول کو، میکسیکو شہر، میکسیکو میں منادی شروع کرنے کے لیے بُلایا۔ ۱۳ نومبر ۱۸۷۹ کو ایلڈر تھیچر اور دو دوسرے مشنریوں نے میکسیکو شہر میں کلیسیاء کی پہلی برانچ، ڈاکٹر پلوٹینو سی. رہوڈا سینٹی بطورِ صدرِ برانچ، منظّم کی۔ ڈاکٹر رہوڈا سینٹی ہسپانوی زبان میں مورمن کی کتاب کا ایک پمفلٹ پڑھنے سے اور صدر ٹیلر کو کلیسیاء کے بارے مزید معلومات فراہم کرنے کے لیے لکھتے ہوئے تبدیل ہو چکا تھا۔

بارہ اراکین اور تین مشنریوں کے مرکز کے ساتھ، بحال انجیل آہستگی سے میکسکین لوگوں میں پھیلنا شروع ہوئی۔ ۶ اپریل ۱۸۸۱ کو، ایلڈر تھیچر، فراماہو زینگ، اور بھائی پائس ۱۵،۵۰۰ فٹ بلند ماؤنٹ پوپاکاٹیپیٹل پر چڑھے اور

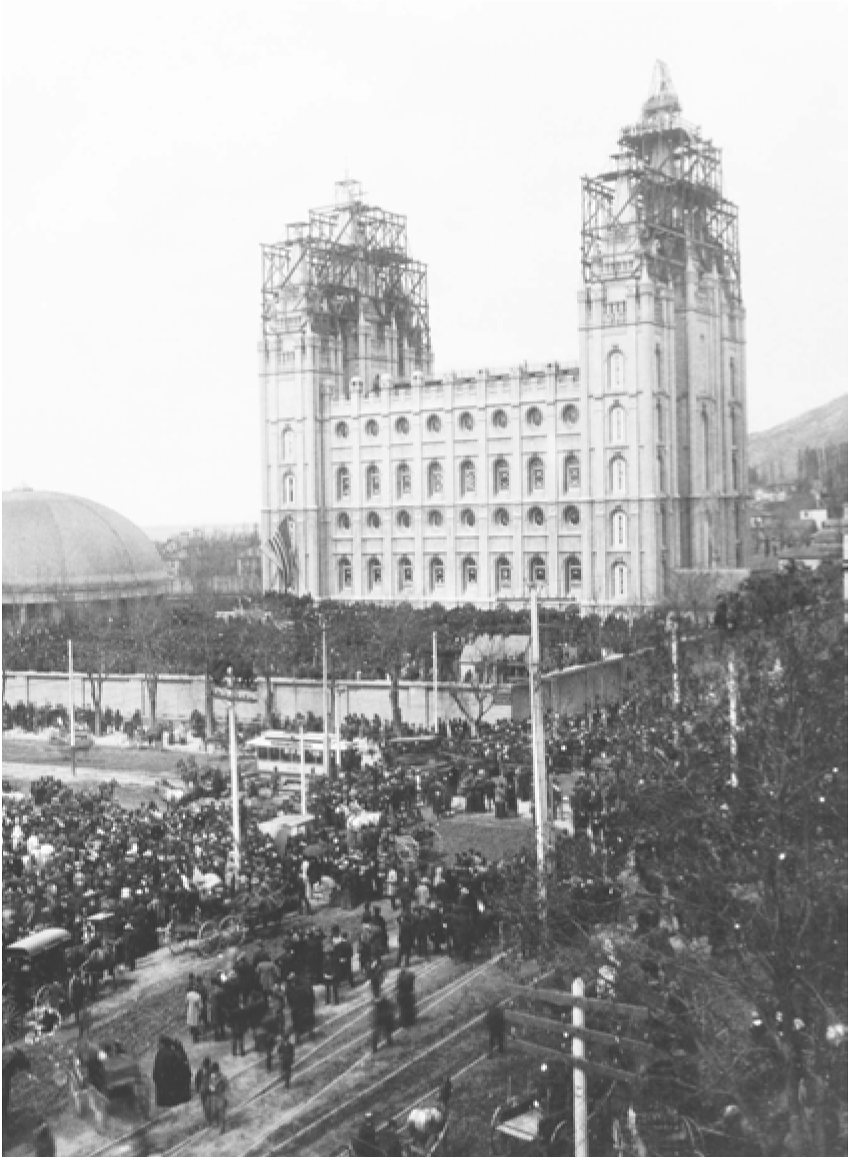

۶ اپریل ۱۸۹۲، ہزاروں مقدسین سالٹ لیک ہیکل کیپ سٹون کا رکھا جانا دیکھنے کے لیے جمع ہوئے۔

ایک مختصر تقدیسی میٹنگ منعقد کی۔ خدواند کے سامنے گھٹنے ہوتے ہوئے، ایلڈر تھیچر نے سر زمینِ میکسیکو اور اِسکے لوگوں کی تقدس کی کہ وہ خداوند، اپنے حقیقی چرواہے کی آواز کو سُنیں۔

ایلڈر تھیچر سالٹ لیک واپس لوٹے اور سفارش کی کہ میکسیکو میں خدمت کے لیے اضافی مشنری بُلائے جائیں۔ کئی ایک نوجوان، بشمول اینتھنی ڈبلیو. ایوانز، صدارتی مجلسِ اعلیٰ کا مستقبل کارکن، میکسیکو شہر میں محنت کر رہے تھے۔ میکسیکن مشن میں کلیسیاء کی کاوشوں کے حصے کو طور پر، ۱۸۸۶ میں مورمن کی کتاب کا ہسپانوی زبان کا ایڈیشن شائع کیا گیا۔ ملٹن ٹریجو کی کہانی، جس نے مورمن کی کتاب اور دیگر کلیسیائی ادب کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ کرنے میں مدد کی، ظاہر کرتی ہے کہ خداوند کیسے اپنے کام کی راہنمائی کرتا ہے۔

ملٹن ٹریجو، اسپین میں پیدا ہوا تھا اور کسی بھی مذہب پر ٹھہرے بغیر پروان چڑھا تھا۔ وہ فلپائن میں فوج میں خدمات سر انجام دے رہا تھا جب اُس نے سنگلاخ پہاڑیوں میں مورمنوں کے بارے کچھ سُنا اور اُنہیں ملنے کی شدید خواہش محسوس کی۔ بعد میں وہ بہت بیمار ہو گیا اور ایک خواب میں اُسے بتایا گیا کہ وہ لازماً یوٹاہ جائے۔ جب وہ صحت یاب ہوا، اُس نے سالٹ لیک کا سفر کیا۔ وہ برگھم ینگ سے ملا اور انجیل کے بارے معلوم کیا۔ اُسے یقین ہو گیا کہ اُس نے سچ پا لیا ہے اور کلیسیاء کا رکن بن گیا۔ اُس نے میکسیکو میں مشن پورا کیا اور تب، روحانی اور ذہنی طور پر، یہ دیکھنے میں اہم کردار ادا کرنے کے لیے کہ ہسپانوی بولنے والے لوگ اپنی زبان میں مورمن کی کتاب پڑھ سکیں تیار تھا۔

صدر ٹیلر نے مغربی امریکہ میں رہنے والے انڈینوں میں انجیل لے جانے کے لیے بھی مشنری بُلائے۔ ویامنگ کے دریائے ونڈ کی ریزرویشن پر رہنے والے شوشوہان قبیلے میں ایمس رائٹ کی خدمات خصوصاً پھل آور تھیں۔ صرف چند ہی مہینے خدمت کرنے کے بعد، رائٹ ۳۰۰ سے زائد انڈینوں کو، بشمول سردار واشاکی، بپتسمہ دے چکا تھا۔ مقدسینِ ایامِ آخر کے مشنری ایروزونا اور نیو میکسیکو میں رہنے والے ناواجوئس، پیئبولوس، اور زونیس میں بھی انجیل لے گئے تھے۔ ولفورڈ ووڈرف نے انڈینوں میں، بشمول ہوپس، اپاچیس، اور زونس منادی کرتے ہوئے ایک سال صرف کیا۔ اعمن ایم. ٹینی نے ۱۰۰ سے زائد زونی انڈینوں کو بپتسمہ دینے میں معاونت کی۔

مشنریوں نے انگلستان اور یورپ میں بھی انجیل سکھانا جاری رکھا۔ ۱۸۸۳ میں، جرمن نژدا، تھوماس بیسینجر نے، جو کہ یوٹاہ کیجی میں مقیم تھا، یورپین مشن میں خدمت کرنے کی بلاہٹ پائی۔ وہ اور پال ہیمر پراگ،،، تب آسٹرو۔ ہنگری سلطنت کے حصے، چیکوسلواکیہ بھیجے گئے۔ مشنریوں کو پرچار کرنے سے قانوناً منع کیا گیا لہٰذا لوگوں سے رسمی گفتگو سے آغاز کیا جن سے وہ ملے۔ یہ گفتگو اکثر مذہب کے موضوع پر بدل جاتی تھیں۔ اِس طریقہ کار سے کام

کرنے کے صرف ایک ماہ بعد، ایلڈر بیسینجر کو گرفتار کر لیا گیا اور دو ماہ تک قید خانہ میں رکھا گیا۔ جب اُس نے اپنی رہائی پائی، اُسنے اینٹونی جسٹ کو بپتسمہ دینے کی برکت پائی، جس کے الزام سے گرفتاری عمل میں آئی تھی۔ بھائی جسٹ چیکوسلواکیہ میں رہنے والا پہلا مقدسِ ایامِ آخر بنا۔[1]

پولی نیسیا میں بھی انجیل کی منادی کی گئی۔ دو ہوائین، ایلڈر کمو پیلاؤ اور سموئیلا مانوا، کو ۱۸۶۲ میں سموا بھیجا گیا۔ اُنہوں نے تقریباً ۵۰ لوگوں کو بپتسمہ دیا، اور ایلڈر مانو نے اگلے ۲۵ سال اپنے تبدیل ہونے والوں کے ساتھ سموا میں رہنا جاری رکھا۔ ۱۸۸۷ میں سالٹ لیک شہر کے جوزف ایچ. ڈین، سموا میں مشن خدمت کے لیے بلاہٹ پائی۔ ایلڈر مانوا اور اُسکی ایماندار بیوی نے ایلڈر ڈین اور اُسکی بیوی، فلورنس کے لیے اپنا گھر کھول دیا، سموا سے باہر کے پہلے مقدسینِ ایامِ آخر کو اُنہوں نے دو دہایوں سے زائد عرصہ میں دیکھا تھے۔ ایلدر ڈین نے جلد ہی ۱۴ لوگوں کو کلیسیاء میں بپتسمہ دیا اور تقریباً ایک ماہ بعد سموا زبان میں اپنا پہلا واعظ دیا۔[2] پس جزیرے پر مشنری کام نئے سرے سے شروع ہوا۔

۱۸۶۶ میں شروع کرتے ہوئے، کوڑھ کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے، ہوائین افسران نے بیماری میں مبتلا لوگوں کو مولوکی جزیرہ کے کالا یپاپا پ ینیسولا پر لگے گئے۔ ۱۸۷۳ میں جانتھن اور کیٹی ناپیلا، جو کہ مقدسینِ ایامِ آخر تھے، کو وہاں جلاوطن کر دیا۔ مرض صرف کیٹی کو تھا، لیکن جانتھن، جو کہ اُس سے سالٹ لیک کے اینڈومنٹ ہاؤس میں سر بمہر ہوا تھا، اُسے وہاں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔ جانتھن بھی بعد میں مرض میں مبتلا ہو گیا، اور جب نو سال بعد ایک اچھا دوست اُس سے مِلا، بمشکل قابلِ پہچان تھا۔ اُس نے کچھ دیر پینیولا کے مقدسین پر صدارت بھی کی، جن کی ۱۹۰۰ سال تک تعداد ۲۰۰ تھی۔ کلیسیاء کے راہنما ایماندار مقدسین کو نہ بھولے جو اِس کمزور کرنے والے مرض میں مبتلا تھے اور بارہا اُنکی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے برانچ کے دورے کیے۔[3]

جوبلی کونفرنس

۶ اپریل ۱۸۸۰، کلیسیائی اراکین نے کلیساء کی تنظیم کے پچاس سال منائے۔ اُنہوں نے اِسے جوبلی سال کہا، جیسے قدیم اسرائیلوں نے پچاسویں سال کو نام دیا تھا۔ صدر ٹیلر نے کلیسیاء کے ضرورتمند اراکین کے بہت سے قرض معاف کر دیے۔ کلیسیاء نے ۳۰۰ گائیں اور ۲۰۰۰ بھیڑیں بھی اِسکے "حقدار غربا"[4] میں تقسیم کیں۔ کلیسیاء کی ریلیف سوسائٹی کی بہنوں نے تقریباً ۳۵،۰۰۰ بُشل گندم اُن میں دان کی جو ضرورت مند تھے۔ صدر ٹیلر نے کلیسیائی

اراکین کو انفرادی قرض معاف کرنے کی بھی تلقین کی، خصوصاً تنگ دستوں کے درمیان۔ "یہ جوبلی کا وقت ہے!" اُنہوں نے اعلان کیا۔[۵] مقدسینِ ایامِ آخر کے درمیان معافی اور خوشی کے روح کو بڑی شدت سے محسوس کیا گیا۔

اپریل ۱۸۸۰ کی جوبلی کانفرنس کا آخری دِن بڑا تحریک دینے والا تھا۔ بارہ میں سے گیارہ رسولوں نے اختتامی سیشن میں اپنی گواہیاں دیں۔ اورسن پراٹ، بارہ رسولوں کی جماعت کے ابتدائی اراکین میں سے ایک، نے اُس وقت کے بارے بات کی جب پوری کلیسیاء فعیٹ، نیویارک میں پیٹر وٹمر کے گھر میں اکٹھی ہوئی تھی۔ اُس نے مصائب، جمع ہونے، مظالم، اور مقدسینِ ایامِ آخر کی تکالیف کو یاد کیا اور شکر گزار ہوا کہ وہ ابھی تک "اپنے لوگوں میں شمار کیا جاتا ہے۔" تب اُس نے گواہی دی "عظیم کام سے متعلقہ جو خداوند ہمارا خدا پچھلے پچاس سال کے دوران کرتا رہا تھا۔"[۶] ایلڈر پراٹ کے جینے کے لیے چند ہی ماہ رہ گئے تھے اور خوشی محسوس کی کہ اُس نے بطورِ مقدسِ ایامِ آخر کے آخر تک برداشت کیا ہے۔

جوبلی کانفرنس سے دو سال پہلے صدر جان ٹیلر نے بچوں کو مذہبی ہدایات دینے کے لیے ایک تنظیم بنانے کی اجازت دی تھی۔ پہلی پرائمری فارمنگٹن، یوٹاہ میں، سالٹ لیک شہر سے تقریباً ۱۵ میل شمال میں شروع ہوئی، اور ۱۸۸۰ کی دہائی کے وسط تک، پرائمری قریباً تمام مقدسین ایام آخر کی آبادیوں میں منظّم ہو چکی تھی۔ پرائمری پوری دُنیا سے لاکھوں بچوں کو شامل کرنیکے لیے بڑھ چکی ہے، جو انجیل کی ہدایات، موسیقی، اور رفاقت جس سے وہ ہر ہفتے لطف اندوز ہوتے ہیں سے برکت پائی ہے

مظالم جاری رہے

۱۸۳۰ کی دہائی کے اوائل میں بائبل کے ترجمہ پر کام کرتے ہوئے، نبی جوزف سمتھ اِس حقیقت سے مضطرب ہوا کہ ابراہام، یعقوب، داؤد، اور عہدِ عتیق کے دیگر راہنماؤں کی ایک سے زائد بیویاں تھیں۔ نبی نے فہم کے لیے دُعا کی اور سیکھا کہ خاص ادوار میں، خاص مقاصد کے لیے، الٰہی طور پر دیے گئے قوانین کی پیروی کرتے ہوئے، زائد شادیوں کی اجازت تھی اور خداوند سے ہدایت کی گئی تھیں۔ جوزف سمتھ نے یہ بھی جانا کہ الٰہی منظوری سے، چند مقدسینِ ایامِ آخر کو جلد ہی کہانتی اختیار والوں سے ایک سے زائد بیویوں سے شادی کرنے کے لیے چُنے جائیں گے۔ کئی ایک مقدسینِ ایامِ آخر نے ناؤو میں زائد شادیوں پر عمل کیا، لیکن اِس دستاویز کا عوامی اعلان اور پریکٹس ۱۸۵۲ کی سالٹ لیک کی کانفرنس تک نہیں کیا گیا تھا۔ اِس کانفرنس میں، ایلڈر اورسن پراٹ، جیسے صدر

برگھم ینگ سے ہدایت پائی تھی، اعلان کیا کہ ایک آدمی کے لیے ایک سے زائد بیویاں رکھنے کی پریکٹس خداوند کے تمام چیزوں کے ازالے کا حصہ ہے۔ (دیکھئے اعمال ۳:۱۹ – ۲۱)

امریکہ کے بہت سے مذہبی اور سیاسی راہنما بڑے غصے میں آئے جب اُنہوں نے جانا کہ یوٹاہ میں رہنے والے مقدسینِ ایام آخر ایک ایسے شادی کے نظام کی حوصلہ افزائی کررہے تھے جسے وہ غیر اخلاقی اور غیر مسیحی تصور کرتے تھے۔ کلیسیاء اور اِسکے اراکین کے خلاف ایک بڑی سیاسی جنگ کا آغاز کیا گیا۔ ریاست ہائے متحدہ کی کانگرس نے ایک قانون پاس کیا جس نے مقدسینِ ایامِ آخر کی آزادی پر پابندی لگائی اور کلیسیاء کو معاشی طور پر نقصان پہنچایا۔ یہ قانون آخرکار افسران کے اُن آدمیوں کو گرفتار کرنے کا موجب بنا جن کی ایک سے زائد بیویاں تھیں اور اُن کو ووٹ ڈالنے کے حق، اُنکے گھروں میں خلوت کے حق، اور دیگر سول آزادیوں سے فیضیاب ہونے کے حق سے محروم کر دیا۔ سینکڑوں ایماندار مقدسینِ ایامِ آخر کے مردوں اور چند عورتوں نے یوٹاہ، آڈاہو، ایریزونا، نبراسکا، مشیگن، اور ساؤتھ ڈِکوٹا میں واقع قید خانوں میں وقت گزارا۔

بہت سوں کے لیے مظالم اور شدید ہو گئے جنہوں نے انجیل کی منادی کرنے کی بلاہٹوں کو قبول کیا، خصوصاً جنوبی ریاست ہائے متحدہ میں۔ مثلاً، جولائی ۱۸۷۸ میں ایلڈر جوزف سٹینڈنگ کو سفاک طور پر قتل کر دیا گیا جس دوران وہ روم، جارجیا میں خدمات سرانجام دے رہا تھا۔ اُسکا ساتھی، مستقبل کا رسول رجر کلاسن، موت سے بال بال بچا۔ سالٹ لیک میں مقدسین ایلڈر سٹینڈنگ کے قتل کی خبر سے بہت زیادہ متاثر ہوئے، اور سالٹ لیک خیمہِ اجتماع میں ہزاروں لوگوں نے اُسکے جنازے میں شرکت کی۔

ایلڈر جان گبز، ولیم بیری، ولیم جانز، اور ہینزی تھامسن نے ٹنیسی کے بیشتر حصے میں کلیسیاء کے بارے عوامی رائے کو بدلنے کی کوشش میں سفر کیا۔ اگست ۱۸۸۴ کے ایک سبت کی صبح اُنہوں نے ٹنیسی میں کین کریک کے قریب جیمز کونڈور کے گھر پر آرام کیا۔ جب ایلڈر گبز اپنے واعظ کے لیے ایک حوالہ ڈھونڈنے کے لیے صحائف کا مطالعہ کر رہا تھا، بلوائیوں کا ایک ہجوم جنگل سے نکلا اور چلانا شروع کر دیا۔ ایلڈر گبز اور بیری کو ہلاک کر دیا گیا۔ ایلڈر گبز، ایک سکول ٹیچر، نے ایک بیوی اور تین بچوں کو اُسکی موت پر ماتم کناں چھوڑا۔ بہن گبز ۴۳ سال تک بیوہ رہی اور اپنے بچوں کو پالنے کے لیے دایہ بنی۔ اپنے شوہر کے ساتھ ایک شادمان ملاپ کی توقع کرتے ہوئے، وہ انجیل میں وفادار مری۔ برگھم ہنری رابرٹس، قتل کے وقت قائم مقام صدرِ مشن، نے گبز اور بیری کی دفن لاشیں کھود کر نکالنے

کے لیے بھیس بدل کر جانے سے اپنی جان کو خطرے میں ڈالا۔ اُس نے لاشوں کو واپس یوٹاہ بھیج دیا، جہاں کئی وارڈوں نے دونوں ایلڈوروں کی توقیر میں میموریل سروسیں منعقد کیں۔

دیگر علاقوں میں مشنریوں کو اُنکے پشتوں سے خون بہنے تک مارا گیا، اور بہت سے اِن کوڑوں کے نشانات کو اپنی قبروں تک لے گئے۔ کلیسیاء کا رکن ہونے کے لیے یہ کوئی آسان دور نہ تھا۔

کئی کلیسیائی راہنما حکومتی افسران سے گرفتاری سے بچنے کے لیے چھپ گئے جو ایک سے زائد بیویوں والے مردوں کو ڈھونڈ رہے تھے۔ خاندان اِن افسران کے آخر رات کو زبردستی گھس آنے سے خوف زدہ تھے۔ صدر جارج کیو کینن، لوریزو سنو، رجر کلاسن، برگہم ہنری رابرٹس، جارج رینالڈز، اور دوسرے بہت سوں کو جیل بھیج دیا گیا، جہاں اُنہوں نے کتب لکھ کر، سکول میں پڑھا کر، اور اپنے خاندانوں کو خط لکھ کر وقت گزارا۔ صدر جان ٹیلر کو سالٹ لیک شہر کے قریباً ۲۰ میل شمال میں، کیزویل، یوٹاہ میں جلاوطنی میں رہنے پر مجبور کیا گیا، جہاں وہ ۲۵ جولائی ۱۸۸۷ کو رحلت فرما گئے۔ وہ ایمان اور حوصلے والا آدمی تھا جس نے اپنی زندگی کو یسوع مسیح کی گواہی اور خدا کی بادشاہی کو زمین پر قائم کرنے کے لیے وقف کیا تھا۔

صدر ولفورڈ ووڈرف

ولفورڈ ووڈرف کلیسیاء کے کامیاب ترین مشنریوں میں سے ایک تھا اور اپنی نبیانہ بصیرت اور کلیسیاء کے لیے اپنی وفاداری کے لیے بھی جانا جاتا تھا۔ اُس نے تفصیلاً روزنامچے رکھے، جو کلیسیاء کی ابتدائی تاریخ کے بارے بہت زیادہ معلومات فراہم کرتے ہیں۔ وہ بارہ رسولوں کی جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کر رہے تھے جب جان ٹیلر کی وفات ہوئی، اور تقریباً دو سال بعد کلیسیاء کے صدر کے طور پر تائید پائی۔

اُنکی انڈمنسٹریشن کے دوران، مقدسینِ ایامِ آخر کے خلاف سیاسی جنگ تیز ہو گئی، لیکن کلیسیاء آگے بڑھی۔ یوٹاہ کے تین قصبوں —— سینٹ جارج، لوگن، اور منٹائی میں ہیکلیں کام کر رہی تھیں —— اور سالٹ لیک ہیکل تکمیل کے مراحل میں تھی۔ خداوند کے اِن گھروں نے ہزاروں مقدسین کو اپنی اینڈومینٹیں پانے اور اپنے مرحوم رشتے داروں کے لیے رسوم کا کام کرنے کے قابل بنایا۔ صدر ووڈرف ہیکل اور خاندانی تاریخ میں زندگی بھر کی دلچسپی رکھتے تھے۔ اُنہوں نے مقدسین کو کئی مواقعوں پر اپنے آباؤاجداد کے لیے ہیکل کی رسومات ادا کرنے کی تلقین کی۔

درجِ ذیل واقعہ مقدسین کے اُس کام کی اہمیت بیان کرتا ہے جو وہ اپنے مرحومین کے لیے ادا کر رہے تھے۔ مئی ۱۸۸۴ میں، لوگن سیکنڈ وارڈ کے بشپ ہنری بیلرڈ اپنے گھر میں اجازت نامہ برائے ہیکل پر دستخط کر رہے تھے۔ ہنری

کی نو سالہ بیٹی، جو اپنی دوست کے ساتھ گھر کے قریب سائیڈ واک پر بات کر رہی تھی، دو ضعیف آدمیوں کو آتے دیکھا۔ اُنہوں نے اُسے بُلایا، اُسے ایک اخبار دیا، اور اسے اپنے باپ کے پاس لیجانے کو کہا۔

لڑکی نے ویسا ہی کیا جیسے اُسے کہا گیا تھا۔ بشپ بیلرڈ نے وہ اخبار دیکھا، نیو بری ہفتہ وار اخبار، انگلستان میں شائع شدہ، اُسکے اور اُسکے والد کے واقف کاروں کے ۶۰ سے زائد ناموں، اِسکے ساتھ ساتھ شجرہ نسب کی معلومات پر مشتمل تھا۔ یہ اخبار، بتاریخ ۱۵ مئی ۱۸۸۴، اِس کے چھپنے کے صرف تین دِن بعد دیا گیا تھا۔ ہوائی ذرائع آمد و رفت کے وقت سے بہت پہلے، جب ڈاک انگلستان سے مغربی امریکہ پہنچنے کے لیے کئی ہفتے لیتی تھی، یہ ایک معجزہ تھا۔

اگلے دِن بشپ رابرٹس اخبار کو ہیکل میں لے گیا اور اِسکی آمد کی خبر صدرِ ہیکل، مارر ہنر ڈبلیو. میرل کو سُنائی۔ صدر میرل نے اعلان کیا، "بھائی بیلرڈ، کوئی دوسری جانب اُنکے کام کے کیے جانے کے لیے بیقرار ہے اور وہ جانتے تھے کہ تم اِسے کرو گے اگر یہ اخبار تمھارے ہاتھ لگ جائے۔"" یہ اخبار کلیسیاء کی تاریخی لائبریری، سالٹ لیک شہر، یوٹاہ میں محفوظ ہے۔

مظالم کے باوجود، کلیسیائی راہنماؤں نے براعظم امریکہ کے غیر آباد علاقوں میں کالونیاں آباد کرنے کی حوصلہ افزائی کی۔ ۱۸۸۵ سے آغاز کرتے ہوئے، بہت سے مقدسینِ ایامِ آخر کے خاندان سونورا اور چیہو ہوا، میکسیکو میں، کالونیا جوئرازا اور کالونیا ڈایاز جیسی آبادیاں قائم کرتے ہوئے مقیم ہوئے۔ شمالی میکسیکو کے دیگر علاقوں نے بھی کلیسیاء کے مہاجر اراکین کو موصول کیا۔

کلیسیاء کے اراکین نے شمالی کنیڈا میں بھی کالونیاں آباد کرنے کے لیے نظر کی۔ چارلس او. کارڈ، جس نے کیش وادی کے صدر سٹیک کے طور پر خدمت کی، ۱۸۸۶ میں جنوبی البرٹا میں مقدسینِ ایامِ آخر کی ایک کمیونٹی قائم کی۔ ۱۸۸۸ کے موسمِ سرما تک ۱۰۰ سے زائد مقدسینِ ایامِ آخر مغربی کینڈا میں رہائش پذیر تھے، اور ۱۸۹۰ کی دہائی میں مزید آئے، نظام آب پاشی اور ریل روڈ تعمیر کرنے کے لیے محنت مہیا کرتے ہوئے۔ بہت سے کلیسیائی راہنما البرٹا میں پختہ ہوئے۔

منشور

جب ۱۸۸۰ کی دہائی خاتمے کے قریب پہنچی، ریاست ہائے متحدہ کی حکومت نے اضافی قوانین پاس کیے جو اُن کو جو زائد شادیوں کی پریکٹس کرتے تھے ووٹ دینے اور جیوری میں خدمات دینے کے حق سے محروم کرتے تھے اور کلیسیاء کے جائیداد رکھنے کی تعداد پر بھی پابندی لگادی۔ مقدسینِ ایامِ آخر کے خاندانوں نے مزید تکالیف براشت

کیں جب والد چھپنے چلے گئے۔ صدر ووڈرف نے خداوند سے راہنمائی کے لیے التجا کی۔ ۲۳ ستمبر ۱۸۹۰ کی شام کو، نبی نے، الہام کے تحت عمل کرتے ہوئے، منشور لکھا، ایک دستاویز جس نے کلیسیاء کے ارکین کے لیے زائد شادیوں کو ختم کر دیا۔ خداوند نے صدر ووڈرف کو ایک رویا میں دکھایا کہ جب تک زائد شادیوں کی پریکٹس کو ختم نہ کیا گیا، ریاست ہائے متحدہ کی حکومت ہیکل پر قبضہ کر لے گی، لہذا زندوں اور مردوں کے لیے کام کو ختم کرتے ہوئے۔

۲۴ ستمبر ۱۸۹۰ کو، صدارتی مجلسِ اعلیٰ اور بارہ رسولوں کی جماعت نے منشور کی تائید کی۔ مقدسین نے اکتوبر ۱۸۹۰ کی جنرل کانفرنس میں اِسے منظور کر لیا۔ آج یہ دستاویز تعلیم اور عہد میں بطورِ سرکاری اعلان ا کے شامل کی گئی ہے۔

کلیسیاء کے عمل کے بعد، سرکاری افسران نے مخالف زائد شادیاں قوانین کو توڑنے والے مجرم مقدسینِ ایامِ آخر کے آدمیوں کو معافی نامے جاری کیے اور بہت سے مظالم رک گئے۔ لیکن، جیسے صدر ووڈرف نے وضاحت کی تھی: ”میں نے ہمارے ہاتھوں سے تمام ہیکلوں کو جانے دیا ہوتا؛ میں خود جیل میں چلا جاتا؛ اور ہر دوسرے آدمی کو وہاں جانے دیا ہوتا، اگر آسمان کے خدا نے مجھے وہ کرنے کا حکم نہ دیا ہوتا جو میں نے کیا ہے؛ اور جب وہ کرنے کا وقت آیا جو مجھے حکم کیا گیا تھا، یہ مجھے بالکل واضح تھا۔ میں خداوند کے سامنے گیا، اور لکھا جو خداوند نے مجھے لکھنے کو کہا۔“ (”منشور سے متعلق صدر ولفورڈ ووڈرف کے تین خطبوں سے اقتباسات“ سرکاری اعلان ا کے بعد شامل ہیں۔) خدا نے، نہ کہ ریاست ہائے متحدہ حکومت نے زائد شادیوں کا سرکاری خاتمہ کیا۔

شجرۂ نسب سوسائٹی

مقدسینِ ایامِ آخر کے شجرہ نسب سوسائٹی کی بنیاد رکھنے سے بہت پہلے، کلیسیائی اراکین نے اپنے مرحوم آباؤاجداد کی زندگیوں کا تحریر کرتے ہوئے ریکارڈ جمع کیے۔ ولفورڈ ووڈرف، اور سن پراٹ، اور ہیبر جے گرانٹ اُن میں سے ہیں جنھوں نے ہزاروں آباؤاجداد کے نام حاصل کیے اور اُن کے لیے ہیکل کی رسومات ادا کیں۔ ۱۸۹۴ میں، صدارتی مجلسِ اعلیٰ نے ایلڈر فریکلن ڈی. رچرڈز کو بطورِ پہلا راہنما ایک شجرۂ نسب سوسائٹی قائم کرنیکی ہدایت کی۔ ایک لائبریری قائم کی گئی، اور سوسائٹی کے نمائندوں کو پوری دُنیا میں لوگوں کے ناموں کی تلاش میں بھیجا گیا جن کے لیے ہیکل کی رسومات ادا کی جاسکتیں تھیں۔ یہ سوسائٹی کلیسیاء کے شعبہ ءخاندانی تاریخ کی تخلیق کا شاخسانہ بنی۔

اپریل ۱۸۹۴ کی جنرل کانفرنس کے دوران، صدر ووڈرف نے اعلان کیا کہ اُنھوں نے شجرۂ نسب کام کے بارے مکاشفہ پایا ہے۔ اُنھوں نے اعلان کیا کہ خدا چاہتا ہے مقدسینِ ایامِ آخر ”اپنے شجرۂ نسب کو جہاں تک وہ کر سکتے ہیں

ڈھونڈ نیں، اور اپنے والدوں اور ماؤں سے سر بمہر ہوں۔ بچوں کو والدین سے سر بمہر کریں اور اِس زنجیر کو جہاں تک آپ لے جا سکتے ہیں جانے دیں۔ . . . یہ خداوند کی اپنے لوگوں کے لیے مرضی ہے،" اُس نے کہا، "اور میں سمجھتا ہوں کہ جب آپ اِس پر غور کریں گے آپ اِسے سچ پائیں گے۔"[۸] مقدسینِ ایامِ آخر کی اب بھی اپنے مرحوم آباؤاجداد کے ریکارڈوں کی تلاش کرنے اور اُن کی خاطر ہیکل کی رسومات ادا کرنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

۱۸۸۵ سے ۱۹۰۰ تک، بہت سے کلیسیائی اراکین جنیالوجیکل مشن پر گئے۔ اُنہیں ایک اعلیٰ حاکم سے اپنے مشن کے لیے برکت پانے کے لیے سالٹ لیک شہر میں مدعو کیا گیا۔ اُنہیں ایک مشنری کارڈ اور تقرری کا خط بھی مہیا کیا گیا۔ اُنہوں نے رشتہ داروں سے ملاقاتیں کیں، قبروں کے کتبوں سے نام تحریر کیے، اور پیرش ریکارڈ اور خاندانی بائبلوں کا مطالعہ کیا، اپنے گھروں کو قابلِ قدر معلومات کے ساتھ لوٹتے ہوئے جس نے ہیکل کے کام کو کرنے کی اجازت دی۔ بہت سے مشنریوں نے کئی روحانی تجربات کی رپورٹ دی جنہوں نے اُنہیں یہ پختہ یقین دیا کہ خداوند اُن کے ساتھ تھا اور اکثر اُنکی ضرورت کے ایک منبع یا رشتہ دار تک راہنمائی کی۔[۹]

سالٹ لیک ہیکل کی تقدیس

صدر ولفورڈ ووڈرف نے اپنی بیشتر زندگی ہیکل کے کام کے لیے وقف کی۔ وہ سینٹ جارج ہیکل کا پہلا صدر تھا، اور اُس نے مینٹائی ہیکل کی تقدیس کی۔ اب، سالٹ لیک ہیکل کے بنیاد کے پتھر رکھے جانے کے چالیس سال بعد، صدر ولفورڈ ووڈرف بڑی توقع سے اس نمایاں ہیکل کی تقدیس کے منتظر تھے۔ تقدسی عبادات ۶ اپریل سے ۱۸ مئی ۱۸۹۳ تک منعقد کی گئیں، اور تقریباً ۷۵،۰۰۰ لوگوں نے شرکت کی۔[۱۰]

۶ اپریل کی ابتدائی تقدیسی عبادات کے بعد، صدر ولفورڈ ووڈرف نے اپنے روزنامچہ میں لکھا: "خدا کا روح اور قوت ہم پر ٹھہرا ہوا تھا۔ مکاشفہ اور نبوت کا روح ہم پر تھا اور لوگوں کے دِل پگھل گئے اور ہم پر بہت سے باتیں کھولی گئیں۔"[۱۱] کچھ مقدسینِ ایامِ آخر نے فرشتے دیکھے، جبکہ دیگر نے کلیسیاء کے سابقہ صدور اور کلیسیاء کے دیگر مرحوم راہنما دیکھے۔[۱۲]

جب صدر ولفورڈ ووڈرف نے اپنی نوے ویں سالگرہ منائی، سنڈے سکول کے ہزاروں بچوں نے اُنکی توقیر کے لیے ہیکل سکوائر میں خیمہِ اجتماع کو بھر دیا۔ وہ بہت زیادہ چھوئے گے، اور بڑے جذباتی انداز میں بولے اور اپنے نوجوان سامعین کو بتایا کہ جب وہ دِس سال کے تھے اُنہوں نے ایک پروٹیسٹنٹ سنڈے سکول میں شرکت کی اور نبیوں اور رسولوں کے بارے پڑھا۔ جب وہ گھر لوٹے، اُنہوں نے دُعا کی کہ وہ اتنی دیر جیں کہ نبیوں اور رسولوں کو

ایک بار پھر زمین پر دیکھ سکیں۔ اب وہ اُن آدمیوں کے درمیان کھڑا تھا جو دونوں نبی اور رسول تھے؛ اُس کی دُعا کا کئی بار جواب دیا جا چکا تھا۔[۱۳]

ایک سال بعد ۲ ستمبر ۱۸۹۸ کو، صدر ووڈرف سان فرانسیسکو کے دورے کے دوران انتقال کر گئے۔

صدر لوریزو سنو اور دہ یکی

صدر ووڈرف کے انتقال کے بعد، لوریزو سنو، بارہ کی جماعت کے صدر، کلیسیاء کے صدر بنے۔ وہ ایک دانا اور پیار کرنے والے رہنما تھے جو اپنی ذمہ داریوں کے لیے بہترین تیار کیے گئے تھے۔ وہ اُس وقت تک کے تمام ایامِ آخر کے انبیاء کو جانتے تھے اور اُن سے سکھائے گئے تھے۔ نومبر ۱۹۰۰ میں، اُس نے خیمہِ اجتماع میں اکٹھے ہوئے مقدسین کو بتایا کہ اُنہوں نے اکثر نبی جوزف سمتھ اور اسکے خاندان سے ملاقات کی ہے، اور اُسکے میز پر کھانا کھایا ہے، اور اُسکے ساتھ نجی انٹرویو پائے ہیں۔ وہ جانتا تھے کہ جوزف خدا کا نبی ہے کیونکہ خداوند نے اُنہیں یہ سچ "بڑے واضح اور مکمل طور پر" دکھایا تھا۔[۱۴]

صدر سنو کی ایڈمنسٹریشن کے دوران، کلیسیاء نے شدید معاشی مشکلات کا سامنا کیا جو کہ زائد شادیوں کے خلاف حکومتی قانون سازی کی بدولت آئیں تھیں۔ صدر سنو نے کلیسیاء کو اِسکے کمزور کرنے والے قرض سے کیسے آزاد کیا جائے اِس کے بارے سوچ بچار اور دُعا کی۔ اپریل ۱۸۹۹ کی کانفرنس کے بعد، اُنہوں نے سینٹ جارج، یوٹاہ کا دورہ کرنیکا الہام پایا۔ وہاں ایک میٹنگ کے دوران خطاب کرتے ہوئے اُنہوں نے کافی دیر توقف کیا، اور جب اُنہوں نے جاری کیا، انہوں نے اعلان کیا کہ اُنہوں نے ایک مکاشفہ پایا ہے۔ کلیسیاء کے لوگوں نے دہ یکی کے قانون سے غفلت برتی ہے، اور خداوند نے اُسے بتایا ہے کہ اگر اراکینِ کلیسیاء زیادہ ایمانداری کے ساتھ دیانتدرانہ دہ یکی ادا کریں، اُن پر برکات برسائیں جائیں گی۔

نبی نے دہ یکی کی اہمیت کی یوٹاہ بھر کی کلیسیاؤں میں منادی کی۔ مقدسین نے اُس کی مشورت کی فرمانبرداری کی، اور اُس سال اُنہوں نے پچھلے سال کی نسبت دوگنی دہ یکی ادا کی۔ ۱۹۰۷ تک، کلیسیاء کے پاس اپنے قرض خواہوں کو ادا کرنے کے لیے اور قرض فری ہونے کے لیے کافی فنڈز تھے۔

۱۸۹۸ میں، نوجوان خواتین کی باہمی ترقی کی ایسو یشن کے استقبالیہ پر، صدر جارج کیو. کینن نے اعلان کیا کہ صدارتی مجلسِ اعلیٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ "ہماری چند دانا اور زیرک خواتین کو مشنری فیلڈ میں بُلایا جائے۔"[۱۵] اِس وقت سے پہلے، چند ایک بہنوں نے اپنے شوہروں کا اُنکے مشنوں پر اُن کا ساتھ دیا تھا، لیکن یہ پہلی مرتبہ تھا کہ کلیسیاء

نے سرکاری طور پر بہنوں کو خداوند یسوع مسیح کے ایلچیوں کے ءطور پر بُلایا اور مخصوص کیا گیا تھا۔ اگرچہ بہنوں پر مشن کی خدمت فرض نہیں ہے، پچھلی دہایوں میں ہزاروں نے اِس حق کو استعمال کیا ہے اور کُل وقتی مشنریوں کی حیثیت سے خداوند کی دلیری سے خدمت کی ہے۔

صدر لورینزو سنو کلیسیاء کو بیسویں صدی میں لے کر گئے۔ جب نئی صدی طلوع ہوئی، کلیسیاء کی ۴۳ سٹیکیں، ۲۰ میشنیں اور ۹۶۷ وارڈیں اور برانچیں تھیں۔ ۲۸۳،۷۶۵ اراکین، جن میں سے زیادہ تر ریاست ہائے متحدہ کے سنگلاخ پہاڑیوں کے علاقے میں سکونت پذیر تھے۔ چار ہیکلیں کام کر رہی تھیں۔ اور جعولین انسٹرکٹر، امپرومنٹ ایراء، اور ینگ وومن جرنل نے کلسیائی اراکین کے بارے مضامین لکھے۔ افواہیں گردش کر رہی تھیں کہ کم ازکم دو نئی میشنیں کھولیں جائیں گی، اور مقدسینِ ایامِ آخر بمشکل تصور کر سکتے تھے کہ آئندہ سو سال کیا لائیں گے۔ پھر بھی وہ پُر یقین تھے کہ کلیسیاء کی منزل سے متعلقہ نبوتیں پوری ہوں گی۔

پھیلتی ہوئی کلیسیاء

۱۹۰۱ سے ۱۹۷۰ تک، چار انبیاء نے پھیلتی ہوئی کلیسیاء پر صدرارت کی — جوزف ایف. سمتھ، ہیبر جے. گرانٹ، جارج البرٹ سمتھ، اور ڈیوڈ او. مکئے۔ اِن صدور نے گھوڑے اور بگھی کی سواری سے باہری خلا میں راکٹ کے سفر کی تبدیلی دیکھی۔ دو جنگیں عظیم اور گلوبل مندے نے مقدسین کو چیلنج کیا۔ اِس عرصہ کے دوران، نو ہیکلیں تعمیر کی گئیں۔ ۱۹۰۱ میں، ۵۰ سٹیکوں میں تخمینۃً ۳۰۰،۰۰۰ اراکین تھے، اور ۱۹۷۰ تک کلیسیاء کے دُنیا بھر میں ۵۰۰ سٹیکوں میں ۲،۸۰۰،۰۰۰ سے زائد اراکین تھے۔

صدر جوزف ایف. سمتھ

جوزف ایف سمتھ، ۱۸۳۸ میں میسوری مظالم کی انتہا کے دوران فارویسٹ میں ہیکل کی جگہ کے قریب ایک چھوٹے سے کیبن میں پیدا ہوا تھا۔ جوزف کی پیدائش کے وقت، اُسکا والد، ہائرم سمتھ، رچمنڈ، میسوری میں مقید تھا، اور اُسکی والدہ، میری فیلڈنگ سمتھ، بچوں کی دیکھ بھال کرنے کے لیے اکیلی رہ گئی تھی۔

نوجوان جوزف اپنے خاندان کے ساتھ میسوری سے ناؤو، ایلونائے گیا، جہاں ایک واقعہ پیش آیا جسے اُس نے اپنی باقی کی پوری زندگی یادرکھا — کارتھیج جیل میں اُسکے والد اور چچا کا قتل۔ جوزف اپنے والد کو آخری مرتبہ دیکھنا کبھی نہ بھولا جب، گھوڑے کی پشت پر کارتھیج کو جاتے ہوئے، اُس نے اپنے بیٹے کو اُٹھایا، اُسے چوما، اور اُسے نیچے بیٹھا دیا۔ نہ ہی وہ ایک ہمسائے کا رات کو ماں کو بتانے کے لیے کہ ہائرم کو مار دیا گیا ہے کھڑکی پر دستک سننے کا خوف کبھی اُسکی یاداشت سے مٹا۔

لڑکا جوزف تقریباً راتوں رات آدمی بن گیا۔ جب میری فیلڈنگ سمتھ اور اُسکے خاندان نے ناؤو سے خروج میں شمولیت کی، ۷ سالہ جوزف اُسکے چھکڑوں میں سے ایک کا کوچوان تھا۔ جوزف ۱۳ سال کا تھا جب اُسکی والدہ، اُسے یتیم چھوڑتے ہوئے انتقال کر گئی، اور اُس کے ۱۶ سال کا ہونے سے پہلے، وہ اپنے مشن کے لیے جزائرِ سینڈوچ (بعد میں ہوائین جزیرے کہلائے) کے لیے نکلا۔ ہونولولو میں پہنچنے کے تین ماہ کے اندر اندر، وہ مقامی زبان روانی سے بولتا

تھا، ایک روحانی نعمت جو اُسے بارہ کے ایلڈروں پارلی پی. پراٹ اور اورسن ہائیڈ نے عطا کی تھی، جنھوں نے اُسے مخصوص کیا تھا۔ جب وہ ۲۱ کا تھا، وہ جزائرِ برطانیہ کے لیے اپنے دوسرے مشن پر نکلا۔

جوزف ۲۸ کا تھا جب صدر بریگم ینگ نے اُسے ایک رسول مقرر کرنے کے لیے تحریک پائی۔ بعد کے سالوں میں اُس نے کلیسیاء کے چار صدور کے مشیر کی حیثیت سے خدمت کی۔ جب لوریزو سنو نے ۱۹۰۱ میں وفات پائی، جوزف ایف. سمتھ کلیسیاء کے چھٹے صدر بنے۔ وہ انجیل کی سچائیوں کی وضاحت اور دفاع کرنے کے لیے مشہور تھا۔ اُسکے واعظ اور تحاریروں کو ایک کتاب باعنوان گاسپل ڈاکٹرائن Gospel Doctrine, میں مرتب کیا گیا ہے، جو کلیسیاء کی ایک اہم ترین تعلیماتی دستاویز بن گئی ہے۔

بیسویں صدی کی ابتدائی دہائیوں میں، کلیسیاء کئی اہم راہوں پر آگے بڑھی۔ دہ یکی پر مسلسل زور دینے اور مقدسین کے وفادار جواب کے ساتھ، کلیسیاء اپنے تمام قرض ادا کرنے کے قابل ہوئی۔ ہیکلوں، چیپلوں، اور وزٹر سنٹر کی تعمیر کرنے اور کلیسیاء کے تاریخی مقامات کو خریدنے کے قابل بناتے ہوئے، خوشحالی کے ایک دور نے پیروی کی۔ کلیسیاء نے سالٹ لیک شہر میں عمارتِ ایڈمنسٹریشن بھی تعمیر کی جو ابھی تک ہیڈ کواٹرز کے طور پر خدمت کر رہی ہے۔

صدر سمتھ نے دُنیا بھر میں ہیکلوں کی ضرورت کو محسوس کیا۔ ۱۹۰۶ میں برن، سوئیزرلینڈ میں ایک کانفرنس میں، اُس نے اپنے ہاتھ پھیلائے اور اعلان کیا، "ایک وقت آئے گا جب یہ سرزمین ہیکلوں سے بھر جائے گی، جہاں آپ جا سکو گے اور اپنے مرحومین کا کفارہ کر سکو گے۔"[۱] یورپ میں پہلی ایامِ آخر کی ہیکل، سوئس ہیکل کی، تقریباً نصف صدی بعد شہر کے مضافات میں جہاں صدر سمتھ نے نبوت کی تھی تقدس کی گئی۔ صدر سمتھ نے کارڈسٹون، البرٹا، کینڈا میں ۱۹۱۳ میں ایک ہیکل کی جگہ کی، اور ۱۹۱۵ میں ہوائی کے لیے ایک ہیکل کی تقدیس کی۔

۱۹۰۰ کے آغاز سے شروع کرتے ہوئے، کلیسیائی راہنماؤں نے مقدسین کی یوٹاہ میں آنے کی بجائے اپنے ممالک میں رہنے کی حوصلہ افزائی کی۔ ۱۹۱۱ میں جوزف ایف. سمتھ اور صدارتی مجلسِ اعلیٰ میں اُنکے مشیران نے یہ بیان جاری کیا: "یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ہمارے لوگ اپنے آبائی ممالک میں رہیں اور پرچار کے کام میں مدد دینے کے لیے مستقل نوعیت کی کلیسیائیں بنائیں۔"[۲]

صدر سمتھ کی وفات سے چھ ہفتے پہلے، اُس نے مرحومین کے کفارہ کے لیے ایک اہم مکاشفہ پایا۔ اُس نے رویا میں نجات دہندہ کو عالم ارواح میں منادی کرتے دیکھا اور سیکھا کہ ایماندار مقدسین کے پاس عالم ارواح میں انجیل سکھانا جاری رکھنے کا موقع ہے۔ یہ مکاشفہ ۱۹۷۶ میں بیش قیمت موتی میں شامل کی گئی اور ۱۹۷۹ میں تعلیم اور عہد کے باب ۱۳۸ میں منتقل کر دی گئی۔

صدر ہیبر جے. گرانٹ

نومبر ۱۹۱۸ میں اُسکی موت سے تھوڑی دیر پہلے، صدر جوزف ایف. سمتھ نے ہیبر جے. گرانٹ، تب بارہ کے صدر، کو ہاتھ سے پکڑا اور کہا: "خداوند تمھیں برکت دے، میرے لڑکے، خداوند تمھیں برکت دے، تمہاری ایک عظیم ذمہ داری ہے۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ یہ خداوند کا کام ہے، اور نہ کہ انسان کا۔ خداوند کسی بھی انسان سے بڑا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کِسے اِس کلیسیاء کی راہنمائی کے لیے بُلانا ہے، اور کبھی کوئی غلطی نہیں کرتا۔"[۳] ہیبر جے گرانٹ ۶۲ سال کی عمر میں کلیسیاء کے ساتویں صدر بنے، ۱۸۸۲ سے ایک رسول کی حیثیت سے خدمت سرانجام دی تھی۔

بحثیتِ نوجوان اور اپنی زندگی بھر، ہیبر نے اپنے مقاصد کی تکیمل میں ایک غیر معمولی ارادے کا مظاہرہ کیا۔ بیوہ ماں سے پرورش پانے والے واحد بچے کی حیثیت سے، وہ اپنی عمر کے دوسرے لڑکوں کی سرگرمیوں سے محفوظ تھا۔ جب اُس نے ایک بار بیس بال ٹیم کے لیے کوشش کی، اُس کو اُسکے بے ڈھنگے پن اور مہارت کی کمی کے سبب چھیڑا گیا اور ٹیم کے رکن کی حیثیت سے قبول نہ کیا گیا۔ حوصلہ ہارنے کی بجائے، اُس نے گیند پھینکنے کی لگاتار مشق میں کئی گھنٹے صرف کیے اور آخر کار ایک دوسری ٹیم کا رکن بن گیا جس نے کئی مقامی چیمپیئن شپ جیتیں۔

ایک لڑکے کی حیثیت سے وہ بُک کیپر بننا چاہتا تھا جب اُسے پتہ چلا کہ وہ جوتے پالش کرنے کے اپنے کام سے زیادہ کما سکتا ہے۔ اُن دِنوں میں، بُک کیپر ہونے کے لیے خطاطی کی اچھی مہارتیں رکھنا لازمی تھا، لیکن اُسکی لکھائی اتنی بُری تھی کہ اُسکے دو دوستوں نے کہا کہ یہ مرغی کے پنجوں کے نشانات جیسی لگتی ہے۔ ایک بار پھر، وہ بے ہمت نہ ہوا بلکہ کئی گھنٹے اپنی خطاطی کی مشق کرتے ہوئے گزارے۔ وہ خوبصورتی سے لکھنے کی اپنی قابلیت میں جانا جانے لگا، اور آخر کار ایک یونیورسٹی میں خطاطی سکھانے لگا، اور اکثر اہم دستاویزات کو لکھنے کے لیے بُلایا گیا۔ وہ کئی لوگوں کے لیے عظیم مثال تھا جنہوں نے خداوند اور اُسکے ہمعصروں کی خدمت کرنے کے لیے جو بہترین وہ کر سکتا تھا اُسکے لیے اُسکا استقلال دیکھا۔

صدر گرانٹ ایک دانا اور کامیاب کاروباری آدمی تھے جن کی مہارتوں نے اُسکی کلیسیاء کو دُنیا بھر کے مالی مندے اور اِس سے پیدا ہونے والے ذاتی مسائل میں راہنمائی کرنے میں مدد دی۔ وہ خود انحصاری اور خداوند پر بھروسہ رکھنے اور اپنی سخت محنت پر سختی سے یقین رکھتے تھے، نہ کہ حکومت پر۔ اُنہوں نے بہت سے لوگوں کو اپنے کمائے ہوئے پیسے سے برکت دی۔

۱۹۳۰ کی دہائی میں مقدسین، دُنیا میں دوسرے کئی لوگوں کی مانند، عظیم مندے کے دوران بے روزگاری اور غربت کے ساتھ جدوجہد کر رہے تھے۔ ۱۹۳۶ میں، خداوند سے ایک مکاشفہ کے نتیجے میں، صدر گرانٹ نے اُن کی

کلیسیاء نے ضرور تمندوں کے لیے خوراک مہیا کرنے کے لیے ویلفیر فارم بنائے۔ کلیسیائی اراکین نے اپنی محنت کا حصہ ڈالا، جیسے تصویر میں ۱۹۴۳ میں مقدسین کو ایک چقندر کے فارم پر کام کرتے ہوئے دِکھایا گیا ہے۔

معاونت کے لیے جو ضرور تمند تھے اور تمام اراکین کی خود انحصار ہونے میں مدد کے لیے کلیسیاء کا ویلفیر پروگرام شروع کیا۔ صدارتی مجلسِ اعلیٰ نے اِس پروگرام کے بارے کہا: ''ہمارا بنیادی مقصد، جہاں تک ممکن ہو سکے، ایسا نظام قائم کرنا تھا جس سے کاہلی کی روح کا خاتمہ کیا جا سکے، اور سرکاری امداد کی برائیوں کو ترک کیا جا سکے، اور آزادی، صعنت، کفایت شعاری اور عزتِ نفس کو ایک بار پھر اپنے لوگوں میں پروان چڑھایا جائے۔ کلیسیاء کا مقصد لوگوں کو اپنی مدد آپ کرنے میں مدد دینا ہے۔ ہماری کلیسیاء کی ممبر شپ کی زندگیوں میں کام کو حکمرانی کرنے والا اصول کے طور پر از سر نو لاگو کرنا ہے۔''[۴]

صدر جے. روبن جونیر، جنہوں نے صدارتی مجلسِ اعلیٰ میں ۲۸ سال تک بحثیتِ مشیر کام کیا زور دیا، ''ویلفیر پلان کا اصلی طویل المدت مقصد کلیسیاء کے اراکین میں، دینے اور لینے والے کردار کی تعمیر کرنا، اُنکے اندر جو کچھ اچھا ہے اُس کو نکالنا، اور روح کی مخفی زرخیزی کو پھول اور پھل آور کرنا ہے۔''[۵]

کلیسیاء کی ویلفیر کاوشوں کی نگرانی کرنے کے لیے ۱۹۳۶ میں ایک ویلفیر کمیٹی قائم کی گئی۔ ہیرلڈ بی. لی، پائنیر سٹیک کے صدر کو کمیٹی کا منتظمِ اعلیٰ بنایا گیا۔ بعد میں، بے کاروں اور معذوروں کی مدد کرنے کے لیے ڈیزرٹ انڈیسٹریز سٹور بنائے گئے، اور ضرور تمندوں کی مدد کے لیے فارم اور پیداواری منصوبے قائم کیے گئے۔ ویلفیر پروگرام آج ہزاروں لوگوں، دونوں اراکینِ کلیسیاء اور دُنیا بھر میں تنگدست حالات میں دوسروں کو برکت دینا جاری رکھے ہوئے ہے۔[6]

اگرچہ مشنری کام ایک بڑھتی ہوئی رفتار سے جاری رہا، صدر گرانٹ ایک غیر معمولی تبدیلی میں آلہ کار بنے۔ وِنسینزو ڈی فرانچسکا، ایک اطالوی مذہبی خادم، نیویارک کی گلیوں سے اپنے چرچ کی طرف جارہا تھا جب اُس نے جلد کے بغیر ایک کتاب کو راکھ کے بھرے ڈرم میں پڑے دیکھا۔ اُس نے کتاب اُٹھائی، صفحات پلٹے، اور پہلی مرتبہ نیفی، مضایاہ، ایلما اور مرونئ کے نام دیکھے۔ اُس نے کتاب کو پڑھنے کی تحریک پائی اگرچہ وہ اِسکا نام اور منبع نہیں جانتا تھا، اور اِس کی سچائی کے بارے دُعا کی۔ جب اُس نے ایسا کیا، اُس نے کہا کہ "خوشی کا ایک احساس، جیسے کوئی قیمتی اور غیر معمولی چیز پانا، نے میرے روح کو تسلی دی اور مجھے ایک ایسی خوشی کے ساتھ چھوڑا جس کو بیان کرنے کے لیے انسانی زبان لفظ نہیں پا سکتی۔" اُس نے کتاب کے اصولوں کو اپنے چرچ کے اراکین کو سکھانا شروع کیا۔ اُس کے چرچ کے راہنماؤں نے ایسا کرنے پر اُسکی سرزنش کی اور حتیٰ کہ اُسے کتاب کو جلانے کی ہدایت دی، ایک ایسا کام جسے اُس نے کرنے سے انکار کر دیا۔

بعد میں وہ اٹلی لوٹ گیا، جہاں اُس نے ۱۹۳۰ میں جانا کہ کتاب کو کلیسیائے یسوع مسیح برائے مقدسینِ ایامِ آخر نے شائع کیا تھا۔ اُس نے یوٹا میں کلیسیاء کو خط لکھا جو آگے صدر گرانٹ کو منتقل کر دیا گیا۔ صدر گرانٹ نے اُسے اطالوی زبان میں مورمن کی کتاب کی ایک جلد بھیجی اور اُسکا نام یورپین مشن کے صدر کو دیا۔ جنگ کے دور کی مشکلات نے وِنسینزو کو بپتسمہ پانے سے کئی سالوں تک روکے رکھا، لیکن وہ آخر کار ۱۸ جنوری ۱۹۵۱ کو کلیسیاء کا رکن بنا، جزائرِ سسلی پر بپتسمہ پانے والا پہلا شخص۔ پانچ سال بعد وہ سوئس ہیکل میں اینڈؤڈ ہوا۔[7]

۶ مئی ۱۹۲۲ کو صدر گرانٹ نے کلیسیاء کے پہلے ریڈیو اسٹیشن کی تقدیس کی۔ دو سال بعد سٹیشن نے جنرل کانفرنس کے سیشنوں کو نشر کرنا شروع کیا، کئی اور اراکین کو اعلیٰ حکام کے پیغامات کو سننے کی اجازت دیتے ہوئے، اِس کے تھوڑے عرصہ بعد، جولائی ۱۹۲۹ میں، خیمہِ اجتماع کوائر نے موسیقی اور باتوں کا پہلا پروگرام نشر کیا، موسیقی اور باتوں کی تحریک دینے والی ہفتہ وار براڈکاسٹ۔ یہ پروگرام موجودہ وقت تک نشر کرنا جاری رہا ہے۔

صدر گرانٹ نے ۱۴ مئی ۱۹۴۵ میں انتقال کیا۔ کلیسیاء کے صدر کے طور پر خدمت کے اُنکے ۲۷ سال صدر برگھم ینگ کی خدمت سے طوالت میں بڑھے ہیں۔

صدر جارج البرٹ سمتھ

جارج البرٹ سمتھ ہیبر جے گرانٹ کے جانشین بنے۔ صدر سمتھ، جن کی زندگی انجیل میں پائی جانے والی خوشی کی مثال تھی، نے گواہی دی: "ہر خوشی اور شادمانی جو نام لینے کی اہل ہے خدا کے احکام ماننے اور اُسکی نصیحت و مشورت پر دھیان دینے کا نتیجہ رہی ہیں"[۸]

خدا کے احکام اور کلیسیائی راہنماؤں کی مشورت کو ماننا صدر سمتھ کے خاندان میں نسلوں سے راستبازی کا ایک دور رہا تھا۔ اُس کا نام اپنے دادا، جارج اے. سمتھ کے نام پر رکھا گیا تھا، جو کہ نبی جوزف سمتھ کا چچازاد اور صدر بریگھم ینگ کا مشیر تھا۔ جارج البرٹ کے والد، جان ہینری سمتھ نے، جوزف ایف. سمتھ کے تحت صدارتی مجلسِ اعلیٰ میں خدمت کی تھی۔ ۳۳ سال کی عمر میں، جارج البرٹ سمتھ کو بارہ کی جماعت میں بُلایا گیا۔ ۱۹۰۳ سے ۱۹۱۰ تک، جان ہینری اور جارج البرٹ سمتھ نے اکھٹے بارہ کی جماعت میں خدمت کی، اِس زمانہ میں پہلی مرتبہ جب باپ اور بیٹے نے اکھٹے اِس جماعت میں خدمت کی ہے۔

جارج البرٹ سمتھ کے بارہ کی جماعت میں ۴۲ سال، خراب صحت کے وقفوں کے باوجود خدمت سے بھرے تھے۔ جنوبی یوٹاہ میں ریل روڈ کا سروے کرتے ہوئے اُس کی آنکھیں خراب ہو گئیں تھیں، اور جراحی اُس کے قریباً اندھے پن کو درست کرنے میں ناکام رہی۔ اُس کے وقت پر بڑھتے ہوئے دباؤ اور ڈیمانڈ نے اسکے کمزور بدن کو اور کمزور کر دیا۔ اور ۱۹۰۹ میں وہ تھکاوٹ سے بے ہوش ہو گیا۔ ڈاکٹر کے مکمل آرام کے حکم نے اُس کے ذاتی بھروسے کو مجروح کیا، بے قدری کا احساس پیدا کیا، اور اُس کے تناؤ میں اضافہ کیا۔

اِس مشکل عرصہ کے دوران، جارج نے ایک خواب دیکھا جس میں اس نے ایک بڑی جھیل کے پاس ایک خوبصورت جنگل دیکھا۔ جنگل میں کچھ فاصلے تک چلنے کے بعد، اُس نے اپنے پیارے داد، جارج اے. سمتھ کو اپنی طرف آتے ہوئے پہچانا۔ جارج نے آگے کی جانب جلدی کی، لیکن جب اُسکا دادا قریب آیا، وہ رُکا اور کہا: "میں یہ جاننا چاہوں گا کہ تم نے میرے نام کے ساتھ کیا کِیا ہے۔" جارج کے ذہین میں اپنی زندگی کی فلم چل گئی، اور اُس نے فروتنی سے جواب دیا: "میں نے آپکے نام سے کبھی کچھ ایسا نہیں کیا جس سے آپ کو شرمندہ ہونا پڑے۔" اِس خواب نے جارج کے روح کو تروتازہ کیا اور اُسکے جسمانی سٹمنا کو بڑھایا اور وہ جلد ہی کام پر واپس جانے کے قابل ہو گیا۔ بعد میں اُس نے تجربے کو اپنی زندگی میں ایک بڑے موڑ کے طور پر بیان کیا۔[۹]

صدر جارج البرٹ سمتھ کی ایڈمنسٹریشن کے دوران، جو کہ ۱۹۴۵ سے ۱۹۵۱ تک رہی، کلیسائی اراکین کی تعداد ایک ملین تک پہنچی؛ آئیڈاہو فالز، آئیڈاہو ہیکل کی تقدیس کی گئی؛ اور جنگِ عظیم دوئم کے بعد مشنری کام دوبارہ شروع ہوا۔

یورپی مقدسین کی ریلیف کے لیے کاوشوں کو منظّم کیا جو کہ جنگ کے نتیجہ میں مفلس ہو گئے تھے۔ ریاست ہائے متحدہ کے اراکین کلیسیاء کی کپڑے اور دیگر ضروریاتِ زندگی دان کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ صدر سمتھ نے ہیری ایس. ٹرومین، ریاست ہائے متحدہ کے صدر سے، جمع کی گئی خوراک، کپڑے، اور بستر یورپ بھیجنے کی اجازت پانے کے لیے ملاقات کی۔ صدر سمتھ نے اِس ملاقات کو یوں بیان کیا:

صدر ٹرومین نے کہا: ''آپ وہاں کیا بھیجنا چاہتے ہیں؟ اُن کے پاس خریدنے کے لئے کافی رقم نہیں ہے۔'

''میں نے کہا، 'ہمیں اُن کے پیسے کی ضرورت نہیں ہے۔' اُس نے میری طرف دیکھا اور کہا: 'آپکا مطلب آپ اُنہیں دینے تو نہیں جا رہے؟'

''میں نے کہا: 'یقیناً، ہم یہ اُنہیں دیں گے۔ وہ ہمارے بھائی اور بہن ہیں اور مصیبت میں ہیں۔ خدا نے ہمیں اضافت سے برکت دی ہے، اور ہم اِسے بھیجنے سے خوش ہوں گے اگر ہم حکومت کا تعاون پا سکیں۔'

اُس نے کہا: 'آپ صحیح راہ پر ہیں،' اور مزید اضافہ کیا، 'ہم آپ کی مدد کرنے سے خوش ہوں گے کسی بھی طریقہ سے جس سے ہم کر سکتے ہیں۔'''

جس دوران یوٹاہ میں سمندر پار بھیجنے کے لیے ہدیہ جات الگ اور پیک کیے جا رہے تھے، صدر سمتھ تیاریاں دیکھنے کے لیے آئے۔ جب اُنہوں نے ضروریاتِ زندگی کے حجم کو دیکھا جو مقدسین نے فراخدلانہ طور پر دیا تھا اُنکی آنکھوں سے آنسو چہرے پر بہہ نکلے۔ چند منٹ بعد اُنہوں نے اپنا نیا اور کوٹ اُتارا اور کہا، ''براہ کرم یہ بھی بھیج دیں'' اگرچہ پاس کھڑے کئی لوگوں نے اُنہیں بتایا کہ اُنہیں سرما کے یخ دِن اپنے کوٹ کی ضرورت تھی، اُنہوں نے اِسے بھیجنے پر اسرار کیا۔''

بارہ کی جماعت کے ایلڈر عزرا ٹافٹ بینسن کو یورپ میں مشن کو از سر نو کھولنے، ریلیف کے سامان کی تقسیم کو دیکھنے، اور مقدسین کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مقرر کیا گیا۔ ایلڈر بینسن کے اوائل دوروں میں سے ایک کارلسرؤے، دریائے رہینی پر جرمنی کے شہر، میں مقدسین کی ایک کانفرنس کا تھا۔ ایلڈر بینسن نے اِس تجربہ کا کہا:

''ہم نے بلآخر میٹنگ کی جگہ کو ڈھونڈ لیا، ایک بلاک کے اندر ایک جزوی طور پر بمباری سے تباہ عمارت۔ مقدسین تقریباً دو گھنٹے سے ہمارے منتظر ایک سیشن میں تھے، امید کرتے ہوئے کہ ہم آئیں گے کیونکہ اُن تک بات پہنچ چکی تھی کہ ہم شاید کانفرنس کے لیے وہاں آئیں۔ اور تب اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ میں نے تقریباً تمام سامعین کو اشک بار دیکھا جب ہم سٹیج پر پہنچے، اور اُنہیں احساس ہوا کہ آخر کار، طویل چھ یا سات سالوں بعد، صیہون سے نمائندے، جیسے وہ اِسے کہتے ہیں، آخر کار اُن کے پاس آئیں ہیں۔ . . . جب میں نے اُن کے اوپر کیے ہوئے،

زرد، کمزور، چہروں کو دیکھا، اُن مقدسین میں سے بہت سے چیتھڑوں میں تھے، اُن میں سے کچھ ننگے پاؤں تھے، میں اُنکی آنکھوں میں ایمان کی روشنی دیکھ سکتا تھا جب اُنہوں نے اِس ایامِ آخر کے کام کی الوہیت کی گواہی دی، اور خداوند کی برکات کے لیے اپنے تشکر کا اظہار کیا۔"[۱۲]

اپنی بہت سی ذمہ داریوں کے درمیان، ایلڈر بینسن نے خوراک، ملبوسات، بستروں، اور ادویات کی ۱۲۷ ریل کی بوگیوں کی پورے یورپ میں تقسیم کی نگرانی کی۔ سالوں بعد جب صدر تھامس ایس. مانسن زیوچیکایو، جرمنی میں ایک چیپل کی تقدیس کر رہے تھے، ایک ضعیف بھائی آنکھوں میں اشک لیے آگے آیا اور صدر عزرا ٹافٹ بینسن سے یاد رکھے جانے کو کہا۔ اُس نے کہا "اُن کو بتائیں کہ اُنہوں نے میری زندگی بچائی، اور میرے اُن بیسیوں مقامی بھائیوں اور بہنوں کی اُس خوراک اور ملبوسات کی بدولت جو وہ امریکہ کے اراکینِ کلیسیاء کی طرف سے ہمارے لیے لائے تھے۔"[۱۳]

ڈچ مقدسین کو جرمنی کے فاقہ زدہ مقدسین کی حقیقی مسیحی خدمت کرنے کا موقع مِلا۔ ڈچ اراکین نے جنگ کے دوران بہت زیادہ مصائب اُٹھائے تھے اور پھر ریاست ہائے متحدہ کے اراکین سے ویلفیر معاونت پائی تھی۔ بہار ۱۹۴۷ میں، اُنہیں اپنے ویلفیر منصوبے شروع کرنے کو کہا، جو اُنہوں نے ولولے سے کیا۔ اُنہوں نے بنیادی طور آلو کاشت کیے اور ایک بڑی پیداوار کی توقع کر رہے تھے۔

اِس عرصہ کے دوران، مشرقی جرمنی صدرِ مشن والٹر سٹئور ہالینڈ آئے اور، اپنی آنکھوں میں اشکوں کے ساتھ، جرمنی کے اراکین کی بھوک اور تباہی کا بتایا۔ صدر کرنیلیس زیپی، نیدرلینڈ مشن کے صدر، اپنے مقدسین سے کہا کہ کیا وہ اپنے اُگائے ہوئے آلو جرمنوں کو فراہم کریں گے، جو جنگ کے دوران اُنکے دشمن رہے تھے۔ اراکین رضامندی سے مان گئے اور اپنی آلوؤں کی فصلوں کی زیادہ دلچسپی سے دیکھ بھال کرنے لگے۔ پیداوار اُس سے کہیں زیادہ تھی جس کی کسی نے بھی توقع کی تھی، اور ڈچ مقدسین جرمنی میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو ۷۵ ٹن آلو بھیجنے کے قابل ہوئے تھے۔ ایک سال بعد، ڈچ مقدسین نے ۹۰ ٹن آلو اور ۹ ٹن مچھلی جرمنی میں مقدسین کو بھیجی۔[۱۴]

اِن مقدسین سے دِکھائے گئے مسیح جیسے پیار کا اظہار صدر جارج البرٹ سمتھ کا خاصا تھا، جو مسیح کے پیار کو ایک غیر معمولی حد تک ظاہر کرتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا، "میں آپ سے کہہ سکتا ہوں، میرے بھائیو اور بہنوں، اِس دُنیا میں خوش ترین لوگ وہ ہیں جو اپنے ہمسائیوں سے اپنی مانند پیار کرتے ہیں اور خدا کی برکات کے اپنی زندگیوں کے اطوار سے متعرف ہوتے ہیں۔"[۱۵]

صدر کرنیلس زیپی اور نیدر لینڈ مشن کے مشنری جرمن مقدسین کے لیے ویلفیئر آلو اُٹھائے ہوئے، ۱۹۴۷

صدر ڈیوڈ او. مکئے

ڈیوڈ او. مکئے صدارتی مجلسِ اعلیٰ میں صدر جارج البرٹ سمتھ کے مشیر تھے۔ بہار ۱۹۵۱ میں، جب ایسا لگا کہ صدر سمتھ کی صحت قدرے بہتر ہو گئی ہے، صدر مکئے اور اُنکی اہلیہ، ایمارے، نے اپنی ملتوی کی ہوئی کیلیفورنیا کی چھٹیوں کے لیے سالٹ لیک شہر چھوڑنیکا فیصلہ کیا۔ وہ رات گزارنے کے لیے، سینٹ جارج، یوٹاہ میں رُکے۔ جب اگلی صبح صدر مکئے سویرے اُٹھے، اُس نے ایک واضح تاثر پایا کہ اُسے واپس کلیسائی ہیڈ کوارٹر جانا چاہیے۔ اُس کے سالٹ لیک شہر میں پہنچنے کے بعد، صدر سمتھ نے ایک سٹروک سہا جو کہ ۴ اپریل ۱۹۵۱ کو اُنکو موت تک لے گیا۔ ڈیوڈ او. مکئے تب کلیسیاء کے نویں صدر بنے۔

صدر مکئے کلیسیاء کی راہنمائی کے لیے بہت اچھی طرح تیار کیے گئے تھے۔ آٹھ سالہ بچے کی حیثیت سے، اُس نے گھر کے مرد کی ذمہ داریاں سنبھال لیں جب اُسکے والد برطانوی جزائر پر مشن کے لیے گئے۔ اُس کی دو بڑی بہنیں حال ہی میں رحلت کر گئی تھیں، اُس کی ماں ایک اور بچے کی اُمید سے تھی، اور اُس کے والد نے محسوس کیا کہ فارم کی ذمہ داریاں ڈیوڈ کی ماں کے لیے چھوڑنے کے لیے بہت بڑی ہوں گی۔ اِن حالات کے تحت بھائی مکئے نے اپنی بیوی کو بتایا، ”یقیناً میرے لیے جانا نہایت مشکل ہے۔“ بہن مکئے نے اُنکی طرف دیکھا اور اُسے کہا، ”یقیناً تمہیں قبول کرنا

چاہیے؛ تمہیں میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ڈیوڈ اور میں کام کا اچھی طرح بندوبست کر لیں گے!"[۱۶] اُسکے والدین کے ایمان اور وقفیت نے نوجوان ڈیوڈ میں اپنی پوری زندگی خدا کی خدمت کرنے کی خواہش بوئی۔ وہ بارہ کی مجلس میں ۱۹۰۶ میں ۳۲ سال کی عمر میں بلائے گئے، اور اُس نے اِس مجلس میں اور کلیسیاء کا صدر بننے سے پہلے صدارتی مجلسِ اعلیٰ میں (صدر ہیبر جے. گرانٹ اور صدر جارج البرٹ سمتھ کے مشیر کی حیثیت سے) ۴۵ سال تک خدمت کی۔

صدر مکئے نے ایک کشادہ سفری منصوبہ شروع کیا جو اُسے کلیسیاء کے راکین سے ملنے کے لیے لے گیا جو کہ عالمی بن گئی تھی۔ اُس نے عظیم برطانیہ اور یورپ، جنوبی افریقہ، لاطینی امریکہ، جنوبی الکاہل، اور دیگر مقامات کا دورہ کیا۔ جس دوران وہ یورپ میں تھا، اُس نے لندن اور سوئزرلینڈ ہیکل کی تعمیر کے لیے ابتدائی انتظامات کیے۔ اُس کی صدارت ختم ہونے سے پہلے، اُس نے تقریباً پوری دُنیا کا دورہ کر لیا تھا، کلیسیاء کے اراکین کو برکت دیتے اور تحریک دیتے ہوئے۔

صدر مکئے نے اراکین کو ہر سال کم از کم ایک نئے رکن کو کلیسیاء میں لانے کا وعدہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے مشری کام پر از سرے نو زور دیا۔ وہ اپنی بار بار دہرائی جانے والی تلقین کے لیے بہت مشہور ہو گئے: "ہر رکن ایک مشنری۔"

۱۹۵۲ میں، کُل وقتی مشنریوں کی کارگردگی کو بڑھانے کی ایک کوشش میں، پہلا سرکاری پراسلائٹنگ منصوبہ پوری دُنیا میں مشنریوں کو بھیجا گیا۔ اِس کو انجیل سکھانے کے لیے ایک سسٹمیٹک پرگرام کا نام دیا گیا۔ اِس میں سات مشنری اسباق شامل تھے جو روح سے سکھانے پر زور دیتے تھے اور اراکینِ خدائی کی فطرت، نجات کے منصوبے، برگشتگی اور بحالی، مورمن کی کتاب کی اہمیت واضح طور پر سکھاتے تھے۔ کلیسیاء میں تبدیل ہونے والوں کی تعداد ڈرامائی طور پر بڑھ گئی۔ ۱۹۶۱ میں کلیسیائی راہنماؤں نے تمام صدورِ مشن کے لیے ایک سیمنار منعقد کیا، جن کو خاندانوں کی اپنے دوستوں اور ہمسائیوں سے رفاقت رکھنے اور پھر ان لوگوں کو اپنے گھروں میں مشنریوں سے سکھائے جانے کے لے بُلانے کی حوصلہ افزائی کرنا سکھایا گیا۔ نئے بُلائے گئے مشنریوں کے لیے تربیتی پروگرام برائے زبان ۱۹۶۱ میں قائم کیا گیا، اور بعد میں ایک مشنری تربیتی سنٹر تعمیر کیا گیا۔

صدر مکے کی ایڈمنسٹریشن کے دوران، ایشیاء میں کلیسیاء کی بڑھوتی کے بیج مسلح افواج میں خدمت کرنے والے کلیسیائی راکین نے بوئے۔ امریکن فورس، یوٹاہ سے، جنوبی کوریا میں خدمت کرنے والے ایک پرائیویٹ نوجوان، نے نوٹس کیا کہ جب ریاست ہائے متحدہ کے فوجی کورین سولین سے ملتے کورینوں کو راستے سے ایک جانب کودنے پر

صدر ڈیوڈ او. مکئے بطور جوان لڑکے کے اپنے خاندان کے ساتھ۔ ڈیوڈ اپنے والد کی گود میں ہے۔

مجبور کرتے جس دوران فوجی گزرتے تھے۔ نوجوان کلیسیائی رکن، اس کے برعکس، ایک جانب ہو جاتا اور کوریئوں کو راستے استعمال کرنے دیتا۔ اُس نے اُن کے نام سیکھنے کی کوشش کی اور اُنکو خوشگواری سے آداب کہتا جب وہ پاس سے گزرتا۔ ایک دن وہ میس ہال میں اپنے پانچ دوستوں کے ساتھ داخل ہوا۔ کھانا حاصل کرنے کے لیے لائن بہت لمبی تھی، لہذا اُس نے ایک میز پر کچھ دیر انتظار کیا۔ جلد ہی ایک کورین کام کرنے والا کھانے کی ایک طشتری کے ساتھ نمودار ہوا۔ اپنے بازو پر ایک پٹی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فوجی نے کہا، "تم میری خدمت نہیں کر سکتے۔ میں صرف ایک پرائیویٹ ہوں۔ کورین نے جواب دیا۔ میں تمھاری خدمت کرتا ہوں، تم ایک نمبر مسیحی ہو۔"[۱۷]

۱۹۶۷ تک مشنری اور فوجیوں نے کوریا میں اتنے موثر طور پر انجیل سکھائی تھی کہ مورمن کی کتاب کورین زبان میں ترجمہ کی گئی اور جلد ہی ملک میں سٹیکیں اور وارڈیں قائم ہو گئیں۔

مشنریوں کو جاپان میں بھی خاصی کامیابی ملی۔ جنگِ عظیم دوئم کے بعد، کئی سالوں تک جاپان میں کلیسیائی اراکین کا کلیسیائی نمائندوں سے بہت کم رابطہ رہا۔ لیکن جاپان میں ٹھہرے ہوئے ایامِ آخر کے فوجیوں نے جنگ کے بعد کلیسیاء کو زیادہ مضبوطی سے بڑھنے میں مدد دی۔ ۱۹۴۵ میں، ٹاٹسیوئی ساٹو ایامِ آخر کے فوجیوں سے متاثر ہوا جنہوں نے چائے پینے سے انکار کر دیا، اور اس نے اُس سے سوال پوچھے جو اُسے اُس کے بپتسمہ تک اور اگلے سال اُسکے کئی ایک اراکین خاندان کے بپتسموں تک لے گئے۔ ایلیوٹ رچرڈز نے ٹاٹسیوئی کو بپتسمہ دیا، اور بوائید کے. پیکر، ایک

فوجی جو بعد میں بارہ کی جماعت کا رکن بنا، نے بہن ساٹو کو بپتسمہ دیا۔ ساٹو گھر نے ایک مقام کے طور پر خدمت کی جہاں بہت سے جاپانیوں نے پہلی مرتبہ بحال انجیل کا پیغام سُنا۔ جلد ہی مقدسینِ ایامِ آخر کے مشنری جو جنگِ عظیم دوئم کے دوران جاپانیوں سے لڑے تھے جاپانی شہروں کو مشنری کام کے لیے کھول رہے تھے۔

اگرچہ فلپائین میں کلیسیاء کی موجودگی کو جنگِ عظیم دوئم کے بعد امریکن فوجیوں اور دوسروں کی کاوشوں تک کھوجا جا سکتا ہے، وہاں کلیسیاء کی مضبوط بڑھوتی ۱۹۶۱ میں شروع ہوئی۔ ایک نوجوان فلپائنی خاتون جو کہ کلیسیاء کی رکن نہیں تھی مورمن کی کتاب کے بارے سُنا اور کئی مقدسینِ ایامِ آخر سے ملی۔ جس کے نتیجہ میں، اُس نے حکومتی عہدے داروں تک یہ کہنے کے لیے کہ مقدسینِ ایامِ آخر کے مشنریوں کو فلپائین میں آنے کی اجازت دی جائے، رسائی پانے کی تحریک پائی جن سے وہ واقف تھی۔ اجازت مل گئی اور صرف مہینوں بعد، بارہ کی جماعت کے ایلڈر گورڈن بی. ہینکلی نے ملک کی مشنری کام کے لیے نئے سرے سے تقدیس کی۔

۱۹۵۰ کی دہائی کے دوران کلیسیاء کی ڈرامائی بڑھوتی کے نتیجہ میں۔، صدر مکئے نے باہمی کہانتی تعاون کے پروگرام کا اعلان کیا۔ ایک کمیٹی، بارہ کی جماعت کے ایلڈر ہیرلڈ بی. لی کی صدارت میں، کلیسیاء کے تمام پرگراموں کا دُعا گو ہو کر مطالعہ کرنے کے لیے مقرر کی گئی یہ دیکھنے کے لیے کہ وہ کہاں تک کلیسیاء کے اہم ترین مقاصد پر پورا اُترتے ہیں۔

۱۹۶۱ میں، صدارتی مجلسِ اعلیٰ کی اجازت سے، ایلڈر لی نے اعلان کیا کہ کلیسیاء کے تمام نصابی مواد کی منصوبہ سازی کرنے، لکھنے، اور لاگو کرنے کی نگرانی کرنے کے لیے پالیسیاں تشکیل دی جائیں گی۔ اِن میں سے بہت سے مواد سابقہ معاون تنظیموں نے تشکیل دیے تھے۔ یہ نئی ہدایت پرگراموں اور سبقی مواد کی غیر ضروری ڈوپلیکیشن سے اجتناب کروائے گی تاکہ انجیل ایک عالمی کلیسیاء میں تمام عمروں اور زبانوں کے لوگوں کو موثر طور پر سکھائی جا سکے۔

کلیسیاء نے پروگراموں اور سرگرمیوں میں موثر طور پر تعاون بڑھانے کے لیے دیگر تبدیلیاں بھی کیں —— بشمول ویلفیر، مشنری، اور خاندانی تاریخی کام —— کلیسیاء کے مشن کی بہتر تکمیل کے لیے۔ خاندانی تدریس، جو کہ جوزف سمتھ کے زمانہ سے کلیسیاء کا حصہ رہی تھی، تمام کلیسیاء اراکین کی روحانی اور جسمانی ضروریات کی دیکھ بھال کرنے کے لیے ایک ذریعہ کے طور پر ۱۹۶۰ میں ازسرِ نو زور دیا گیا۔ تعلم کو بڑھانے کے لیے میٹنگ ھاوس لائبریاں بنائی گئیں، اور ٹیچر ڈویلپمنٹ پروگرام بھی بنایا گیا۔ ۱۹۷۱ میں کلیسیاء نے اعلیٰ حکام کی زیرِ نگرانی انگریزی زبان کے تین رسالوں کی اشاعت شروع کی: بچوں کے لیے دوست (*Friend*)، نوجوان لوگوں کے لیے نیا زمانہ (*New Era*)، اور بالغوں کے لیے جھنڈا (*Ensign*)۔ تقریباً اِسی قت، کلیسیاء نے اپنے غیر ملکی زبانوں کے رسالوں کو یکجان کیا جن کی اشاعت مختلف مشن آزادانہ طور پر کرتے تھے۔ اب ایک رسالہ بہت سی زبانوں میں ترجمہ کیا جاتا ہے اور پوری دُنیا میں اراکینِ کلیسیاء کو بھیجا جاتا ہے۔

صدر ڈیوڈ او. مکئے نے خاندان اور گھر کی اہمیت پر خوشی کے ذریعہ اور جدید زندگی کے مسائل اور آزمائشوں کے خلاف بطورِ یقینی دفاع طویل زور دیا تھا۔ اُس نے اکثر اپنے خاندان کے لیے اپنے پیار کی اور اپنی اہلیہ ، ایمارے سے ناکام نہ ہونے والے تعاون کو پانے کی بات کی۔ صدر مکئے کی ایڈ منسٹریشن کے دوران، اپنے بچوں کو اپنے نزدیک لانے اور اُنہیں انجیل کے اصول سکھانے کے لیے والدین کے لیے ایک طریقہ کے طور پر ہفتہ وار خاندانی شام منانے کی روایت پر از سر نو بہت زور دیا گیا۔

ریلیف سوسائٹی نے گھروں اور خاندانوں کو مضبوط کرنے کی اہمیت پر زور دینے کے لیے نبی کی معاونت کی۔ ناؤو میں اِس کے آغاز سے، ریلیف سوسائٹی دُنیا بھر سے کروڑوں خواتین کو شامل کرنے سے بڑھی تھی، جو کہ ذاتی طور پر اور اپنے خاندانوں میں ریلیف سوسائٹی سے پانے والی تعلیم اور رفاقتوں سے بابرکت ہوئیں تھیں۔ ۱۹۴۵ سے ۱۹۷۴ تک، ریلیف سوسائٹی کی جنرل صدر، صدر بیلی ایس. سپافورڈ تھیں، ایک قابل راہنما جس نے قومی پہچان بھی پائی جب اُس نے ریاست ہائے متحدہ کی ۱۹۶۸ سے ۱۹۷۰ تک خواتین کی قومی مجلس کی صدر کے طور پر خدمات سر انجام دیں۔

صدر مکئے ۹۶ سال کی عمر میں جنوری ۱۹۷۰ میں انتقال کر گئے۔ اُنہوں نے کلیسیاء پر تقریباً ۲۰ سال صدارت کی تھی، جس عرصہ کے دوران کلیسیاء کی تعداد تقریباً تین گُنا بڑھ گئی اور انجیل کا پیغام ساری دُنیا تک لے جانے کے لیے بڑے کام کیے۔

پوری دُنیا سے مقدسینِ ایامِ آخر انجیل کی برکات میں خوش ہوتے ہیں۔

عالمی کلیسیاء

صدر جوزف فیلڈنگ سمتھ

جب صدر ڈیوڈ او. مکئے فوت ہوئے، صدر جوزف فیلڈنگ سمتھ، تب تقریباً ۹۳ سال کی عمر کے، کلیسیاء کے صدر بنے۔ وہ کلیسیاء کے ایک سابق صدر جوزف ایف. سمتھ کے بیٹے تھے۔

بحثیتِ لڑکا، جوزف فیلڈنگ سمتھ نے خداوند کی مرضی جاننے کی کوشش کی، جس نے اُسے دس سال کی عمر سے پہلے دو مرتبہ مورمن کی کتاب پڑھنے اور اپنے ساتھ صحائف لیجانے کی تحریک دی جب وہ پیدل چلتا۔ جب بال ٹیم اُسے غائب پاتی، وہ عموماً اُسے سوکھی گھاس کے ڈھیر پر صحائف پڑھتا ہوا پاتے۔ اُس نے بعد میں کہا، "میری ابتدائی یادوں میں سے، اُس وقت سے جب میں پڑھنے کے قابل تھا، میں نے صحائف کے مطالعہ، اور خداوند یسوع مسیح، اور جوزف سمتھ کے بارے، اور اُس کام کے بارے جو انسان کی نجات کے لیے تکمیل کیا گیا ہے پڑھنے میں دنیا میں کسی بھی دوسری چیز سے زیادہ خوشی اور تسکین پائی ہے۔"[1]

اِس ابتدائی مطالعہ نے صحائف اور کلیسیائی تاریخ کے وسیع علم کی بنیاد رکھی، جس سے اُس نے واعظوں اور تقریباً دو درجن کتابیں لکھنے اور تعلیمی موضوعات پر بیسیوں اہم اداریے لکھنے میں استفادہ کیا۔

اُن کی ایڈمنسٹریشن کے دوران، ایشیاء (ٹوکیو، جاپان) اور افریقہ (جوہنز برگ، جنوبی افریقہ) میں پہلی سٹیکیں منظّم کی گئیں۔ کلیسیائی ممبر شپ میں بڑھوتی کے ساتھ، صدر سمتھ اور اُنکے مشیران نے پوری دُنیا میں مقامی راہنماؤں کی تربیت کرنے اور اراکین کو اعلیٰ حکام سے ملنے کی اجازت دینے کے لیے علاقائی کانفرنسیں منعقد کرنے کی روایت ڈالی۔ ایسی پہلی کانفرنس مینچیسٹر، انگلستان میں منعقد ہوئی۔ پوری دُینا میں لوگوں کی بہتر خدمت کرنے کے لیے، مشنری برائے نگہداشتِ صحت بنیادی اصولِ صحت و صفائی سکھانے کے لیے بُلائے گئے۔ جلد ہی ۲۰۰ مشنری برائے نگہداشتِ صحت کئی ملکوں میں خدمت کر رہے تھے۔

کلیسیاء کی پہلی علاقائی کانفرنس اگست ۱۹۷۱ کو صدر جوزف فیلڈنگ سمتھ
کی زیرِ ہدایات انگلستان میں منعقد ہوئی۔ ایلڈر ہاورڈ ڈبلیو. ہنٹر پوڈیم پر ہیں۔

۱۹۱۲ سے، کلیسیاء نے مغربی ریاست ہائے متحدہ میں سکولوں سے ملحقہ عمارات میں سیمنری جماعتوں سے تعاون کیا تھا۔ ۱۹۲۰ میں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اِنسٹیٹیوٹ برائے مذہب شروع کیا گیا جس میں مقدسینِ ایام آخر کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اوائل ۱۹۵۰ کی دہائی میں، لاس اینجلس، کیلیفورنیا، علاقے میں صبح سویرے سیمنری جماعتیں شروع کی گئیں، اور جلد ہی ۱۸۰۰ طالبعلم حاضر ہونے لگے۔ مشاہدہ کرنے والے غیر رکن حیران تھے کہ ۱۵ سے ۱۸ سال کی عمر کے مقدسینِ ایامِ آخر ہفتے میں پانچ دِن مذہبی کلاسوں میں حاضر ہونے کے لیے سویرے ۵:۳۰ بجے اُٹھیں گے۔ ۱۹۷۰ کی دہائی کے اوائل میں گھریلو مطالعہِ سیمنری پروگرام متعارف کروایا گیا تاکہ دُنیا بھر کے مقدسینِ ایامِ آخر کے طالبعلم مذہبی ہدایات پا سکیں۔ صدر سمتھ کی ایڈ منسٹریشن کے دوران، سینمری اور انسٹیٹوٹ کا داخلہ ڈرامائی طور پر بڑھ گیا۔

صدر سمتھ کے، اپریل ۱۹۷۲ کی جنرل کانفرنس پر دے گئے، آخری خطاب میں، اُنہوں نے کہا: دُنیا کی برائیوں کا یسوع مسیح کی انجیل کے سوا کوئی علاج نہیں ہے۔ امن کے لیے، دُیناوی اور روحانی خوشحالی کے لیے، اور آخر کار خدا

کی بادشاہی میں ایک میراث پانے کے لیے ہماری اُمید صرف بحال کی ہوئی انجیل میں اور اِسکے ذریعے سے پائی جاتی ہے۔ انجیل کی منادی کرنے اور کلیسیاء کی اور زمین پر خدا کی کلیسیاء تعمیر کرنے جتنا کوئی اور اہم کام نہیں ہے جس میں ہم، مصروف ہو سکتے ہیں۔"[۲]

ڈھائی سال تک کلیسیاء کے صدر کی حیثیت سے خدمت کرنے کے بعد، جوزف فیلڈنگ سمتھ اپنی بیٹی کے گھر میں خاموشی سے انتقال کر گئے۔ وہ ۹۵ سال کے ہو گئے تھے اور اپنی پوری زندگی خداوند کی دلیری سے خدمت کی تھی۔

ہیرلڈ بی. لی

اُس دِن صدر فیلڈنگ سمتھ کی وفات کے بعد، صدر ہیرلڈ بی. لی کا خاندان، بارہ کی جماعت کے سینیئر رکن، خاندانی شام کے لیے اکٹھا ہوا۔ خاندان کے ایک رکن نے پوچھا کہ وہ کیا کر سکتے ہیں جو صدر لی کی سب سے زیادہ مدد کرے گا۔ "ایمان سے وفادار رہو؛ بس ویسے ہی انجیل پر عمل کرو جیسے میں نے تمہیں سکھایا ہے،" اُس نے جواب دیا۔ یہ پیغام تمام اراکینِ کلیسیاء پر لاگو ہوتا ہے۔ کلیسیاء کے صدر کی حیثیت سے اپنی پہلی پریس کانفرنس میں، ہیرلڈ بی. لی نے اعلان کیا: خدا کے حکموں کو مانو۔ اِن میں اِن مصیبت زدہ اوقات کے دوران افراد اور قوموں کی نجات ہو گی۔"[۳]

جب ہیرلڈ بی. لی ۷ جولائی ۱۹۷۲ کو کلیسیاء کے صدر بنے، وہ ۷۳ سال کے تھے، ہیبر جے. گرانٹ سے لیکر تب تک صدر بننے والا سب سے کم عمر رسول۔ اُس نے ۱۹۳۵ سے کلیسیائی ایڈمنسٹریشن میں ایک اہم کردار ادا کیا تھا، جب اُسے کلیسیاء کے ویلفیر پرگرام کی راہنمائی کے لیے بُلایا گیا (دیکھئے صفحہ ۱۰۹)۔ اُس نے کلیسیاء کے پروگراموں اور نصابی مواد کے ازسرِنو جائزے میں بھی ایک اہم کرادار ادا کیا تھا جو کہ کلیسیائی پروگراموں کے باہمی تعاون اور توسیع تک لے گیا۔ وہ ایک گہری روحانیت والا آدمی تھا جو کہ اُن تاثروں کا جلدی جواب دینے والا تھا جو وہ آسمان سے پاتا تھا۔

صدر لی اور اُنکے مشیران نے میکسیکو شہر، میں منعقد دوسری علاقائی کانفرنس کی صدارت کی۔ اِس کانفرنس میں جمع ہونے والے کلیسیائی ارکین صدارتی مجلسِ اعلیٰ کی تائید کرنے والے پہلے مقدسینِ ایامِ آخر تھے۔ صدر لی نے وضاحت کی کہ میکسیکیو شہر میں "اُن بہت سوں کی حیران کن محنتوں کی تعریف کرنے اور پہچاننے کے لیے جو . . . کلیساء کی شاندار بڑھوتی لانے میں ایک آلہ بنے ہیں" میٹنگیں منعقد کی گئیں تھیں۔

جب میکسیکو اور وسطی امریکہ کے مقدسین نے جانا کہ میکسکیو شہر میں ایک علاقائی کانفرنس منعقد کی جائے گی، بہت سوں نے شرکت کرنے کے منصوبے بنانے شروع کر دیے۔ ایک بہن نے گھر گھر جا کر دھونے کے لیے

کپڑے مانگے۔ پانچ ماہ تک اُس نے اپنے ہمسائیوں کے کپڑے دھونے سے کمائے جانے والے پیسوں جمع کیے اور کانفرنس کے لیے سفر کرنے اور تمام سیشنوں میں شرکت کرنے کے قابل ہوئی۔ بہت سے مقدسین نے کانفرنس کے دِنوں میں رضامندی سے روزے رکھے کیونکہ کام کرنے اور میٹنگیوں میں شرکت کرنیکے لیے جمع کرنے کے بعد اُن کے پاس کھانا خریدنیکے لیے پیسہ نہیں تھا۔ وہ جنہوں نے قربانی دی تھی عظیم روحانی مضبوطی سے نوازے گئے۔ ایک رکن نے اعلان کیا کہ کانفرنس "میری زندگی کا سب سے خوبصورت تجربہ!" تھی۔ ایک اور نے ایک رپورٹر کو بتایا، "ہمیں اُس پیار کو بھولنے میں کئی سال لگیں گے جو ہم نے یہاں اِن دِنوں میں پایا ہے۔"[۴]

اُسکی ایڈمنسٹریشن کے دوران، صدر لی نے مقدس سرزمین کا دورہ کیا، اِس زمانہ میں ایسا کرنے والا پہلا کلیسائی صدر۔ اُس نے یہ بھی اعلان کیا کہ اب چھوٹی ہیکلیں تعمیر کی جائیں گی اور آخر کار زمین کو بھر دیں گی۔

۱۹۷۳ کے کرسمس کے بعد والے دِن، کلیسائی صدر کی حیثیت سے ۱۸ ماہ خدمت کرنے کے بعد، صدر لی انتقال کر گئے۔ ایک روحانی دیوا اپنے ابدی گھر کو لوٹ گیا۔

صدر سپینسر ڈبلیو. قمبل

ایک انسان جو درد اور مصائب کے بارے بہت جانتا تھا، سپینسر ڈبلیو. قمبل، بارہ کی جماعت کا سینیر رکن، صدر لی کے انتقال کے بعد کلیسیاء کے صدر کی حیثیت سے تائید کیا گیا۔ کینسر کی وجہ سے اُس کی زیادہ تر صوتی نالیاں نکال دی گئی تھیں، اور وہ ایک باریک کھردری آواز میں بولتا جس سے مقدسین ایامِ آخر پیار کرنے لگے تھے۔ اپنی حلیمی، وقفیت، کام کرنے کی قابلیت، اور اُسکے ذاتی نعرے، "اِسے کرو" کے لیے مشہور، صدر قمبل نے اپنی پوری قوت سے اپنی درانتی کا استعمال کیا۔

صدر قمبل کا بطور کلیسیائی صدر پہلا خطاب علاقائی نمائندوں سے تھا، اور یہ ہر ایک کے لیے جنہوں نے اِس میں شرکت کی یادگار تھا۔ میٹنگ کے شرکا میں سے ایک نے یاد کیا کہ صرف خطاب شروع ہونے سے لمحے پہلے، "ہم حیران کر دینے والی روحانی موجودگی سے چوکس ہو گئے، اور ہم نے محسوس کیا کہ ہم کچھ غیر معمولی، طاقتور، اور مختلف کو سُن رہے تھے۔ . . . یہ ایسا تھا جیسے وہ پردے اُٹھا رہا تھا جو القادر کے مقاصد کو ڈھانپے ہوئے تھے اور ہمیں اپنے ساتھ انجیل کی منزل اور اِسکے خدمت کے خواب کو دیکھنے کی دعوت دے رہا تھا۔"

صدر قمبل نے راہنماؤں کو دِکھایا "کیسے کلیسیاء پوری ایمانداری کے ساتھ نہیں رہ رہی تھی جیسے خداوند اپنے لوگوں سے توقع کرتا ہے، اور کہ، کسی حد تک ہم چیزوں سے جیسے وہ ہیں اُن پر آسودگی اور تسکین کے روح میں آسرا

کر لیا تھا۔ یہ اِس لمحہ تھا جب اُس نے مشہور نعرہ لگایا، ”ہمیں اپنی چھلانگوں کو بڑھانا چاہیے“‘‘اُس نے اپنے سامعین کو زمین کی قوموں کو انجیل کا پرچار کرنے کی اپنی وقفیت کو بڑھانے کی نصیحت کی۔ اُس نے مشنریوں کی تعداد میں بھی اضافے کے لیے بُلایا جو کہ اپنے ممالک میں خدمت کر سکیں۔ خطاب کے اختتام پر، صدر عزرا ٹافٹ بینسن نے اعلان کیا، ”یقیناً، اسرائیل میں خدا کا ایک نبی ہے۔“ [۵]

صدر قمبل کی محرک لیڈر شپ کے تحت، اور بہت سے اراکین نے کُل وقتی مشن کی خدمت کی، اور کلیسیاء پوری دُنیا میں آگے بڑھی۔ اگست ۱۹۷۷ میں، صدر قمبل نے وارسا کو سفر کیا، جہاں اُس نے پولینڈ کی سرزمین کی تقدیس کی اور اُسکے لوگوں کو برکت دی تاکہ خداوند کا کام آگے بڑھے۔ برازیل، چلی، میکسیکو، اور نیوزی لینڈ اور جاپان میں مشنری تربیتی مراکز قائم کیے گئے۔ جون ۱۹۷۸ میں اُس نے خدا سے ایک مکاشفہ کا اعلان کیا جو کہ پوری دُنیا میں مشنری کام پر شاندار اثر ڈالے گا۔ کئی سالوں تک افریقی نسل کے اشخاص کو کہانت سے انکار کیا گیا تھا، لیکن اب کہانت اور ہیکل کی برکات تمام اہل مرد اراکین کو دی جائیں گی۔

اِس مکاشفہ کی پوری دُنیا کے لوگوں نے بڑی دیر سے امید کی تھی۔ سیاہ فام اشخاص میں سے افریقہ میں انجیل قبول کرنے والا پہلا ولیم پال ڈینیلز تھا، جس نے کلیسیاء کے بارے ۱۹۱۳ سے پہلے جانا تھا۔ اُس نے یوٹاہ کو سفر کیا، جہاں اُس نے صدر جوزف ایف. سمتھ سے ایک خاص برکت پائی۔ صدر سمتھ نے اُسے وعدہ کیا کہ اگر وہ وفادار رہے، وہ اپنی اِس یا آئندہ زندگی میں کہانت پائے گا۔ بھائی ڈینیلز ۱۹۳۶ میں فوت ہوا، ابھی تک کلیسیاء کا وفادار رکن، اور اُس کی بیٹی نے کہانت پر ۱۹۷۸ کے مکاشفہ کے فوراً بعد اپنے باپ کے لیے ہیکل کی رسومات ادا کی تھیں۔ [۶]

افریقہ میں کئی اور لوگوں نے کلیسیائی لٹریچر یا ذاتی معجزانہ تجربات سے انجیل کی سچائی کی گواہیوں کو پروان چڑھایا، لیکن وہ انجیل کی تمام برکات سے لطف اندوز ہونے کے قابل نہ تھے۔

جون ۱۹۷۸ کے مکاشفہ سے مہینوں پہلے، صدر قمبل نے اپنے مشیروں اور بارہ رسولوں کی جماعت سے افریقی نسل کے اشخاص کو کہانت کے اختیار کے انکار پر گفتگو کی۔ کلیسیائی راہنما اُن علاقوں میں مشن کھولنے سے ہچکچا رہے تھے جہاں اہل اراکین کو انجیل کی مکمل برکات عطا نہ کی جا سکیں۔ جنوبی افریقہ میں ایک علاقائی کانفرنس میں، صدر قمبل نے اعلان کیا: ”میں نے بڑی بے قراری سے دُعا کی ہے۔ میں جانتا تھا کہ ہمارے سامنے کچھ ہے جو خدا کے بچوں کے لیے شدید ضروری ہے۔ میں جانتا تھا کہ ہم صرف اہل اور اُن کے لیے تیار ہونے سے اور اُن کو قبول کرنے سے اور اُنہیں عمل میں لانے سے خدا کے مکاشفات پا سکتے ہیں۔ دن بہ دن میں اکیلا بڑی سنجیدگی اور متانت

سے ہیکل کے بالائی کمرے میں گیا، اور وہاں میں نے اپنی جان اُنڈیلی اور پروگرام کیساتھ آگے بڑھنے کی اپنی کاوشوں کو پیش کیا۔ میں وہ کرنا چاہتا تھا جو وہ چاہتا تھا۔ میں نے اِس کے بارے اُس سے بات کی اور کہا، ''خداوند میں صرف وہ چاہتا ہوں جو راست ہے۔''[۷]

ہیکل میں اپنے مشیروں اور بارہ رسولوں کی جماعت کے ہمراہ ایک میٹنگ میں، صدر قمبل نے کہا کہ وہ سب آزادی سے سیاہ فام مردوں کو کہانت دینے کے بارے اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ تب اُنہوں نے صدر قمبل کی راہنمائی میں الطار کے گرد دُعا کی۔ ایلڈر برس آر. میکانکی، جو وہاں تھا، بعد میں کہا، ''اس موقع پر، اصرار اور ایمان کی بدولت، اور چونکہ گھڑی اور وقت آ گیا ہے، خداوند نے اپنی پروردگاری میں صدارتی مجلسِ اعلیٰ اور بارہ پر معجزانہ طریقے سے روح القدس کو اُنڈیلا ہے، کسی بھی چیز سے پرے جسکا صرف موجود اشخاص نے ہی تجربہ پایا ہے۔''[۸] یہ کلیسیاء کے راہنماؤں پر واضح کیا گیا تھا کہ تمام اہل مردوں کے کہانت کی مکمل برکات پانے کا وقت آ گیا تھا۔

صدارتی مجلسِ اعلیٰ نے کہانتی راہنماؤں کو بتاریخ ۸ جون ۱۹۷۸ کو ایک مراسلہ بھیجا، وضاحت کرتے ہوئے کہ خداوند نے آشکارا کیا ہے کہ ''تمام اہل کلیسیائی مردوں کو رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر کہانت میں مقرر کیا جائے۔'' ۳۰ ستمبر ۱۹۷۸ کو، مقدسین نے جنرل کانفرنس میں اپنے راہنماؤں کے اقدام کی معاونت کے لیے متفقہ طور پر ووٹ دیا۔ یہ مراسلہ اب تعلیم اور عہد میں سرکاری اعلان —— ۲ کے طور پر پایا جاتا ہے۔

اِس اعلان کے وقت سے اب تک کئی افریقی نسل کے لوگ کلیسیاء میں آئے ہیں۔ افریقہ میں ایک نئے تبدیل ہونے والے کا تجربہ بیان کرتا ہے کہ کیسے خداوند کے ہاتھ نے اِن لوگوں کو برکت دی ہے۔ ایک کالج پاس اور ٹیچر نے ایک خواب دیکھا جس میں اُس نے میناروں یا بُرجوں والی ایک بڑی عمارت دیکھی، جس میں سفید لباس میں ملبس لوگ داخل ہو رہے تھے۔ بعد میں جب وہ سفر کر رہا تھا، اُس نے ایک مقدسینِ ایامِ آخر کا ایک چیپل دیکھا اور تحریک پائی کہ یہ چرچ کسی نہ کسی طرح اُس کے خواب سے جُڑا تھا، لہذا اُس نے وہاں ایک اتوار کی میٹنگ میں شرکت کی۔ میٹنگوں کے بعد، صدرِ مشن کی اہلیہ نے اُسے ایک پمفلیٹ دِکھایا۔ اِسے کھولتے ہوئے، آدمی نے سالٹ لیک ہیکل کی تصویر دیکھی، اُس کے خواب والی عمارت۔ بعد میں اُس نے کہا: ''اس سے پہلے کہ میں آگاہ ہوا میں رو رہا تھا۔ . . . میں محسوسات کی وضاحت نہ کر سکا۔ میں تمام بوجھوں سے آزاد ہو گیا۔ . . . میں نے محسوس کیا کہ میں ایک ایسی جگہ گیا ہوں جہاں میں نے اکثر دورہ کیا ہے۔ اور اب میں گھر پر تھا۔''[۹]

صدر قمبل کی ایڈ منسٹریشن کے دوران، ستر کی پہلی جماعت منظّم کی گئی، اتوار کی تین گھنٹے کی متصل میٹنگ کے شیڈول کو لاگو کیا گیا، اور بڑی تیزی سے ہیکلیں تعمیر کیں۔ ۱۹۸۲ میں، پوری دُنیا میں ۲۲ ہیکلیں یا تو منصوبہ سازی کے مراحل میں یا زیرِ تعمیر تھیں، اُس وقت تک کلیسیاء کی تاریخ میں کم و بیش سب سے زیادہ۔ صدر قمبل نے ایک پُر تقاضا سفری شیڈول بھی بنایا جو اُسے کئی ملکوں میں علاقائی کانفرنسیں منعقد کرنے کے لیے لے گیا۔ اِن میٹنگوں میں، اُس نے اپنی ضرورت کو نظر انداز کر دیا اور مقامی مقدسین سے ملنے اور مضبوط کرنے اور برکت دینے کے لیے ہر ممکن موقع کا شیڈول بنایا۔

بہت سے ملکوں میں، کلیسائی اراکین ہیکلوں میں مہیا کیے جانے والے نجات کی مقدس رسوم پانے کے لیے مشتاق تھے۔ اِن میں سے سویڈن سے ایک مقدسِ ایامِ آخر تھا جس نے کئی مشنوں میں خدمت کی تھی اور صدارتی مجلسِ مشن میں بھی کام کیا تھا۔ جب وہ فوت ہوا، اُس نے اپنی جائیداد کا ایک معقول حصہ سویڈیش ہیکل کے فنڈز کے لیے چھوڑا، کلیسیاء کے اعلان کرنے سے بہت پہلے کہ اُس ملک میں ایک ہیکل تعمیر کی جائے گی۔ جب صدر قمبل نے ہیکل کا اعلان کیا، اِس آدمی کے چندے نے کافی زیادہ منافع حاصل کر لیا تھا اور ایک خطیر رقم بن گیا تھا۔ ہیکل کی تقدس کے فوراً بعد، یہ ایماندار بھائی، جو کہ اینڈوؤڈ تھا جب وہ زندہ تھا، اُسی ہیکل میں اپنے والدین سے سر بمہر کیا گیا جسے اُسکے پیسے نے بنانے میں مدد دی تھی۔

ایک ماں اور باپ نے سر بمہر ہونے اور اپنی ہیکل کی برکات پانے کے لیے اپنے خاندان کو ہیکل میں لے جانے کا مصمم ارادہ کیا۔ اُنھوں نے ضروری فنڈز اکٹھے کرنے کے لیے بہت سی چیزیں قربان کیں اور آخر کار وہ سفر کرنے اور ہیکل میں حاضر ہونے کے قابل ہوئے۔ وہ اُس مشنری کے گھر میں رہے جس نے اُنہیں ایک سال قبل سکھایا تھا۔ ایک پرچون کے سٹور کا دورہ کرنے کے دوران، بہن اپنے شوہر اور مشنری سے الگ ہو گئی۔ جب اُنھوں نے اُسے پایا، وہ ایک شیمپو کی بوتل تھامے ہوئے تھی اور رو رہی تھی۔ اُس نے وضاحت کی کہ ہیکل میں حاضر ہونےکے لیے دی جانے والی قربانیوں میں سے ایک جو اُس نے دی شیمپو کے بغیر رہنا تھا، جو اُس نے سات سالوں سے استعمال نہیں کیا تھا۔ اُس کی قربانیاں، اگرچہ دینے کے لیے مشکل تھیں، اب بہت حقیر لگتی تھیں، کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اُسکا خاندان ابدی طور پر خدا کے گھر میں رسومات کی بدولت اکٹھا تھا۔

صدر قمبل کی ایڈ منسٹریشن کے دوران ۱۹۷۹ میں ایک اور نمایاں ترقی رونما ہوئی جب کلیسیاء نے کنگ جیمز بائبل کا ایک نیا انگریزی زبان کا ایڈیشن شائع کیا۔ مواد نہیں بدلا تھا، لیکن بائبل کا مورمن کی کتاب، تعلیم اور عہد، اور بیش

حالیہ سالوں میں، دُنیا بھر میں ہیکلیں ایک بڑھتی ہوئی تعداد میں تعمیر کی گئی ہیں۔ فرینکفرٹ جرمنی ہیکل بہت سی ہیکلوں میں سے ایک ہے جو کلیسیائی اراکین کو برکت دیتی ہیں۔

قیمتی موتی سے تقابلی حوالاجات کے لیے ذیلی نوٹس کا اضافہ کیا گیا۔ ایک بڑی عنواناتی گائیڈ اور لغتِ بائبل جدید صحائف کے لیے ایک منفرد بصیرت فراہم کرتے ہیں۔ یہ ایڈیشن تمام ابواب کی نئی سُرخیاں رکھتا تھا اور جوزف سمتھ کے کنگ جیمز بائبل کی الہامی نظرثانیوں سے اقتباسات بھی شامل ہیں۔

۱۹۸۱ میں مورمن کی کتاب، تعلیم اور عہد، اور بیش قیمت موتی کے نئے ایڈیشن بھی شائع کیے گئے۔ اِن میں ذیلی نوٹس کا ایک نیا نظام، نئی ابوابی اور سیکشن سُرخیاں، نقشہ جات، اور انڈیکس شامل تھے۔ تقریباً اِس وقت، کلیسیاء نے ایامِ آخر کے صحائف کے دوسری بہت سی زبانوں کے تراجم کرنے پر بھی اضافی زور ڈالنا شروع کیا۔

اپنی مثال اور تعلیمات میں، صدر قمبل نے کلیسیائی اراکین کی اُنکی تمام جدوجہد میں بہترین کارکردگی کی تحریک دی۔ برگھم ینگ یونیورسٹی کے قیام کے ۱۰۰ ویں جشن کے اعزاز پر، اُس نے کہا، ”میں دونوں اُمید اور توقع رکھتا ہوں کہ اِس یونیورسٹی اور کلیسیائی تعلیمی نظام سے ڈرامہ، ادب، موسیقی، مجسمہ سازی، مصوری، سائنس، اور تمام

عالمانہ فضائل میں شاندار ستارے اُبھریں گے۔“ ۱۰ دیگر مواقعوں پر، اُس نے اپنی اُمید کا اظہار کیا کہ مقدسینِ ایامِ آخر کے فنکار بحال انجیل کی کہانی طاقتور اور ترغیب دینے والے انداز میں بتائیں۔

صدر قمبل کے مصروف شیڈول کے باوجود، وہ محبت اور خدمت میں مستقل طور پر دوسروں تک پہنچے۔ وہ شمالی اور جنوبی امریکہ کے مقامی امریکن لوگوں اور پولی نیشین جزائر کے لوگوں سے خاص محبت رکھتے تھے، اور اُس نے اُن کی مدد کرنے کے لیے کئی کاوشوں میں کئی گھنٹے صرف کیے۔ اُس نے صدر جارج البرٹ سے اُسے ہدایت دیتے ہوئے کہ اُن کا خیال رکھے ایک برکت پائی تھی، اور بطورِ صدرِ کلیسیاء، اُس نے بارہ کی جماعت کے اراکین کو وسطی اور جنوبی امریکہ کی سرزمینوں کی انجیل کی منادی کرنے کے لیے تقدس کرنے یا ازسر نو تقدس کرنے کے لیے مقرر کیا۔ اُس وقت سے، پورے وسطی اور جنوبی امریکہ میں لاکھوں لوگ انجیل کی برکات میں خوش ہوئے ہیں۔

ایک واقعہ جو کہ اُس کی تمام لوگوں کے لیے فکر کا خاصا تھا ایک پُر ہجوم ایرپورٹ پر واقع ہوا جہاں ایک نوجوان ماں، خراب موسم سے چھلنی، اپنی دو سالہ بیٹی کے ساتھ قطار در قطار میں، اپنی منزل کے لیے فلائٹ پکڑنے کے لیے کھڑی تھی۔ وہ دو ماہ سے حاملہ تھی اور ڈاکٹر کے احکام کے تحت اپنے چھوٹے بچے کو نہ اٹھائے، جو کہ تھکا ہوا اور بھوکا تھا۔ کسی نے بھی مدد کی پیشکش نہ کی، اگرچہ کئی ایک لوگوں نے اُس کے بچہ اُٹھانے پر تنقیدی رائے دی۔ تب عورت نے بعد میں رپورٹ دی:

”کوئی ہماری طرف آیا اور ایک مشفقانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا، ’کیا میں تمھاری مدد کرنے کے لیے کچھ کر سکتا ہوں؟‘ ایک تشکر بھری آہ کے ساتھ میں نے پیشکش قبول کر لی۔ اُس نے میری روتی ہوئی بیٹی کو ٹھنڈے فرش پر سے اُٹھایا اور محبت سے اُسے اپنے پاس رکھا جس دوران وہ اُسے کمر پر آہستگی سے تھپکتا رہا۔ اُس نے پوچھا کہ کیا وہ چیونگم کا ایک ٹکڑا چبا سکتی ہے۔ جب وہ پرسکوں ہو گئی، وہ اُسے اپنے ساتھ لے گیا اور لائن میں میرے آگے دوسروں کو شفقت سے کچھ کہا، اِس کے بارے کہ کیسے مجھے مدد کی ضرورت تھی۔ وہ متفق ہوتے نظر آئے اور تب وہ ٹکٹ کاؤنٹر پر گیا [لائن کے سامنے] اور تھوڑی دیر میں نکلنے والی فلائٹ پر مجھے بٹھانے کے لیے کلرک کے ساتھ انتظامات کیے۔ وہ ہمارے ساتھ ایک بینچ تک چلا، جہاں ہم نے چند لمحے گفتگو کی، جب تک اُنکو یقین نہ ہو گیا کہ میں بالکل ٹھیک ہوں گی۔ وہ اپنی راہ چلا گیا۔ ایک ہفتہ بعد میں نے رسول سپینسر ڈبلیو قمبل کی تصویر دیکھی اور ایرپورٹ پر ایک اجنبی کے طور پر اُسے پہچان لیا۔“ ۱۱

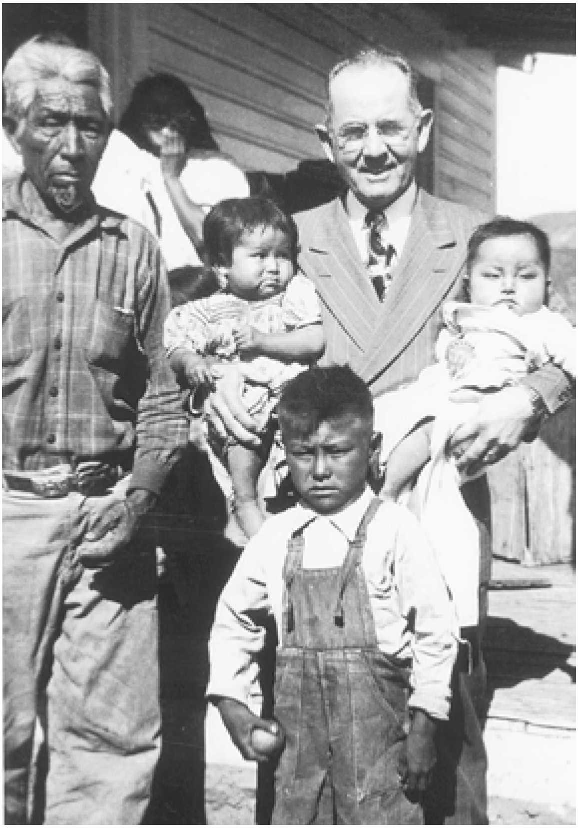

صدر قمبل جنوب مغربی ریاست ہائے
متحدہ میں انڈینز کے ساتھ۔

اپنی وفات سے چند ماہ قبل، صدر قمبل صحت کے شدید مسائل سے دوچار ہوئے۔ لیکن وہ ہمیشہ صبر، برداشت، اور مسائل کا سامنا کرنے میں جانفشانی کی مثال تھے۔ وہ ۱۲ سال تک کلیسیاء کے صدر کی حیثیت سے خدمت کرنے کے بعد، ۵ نومبر ۱۹۸۵ کو انتقال کر گئے۔

موجودہ دور کی کلیساء

صدر عزرا ٹافٹ بینسن

سپینسر ڈبلیو. کمبل کی وفات کے بعد عزرا ٹافٹ بینسن کلیساء کے صدر بنے۔ اپنی ایڈمنسٹریشن کے اوائل میں، انہوں نے مورمن کی کتاب پڑھنے اور مطالعہ کرنے کی اہمیت پر بڑا زور دیا۔ اُس نے گواہی دی کہ "مورمن کی کتاب آدمیوں کو مسیح تک لاتی ہے،" اور جوزف سمتھ کے بیان کی تجدید کی کہ یہ کتاب "ہمارے مذہب کے بنیادی پتھر تشکیل دیتی ہے، اور ایک آدمی اِس کے اصولوں پر کاربند ہونے سے، کسی دوسری کتاب کی نسبت، خدا کے زیادہ قریب ہو گا۔"[۱]

اپریل ۱۹۸۶ کی جنرل کانفرنس میں، صدر بینسن نے اعلان کیا: خداوند نے اپنے خادم لوریزو سنو کو کلیساء کو مالی قید سے کفارہ دِلانے کے لیے دہ یکی کے اصول پر دوبارہ زور دینے کے لیے الہام دیا۔ . . . اب، آج ہمارے زمانہ میں، خداوند نے مورمن کی کتاب پر دوبارہ زور دینے کی ضرورت کو آشکارا کیا ہے۔ . . . میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اِس لمحے سے آگے، اگر ہم روزانہ اِس کے صفحات سے پڑھیں گے اور اسکے اصولوں پر عمل کریں گے، خدا صیہون کے ہر بچے پر اور کلیساء پر ایک نہ معلوم برکت اُنڈیلے گا۔"[۲] دُنیا بھر میں لاکھوں نے اِس چیلنج کو قبول کیا اور موعودہ برکات پائیں۔

ایک اور بڑا موضوع تکبر سے بچنے کی اہمیت تھا۔ اپریل ۱۹۸۹ کی جنرل کانفرنس میں، اُس نے کلیساء کے اراکین کو "تکبر پر فتح پاتے ہوئے اندرونی برتن کو صاف کرنے" کے لیے بُلایا، جس سے اُس نے آگاہ کیا کہ نفیوں کی قوم کی بربادی کا موجب تھا۔ اُس نے نصیحت کی کہ: "تکبر کا تریاق حلیمی —— فروتنی، اور اطاعت گزاری ہے۔"[۳]

جس دوران وہ بارہ کی جماعت کے رکن کے طور پر خدمت کر رہے تھے، عزرا ٹافٹ بینسن کو انجیل پر عمل پیرا ہونے کی مثال بننے کا ایک خاص موقع مِلا۔ ۱۹۵۲ میں، صدر ڈیوڈ او. مکئے کی حوصلہ افزائی سے، اُس نے ڈوایٹ ڈی. ایسینہور، صدرِ ریاست ہائے متحدہ کے زیرِ سایہ سیکٹریری زراعت کی تقرری قبول کی۔ یہ کلیساء کی تاریخ میں پہلی

جب پوری دُنیا میں لوگ بحال کی ہوئی انجیل کو قبول کرتے ہیں، وہ مقدس رسوم کی برکات پانے کے قابل ہوتے ہیں۔

مرتبہ تھا کہ بارہ کی جماعت کے ایک رکن نے ریاست ہائے متحدہ کے صدر کی کابینہ میں خدمت کی تھی۔ اپنی خدمت کے آٹھ سالوں کے دوران، اُس نے ملک اور ملک سے باہر اپنی اہمیت اور ریاست ہائے متحدہ کی زرعی پالیسیوں میں راہنمائی دینے، لاگو کرنے کی اپنی مہارت کے لیے وسیع شہرت پائی۔ وہ اقوام کے راہنماؤں سے مِلا اور پوری دُنیا میں کلیسیاء کے نمائندوں کے لیے دروازے کھولے۔

صدر بینسن کی لیڈر شپ کے تحت، کلیسیاء نے اہم پیش رفتیں کیں۔ ۲۸ اگست ۱۹۸۷ کو اُس نے فیڈرل ریپبلک جرمنی میں فرینکفرٹ جرمنی ہیکل کی تقدیس کی، اُن کے لیے ایک بامعنی اعزاز کیونکہ ۱۹۶۴—۱۹۶۵ تک یورپی مشن کے صدر کی حیثیت سے خدمت کرنے کے دوران فرنکفرٹ میں ہیڈ کواٹر بنایا تھا۔

عوامی جمہوریہ جرمنی میں فریبرگ جرمنی ہیکل ۲۹ جون ۱۹۸۵ میں تقدیس کی گئی تھی۔ تقدس کے بعد کئی ایک معجزے رونما ہوئے جو کہ اِس کی تعمیر کو ممکن بنانے کے لیے رونما ہوئے تھے۔ ۱۹۶۸ میں عوامی جمہوریہ جرمنی میں اپنے پہلے دورے پر، بارہ کی جماعت کے ایلڈر تھامس ایس. مانسن نے اُن سے وعدہ کیا کہ: ''اگر آپ خدا کے احکام سے سچے اور وفادار رہیں گے، کوئی بھی برکت جس سے کسی بھی ملک میں کلیساء کے رکن لطف اندوز ہوتے ہیں آپکی ہوں گی۔ ۱۹۷۵ میں، اسی ملک میں ذمہ داری کے دوران، ایلڈر مانسن ملک کی خداوند کے لیے، یہ کہتے ہوئے تقدیس کرنے پر اُبھارا گیا، ''باپ، اپنی کلیسیاء کے اراکین کے لیے اِس ملک میں ایک نیا دِن شروع ہونے دے۔ اُس نے کہا کہ مقدسین کے دِلوں کی خواہش، ''ہیکل کی برکات پانا'' کو پورا ہونے دے۔ اُس کا الہام یافتہ وعدہ اور نبیانہ تقدیسی دُعا پوری ہوئیں۔[۴]

مارچ ۱۹۸۹ کے آخری دِن، مقدسین ایامِ آخر کے مشنریوں کو عوامی جمہوریہ جرمنی میں داخل ہونے کی اجازت ملی۔ ۹ نومبر ۱۹۸۹، بہت سے مقدسین کے ایمان اور دُعاؤں کا جوابِ ملا جب مشرقی اور مغربی یورپ کے درمیان کی دیوار نیچے آنا شروع ہوئی، زیادہ تبدلی کے بپتسمہ اور کلیسیائی عمارات کی تعمیر تک لے جاتے ہوئے۔ ایک تبدیل ہونے والے نے پہلے کلیسیاء کے بارے جانا جب اُس نے حال ہی میں ۱ مئی ۱۹۹۰ کو، ڈرسڈن، جرمنی میں مکمل ہونے والے چیپل میں ایک اوپن ہاؤس میں شرکت کی۔ مشنریوں سے اسباق پانے کے بعد ایک ہفتے سے کم میں اُسکا بپتسمہ ہو گیا، مورمن کی کتاب کو دو ہفتوں میں پورا پڑھا، اور انجیل کی سچائی کی مضبوط گواہی حاصل کی۔[۵]

۲۴ جون ۱۹۹۱ کو، ماسکو میں مورمن خیمہِ اجتماع کی کوائر کے ایک کانسرٹ کے بعد ایک بینکوئٹ میں، روسی سویت فیڈرل سوشلسٹ جمہوریہ کے نائب صدر نے اعلان کیا کہ کلیسیاء کو سرکاری طور رُ اسکے ملک میں مان لیا

ایلڈر رسل ایم نیلسن ۲۴ جون ۱۹۹۱ میں روسی جمہوریہ کے نائب صدر کے ساتھ ایک ریاستی عشائیہ میں۔
نائب صدر نے اعلان کیا کہ ایک ماہ سے کم عرصہ پہلے، کلیسیاء کو پوری جمہوریہ میں سرکاری پہچان بخشی گئی ہے۔

گیاہے۔اِس نے کلیسیاء کو اِس وسیع جمہوریہ میں کلیسائیں بنانے کی اجازت دی۔ ۱۹۹۰ کی دہائی کے دوران، سابقہ سویت جمہوریاؤں اور وسطی اور مشرقی یورپ کے کئی ایک ممالک، بشمول البانیا، ارامینہ، بیلارس، بلگاریہ، ایسٹونیا، ہنگری، لاٹیوا، لیتھونیا، رومینیا، روس، اور یوکرائین کی انجیل کی منادی کے لیے تقدیس کی گئی۔اِن ممالک میں سے ہر ایک میں کلیسیائی عمارات پٹہ پر لی گئی یا تعمیر کی گئی ہیں، اور بہت سے لوگ انجیل کی سچائی کی گواہیاں پارہے ہیں۔
دوسری جنگِ عظیم سے لے کر پولینڈ میں مقدسینِ ایامِ آخر کے پہلے میٹنگ ہاؤس کی تقدیس پر، بارہ کی جماعت کے ایلڈر رسل ایم. نیلسن نے دُعا کی کہ میٹنگ ہاؤس "بیقرار جانوں کے لیے ایک امن کی پناہ گاہ اور اُن کے لیے جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں اُمید کی جنت" کے طور پر خدمت کرے۔[۶] یہ برکت بہت سے ممالک کے مقدسین کی زندگیوں میں پوری ہوئی ہیں جنہوں نے انجیل کے اطمینان اور خوشی کو پایا ہے۔

کلیسیاء کی ممبر شپ میں شاندار بڑھوتی کے نتیجہ میں اور مشنری کام پر صدر بینسن کے زور نے، اُس کی ایڈمنسٹریشن کے اختتام پر تقریباً ۴۸،۰۰۰ مشنری کلیسیاء کی ۲۹۵ مشنوں میں خدمت کر رہے تھے۔

اُس کی ایڈ منسٹریشن کے دوران، کلیسیاء کے ویلفیر پروگرام نے دُنیا بھر میں دوسرے عقیدوں کے اراکین کو انسان دوستی مدد دینے کو بڑھاوادیا۔ یہ معاونت دکھ کو کم کرنے اور طویل دورانیہ کے خود انحصاری پروگرام لاگو کرنے کے لیے مہیا کی جاتی ہے۔ خوراک، ملبوسات، ادویات، سامان، رسد، کمبل، اور دیگر اشیاء کی کثیر تعداد ضرورت مندوں میں تقسیم کی گئی ہے، اور طویل دورانیہ کے منصوبہ جات صحت کی دیکھ بھال، لکھنے پڑھنے کی تربیت، اور دیگر خدمات مہیا کرتے ہیں۔ آج یہ رحمِدلانہ خدمت دُنیا کے کئی حصوں میں ہزاروں لوگوں تک پہنچ رہی ہے۔

ضعیف عمری کی کمزوریوں اور اپنی اہلیہ، فلورا کی وفات کی تکلیف سے، صدر بینسن ۳۰ مئی ۱۹۹۴ کو ۹۴ سال کی عمر میں رحلت فرماگئے، خدا کے نبی کی حیثیت سے اپنا مشن دلیری سے ختم کرتے ہوئے۔ ہاورڈ ڈبلیو. ہنٹر اُن کے جانشین بنے، جو اُس وقت بارہ کی جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کر رہے تھے۔

صدر ہاورڈ ڈبلیو. ہنٹر

۶ جون ۱۹۹۴ میں اپنی پہلی نیوز کانفرنس میں، صدر ہاورڈ ڈبلیو. ہنٹر نے اپنی ایڈ منسٹریشن کے کچھ اہم موضوعات بتائے۔ اُس نے کہا: ”میں تمام کلیسیائی اراکین کو دعوت دوں گا کہ پہلے سے کہیں زیادہ توجہ کے ساتھ یسوع مسیح کی زندگی کیمطابق جیں، خصوصاً محبت اور اُمید اور رحم جو اُس نے دِکھایا۔

”میری دُعا ہے کہ ہم ایک دوسرے سے پہلے سے زیادہ شفقت، زیادہ عزت، زیادہ حلیمی اور صبر اور معافی کے ساتھ پیش آئیں۔“

اُس نے کلیسیاء کے اراکین کو ”خداوند کی ہیکل کو اپنی ممبر شپ کی عظیم علامت اور اپنے سب سے مقدس عہود کی افلاکی سیٹنگ بنائیں۔ کلیسیاء کے ہر رکن کا ہیکل کا اہل ہونا میرے دِل کی گہری ترین خواہش ہو گی۔“ ۷ کئی ہزاروں کلیسیائی اراکین نے اِن پیغامات کو اپنی زندگیوں میں لیا اور روحانیت کی گہرائی سے بابرکت ہوئے۔

صدر ہنٹر ایک آرزومند ذہن رکھتے تھے جو کلیسیاء کے لیے بڑی قدر والا تھا۔ ۱۹۷۰ کی دہائی کے اواخر میں اُس نے ایک ذمہ داری پائی جو اُس کی تمام مہارتوں کا تقاضا کرتی تھی۔ اُس نے زمین کے حصول میں بات چیت کرنے اور مقدس سرزمین میں کلیسیاء کی اہم عمارت —— مطالعہِ مشرقِ قریب کے لیے بریگم ینگ یونیورسٹی کے یروشلیم سنٹر کی تعمیر میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ سنٹر کوہ سکوپس، کوہ زیتون کا ایک اور سلسلہ پر واقع ہے۔ یہ اِس چنندہ سرزمین کے بارے، اس کے لوگوں، اور جگہوں کا جہاں یسوع اور اُسکے قدیم انبیاء چلے تھے عمیق مطالعہ کرنے والے طلبا کے

یروشلیم میں ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۹ میں اورسن ہائیڈ باغ کی تقدیس۔ کوہِ زیتون پر، باغ، ۲۴ اکتوبر ۱۸۴۱ میں اورسن ہائیڈ کا فلسطین کی سرزمین کی تقدیس کرنا یاد دِلاتا ہے۔

لیے مطالعاتی سرگرمیاں اور رہائش گاہوں کا احاطہ کرتی ہے۔ یہ سنٹر اُن کے لیے ایک برکت ہے جنہوں نے اِس میں مطالعہ کیا ہے، اور اِس کی خوبصورتی نے اُن کو تحریک دی ہے جنہوں نے اِسکا دورہ کیا ہے۔

صدر ہنٹر نے پولی نیشین ثقافتی مرکز کی ترقی کرنے میں اہم حصہ ادا کیا ہے، بریگھم ینگ یونیورسٹی ـــ ہوائی لیعائی، ہوائی سے منسلک واقع ہے۔ وہ اِس ۴۲ا ایکڑ سیاحوں کی کشش کے بورڈ کا بانی چیرمین تھا جس کی ملکیت کلیسیاء رکھتی اور اِسے چلاتی ہے۔ اِس کا مقصد پولی نیشین ثقافت کو محفوظ کرنا اور طالبعلموں کو روزگار فراہم کرنا ہے۔ ۱۹۶۳ میں تعمیر شدہ، یہ ایک بڑی کشش ہے جسکا اب ہر سال تقریباً دس لاکھ لوگ دورہ کرتے ہیں، جو موسیقی، رقصوں، فنونِ لطیفہ، اور پولی نیشین جزائر کی دستکاریوں سے لطف اندوز ہونے کے لیے آتے ہیں۔

اُسکے کلیسیاء کا صدر بننے سے پہلے، ایلڈر ہنٹر نے یوٹاہ کی حسب نسب سوسائٹی کے صدر کی حیثیت سے آٹھ سال خدمت کی، آج کے شعبہ خاندانی تاریخ کی بانی۔ اِس عرصہ کے دوران، ۱۹۶۹ میں سوسائٹی نے تواریخ پر پہلی بین القوامی کانفرنس کو سپانسر کیا، جس نے، اُس نے کہا، ”کلیسیاء کے لیے بہت سے نیک جذبات پیدا کیے ہیں اور پوری دُنیا میں ہمارے کام کے لیے دروازے کھولے ہیں۔“[۸] اُس نے تمام لوگوں، زندوں اور مردوں کے لیے عظیم پیار کو پروان چڑھایا، اور اکثر سِکھایا کہ ہم سب ایک بڑے خاندان کا حصہ ہیں۔ وہ ایک ایسے انسان کے طور پر جانا جاتا تھا جو مسیح جیسا پیار رکھتا تھا۔

اپنے عرصہ حیات کے دوران، صدر ہنٹر نے کئی مشکلات کا سامنا کیا۔ ایمان اور استقلال کے ساتھ، وہ شدید اور کربناک مسائل صحت، طویل دورانیہ کی کمزور کر دینے والی بیماری اور اُن کی اہلیہ کی وفات، اور دیگر مشکلات سے نبرد آزما ہوا۔ اِن رکاوٹوں کے باوجود، اُس نے چُستی سے خداوند کی خدمت کی، بہت زیادہ سفر کرنے اور کلیسیاء کے انتظامی معاملات میں سخت محنت کرتے ہوئے۔ اُس کا نمونہ اُس کے پیغام کے ساتھ یکساں تھا: ”اگر آپ کو گھر میں بچوں کے ساتھ دشواری ہے جو بھٹک گئے ہیں، اگر آپ مالی بحران اور جذباتی تناؤ کا شکار ہیں جو آپ کے گھروں اور آپکی خوشی کو دھمکاتی ہے، اگر آپ کو زندگی یا صحت کے نقصان کا سامنا کرنا پڑے، آپکی جان کو اطمینان ملے۔ ہم اپنی برداشت کرنے کی اہلیت سے پرے آزمائے نہیں جائیں گے۔ ہمارے چکر اور پست ہمتیاں اُسکی کی جانب سیدھا اور سکڑا ہوا راستہ ہے۔“[۹]

صدر ہنٹر نے مکسیکو شہر، میکسیکو، میں ۱۱ دسمبر ۱۹۹۴ کو صدارت کی جب کلیسیاء کی ۲۰۰۰ ویں سٹیک تخلیق کی گئی، کلیسیاء کی تاریخ میں ایک اہم سنگِ میل۔ اُن سے جو جمع تھے اُس نے کہا: ”خداوند نے، اپنے خادموں کے

ذریعے، یہ معجزہ کیا ہے۔ یہ کام مضبوطی اور طاقت میں آگے بڑھنا جاری رکھے گا۔ باپ لحی اور اُسکے بچوں سے اُنکی کی نسل کے بارے کیے گئے وعدے ہوئے میکسیکو میں پورے ہوئے ہیں اور ہونا جاری رکھیں گے۔" [۱۰] اِس عرصہ کے دوران جب صدر ہنٹر نے اعلیٰ حاکم کے طور پر خدمت کی، لاطینی امریکہ میں کلیسیاء ڈرامائی طور پر بڑھی۔ کلیسیاء کا صدر بننے کے وقت، صرف میکسیکو، برازیل، اور چلی کے ممالک میں ۵.۱ ملین سے زائد مقدسینِ ایامِ آخر تھے، اُس وقت یوٹاہ میں رہنے والے کلیسیائی اراکین سے زیادہ.

اگرچہ صدر ہنٹر نے کلیسیاء کے صدر کی حیثیت سے صرف نو ماہ خدمت کی، مقدسین پر اُسکا زبردست اثر رہا تھا، جو اُسے اسکے رحم، برداشت، اور مسیح جیسی زندگی کے مضبوط نمونے کے لیے یاد کرتے ہیں۔

صدر گورڈن بی. ہینکلی

جب گورڈن بی. ہینکلی صدر ہنٹر کی وفات کے بعد کلیسیاء کے صدر بنے، اُس سے پوچھا گیا کہ اُس کی صدارتی مجلس کا فوکس کیا ہو گا۔ اُس نے جواب دیا: "جاری رکھو، ہاں، ہمارا موضوع اُس عظیم کام کو جاری رکھنا ہو گا جسے ہمارے مورثوں نے بڑے قابلِ تحسین، اتنی ایمانداری اور اتنے اچھے طریقے سے آگے پھیلایا ہے۔ خاندانی اقدار قائم کرنا جی ہاں۔ تعلیم باہم پہنچانا جی ہاں۔ ہر جگہ لوگوں میں برداشت اور تحمل کے روح کو قائم کرنا، جی ہاں۔ اور یسوع مسیح کی انجیل کی منادی کرنا" [۱۱]

صدر ہینکلی کے کلیسیاء کی لیڈرشپ کے وسیع تجربہ نے اُسے صدارت کے لیے بہترین تیار کیا تھا۔ اُسکی ۱۹۶۱ میں بارہ رسولوں کی جماعت میں تائید کی گئی۔ ۱۹۸۱ میں شروع کرتے ہوئے، اُس نے کلیسیاء کے تین صدور —— سپینسر ڈبلیو قمبل، عزرا ٹافٹ بینسن، اور ہاورڈ ڈبلیو۔ ہنٹر کی صدارتی مجلسِ اعلیٰ میں بحثیتِ مشیر خدمت کی۔ اِن میں سے کچھ سالوں کے دوران، اُس نے غیر معمولی طور پر بھاری ذمہ داریوں کو اُٹھایا جب ان کلیسیائی صدور نے عمر کی کمزوریوں کو برداشت کیا۔

جب نوجوان گورڈن انگلستان میں مشن پر تھا، اُس نے ایک نصیحت پائی تھی جس نے اُس کی مشکل ذمہ داریوں کے لیے اُسکی پوری زندگی بہترین کام آئی ہے۔ کسی حد تک بے ہمت ہو کر، اُس نے اپنے والد کو خط لکھا، کہتے ہوئے: "میں اپنا وقت اور آپکا پیسہ ضائع کر رہا ہوں۔ میں اپنے یہاں ٹھہرے میں کوئی وجہ نہیں پاتا۔" تھوڑے عرصہ کے بعد، اُس نے اپنے والد کا ایک مختصر خط موصول کیا جس میں لکھا تھا: "عزیز گورڈن، میں نے تمھارا خط پایا ہے. . . . میرے پاس صرف ایک ہی تجویز ہے۔ اپنے آپ کو بھول جاؤ اور کام پر جاؤ۔ محبت کے ساتھ، تمھارا والد۔"

صدر ہینکلی نے اُس لمحے کے بارے کہا: ”میں نے اِس پر غور کیا، اور اگلی صبح اپنی صحائف کی کلاس میں ہم نے خداوند کا عظیم بیان پڑھا: ’کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانا چاہے گا اُس کو کھوئے گا اور جو کوئی میری اور میری انجیل کی خاطر اپنی جان کھوئے گا وہ اُسے بچائے گا۔‘ (مرقس ۸:۳۵)۔ اِس نے مجھے چھوا۔ وہ بیان، وہ وعدہ، میرے والد کے خط کے ساتھ، مجھے اوپر جانے . . . اپنے گھٹنوں پر جھکنے، اور خداوند کے ساتھ وعدہ کرنے اور اپنے آپ کو بھولنے اور کام پر جانے کی تحریک دی۔ میں اِسے اپنی زندگی میں فیصلے کے دِن کے طور پر گردانتا ہوں۔ اُس وقت سے جو کچھ بھی میری زندگی میں اچھا واقع ہوا ہے میں اُس کی جڑیں اُس دِن کے فیصلے سے جوڑ سکتا ہوں۔“[12]

صدر ہینکلی ایک دبائے نہ جانے والی روشن خیالی رکھنے والے شخص کے طور پر مشہور ہیں، ہمیشہ خدا اور مستقبل میں ایمان سے بھرے ہوئے۔ ” ’کام ہو جائے گا‘ صدر ہینکلی کی خاندان، دوستوں اور ساتھیوں کو بار بار دہرائی جانے والی یقین دہانی ہو سکتی ہے۔ ’کوشش جاری رکھو‘ وہ کہیں گے۔ ’ایمان رکھو۔ خوش رہو۔ بے حوصلہ مت ہو۔ کام ہو جائے گا۔‘ “[13]

جب ایک رپوٹر نے پوچھا کہ کلیسیاء کو درپیش سب سے بڑی چنوتی کونسی ہے، اُس نے جواب دیا، ”سب سے سنجیدہ چنوتی جس کا ہم سامنا کر رہے ہیں اور سب سے شاندار چنوتی وہ چنوتی ہے جو بڑھوتی سے آتی ہے۔“ اُس نے وضاحت کی کہ بڑھتی ہوئی بڑھوتی زیادہ عمارات، بشمول ہیکلوں کی ضرورت کو پیش کرتی ہے: ”یہ کلیسیاء کی تاریخ میں ہیکلیں تعمیر کرنے کا عظیم ترین دور ہے۔ کبھی بھی ہیکلوں کی تعمیر اِس رفتار کے ساتھ آگے نہیں بڑھی ہے جیسے اب آگے بڑھ رہی ہے۔ ہمارے پاس ۴۷ کام کرتی ہوئی ہیکلیں ہیں۔ ہمارے پاس ۱۳ دوسری ہیکلیں کچھ تعمیراتی مراحل میں ہیں ڈرائنگ بورڈ کی جانب جاتے ہوئے۔ ہم ہیکلیں بنانا جاری رکھیں گے۔“[14] کلیسیاء کی بڑھتی ہوئی بڑھوتی نے بہت سی زبانوں میں مورمن کی کتاب کے ترجمہ کی ضرورت بھی پیدا کی ہے۔

صدر ہینکلی کلیسیاء کی ڈرامائی بڑھوتی کا ذاتی تجربہ بھی رکھتے ہیں۔ ۱۹۶۷ میں، اوساکا، جاپان میں ایک کانفرنس میں شرکت کے دوران، اُس نے سامعین کو دیکھا، جس میں کئی نوجوان لوگ شامل تھے، اور کہا: ”میں آپ میں جاپان میں کلیسیاء کا مستقبل دیکھتا ہوں۔ اور میں ایک عظیم مستقبل دیکھتا ہوں۔ ہم نے ابھی بمشکل سطح ہی کھرچی ہے۔ لیکن میں وہ کہنے کے لیے متاثر ہوا ہوں جو میں نے بڑی دیر سے محسوس کیا ہے، اور وہ یہ ہے کہ وہ دِن زیادہ دور نہیں جب اِس عظیم سرزمین میں صہیون کی سٹیکیں ہوں گی۔“[15] ایک نسل میں، جاپان میں ۱۰۰،۰۰۰ مقدسینِ ایامِ آخر، کی کئی سٹیکیں، مشن، ڈسٹرکٹیں، اور ایک ہیکل تھی۔

صدر ہینکلی فلپائین میں کلیسیاء کی بڑھوتی میں بھی دلچسپی رکھتے ہیں، جہاں ۱۹۷۳ میں منیلا میں پہلی سٹیک منظّم ہوئی تھی۔ دو دہایوں بعد، اُس وقت جب وہ کلیسیاء کے صدر بنے، ۳۰۰،۰۰۰ سے زائد کلیسیاء کے اراکین انجیل کی، بشمول اُنکے ملک میں ایک ہیکل کے برکات پا رہے تھے۔ صدر ہینکلی نے ایشیاء کے دیگر حصوں، بشمول کوریا، چین، اور جنوب مشرقی ایشیا میں کلیسیاء کی بڑھوتی کے بارے بڑی تشویش کا بھی اظہار کیا ہے۔

ایشیا میں بہت کلیسیائی اراکین کی روحانیت ایک اعلیٰ حاکم کے تجربہ سے ثابت ہوتی ہے جسے فلپائین سٹیک میں ایک نئے صدرِ سٹیک کو بُلانے کی ذمہ داری دی گئی تھے۔ کئی ایک کہانتی بھائیوں کا انٹرویو کرنے کے بعد، وہ ایک بیس کے پیٹے میں ایک نوجوان شخص کو بُلانے کے لیے متاثر ہوا۔ اُس نے نوجوان بھائی کو ایک ملحقہ کمرے میں جانے اور اپنے مشیروں کو منتخب کرنے کے لیے کچھ وقت لینے کو کہا۔ بھائی تقریباً ۳۰ سیکنڈ بعد واپس آ گیا۔ اعلیٰ حاکم نے سوچا کہ شاید اس نے غلط سمجھا ہے، لیکن نئے صدرِ سٹیک نے کہا، ”نہیں۔ خداوند کے روح کے ذریعے سے میں ایک ماہ پہلے جانتا تھا کہ میں صدرِ سٹیک بننے والا ہوں۔ میں نے پہلے ہی اپنے مشیر چُن لیے تھے۔“

یہ موزوں ہے کہ صدر ہینکلی، جس نے پوری دُنیا میں کلیسیاء کی تعمیر میں مدد کے لیے بہت کچھ کیا ہے، اپنی ایڈ منسٹریشن کے دوران یہ اعلان کرنے کے قابل تھے: ”ہمارے اعداد و شمار کا حساب رکھنے والے مجھے بتاتے ہیں کہ اگر موجودہ لہر جاری رہتی ہے، تب پھر فروری ۱۹۹۶ میں کسی وقت، اب سے صرف چند ماہ بعد، ریاست ہائے متحدہ سے باہر ریاست ہائے متحدہ سے زیادہ کلیسیائی اراکین ہونگے۔ اِس لکیر کو پار کرنا شاندار طور پر ایک نمایاں بات ہے۔ یہ شاندار اوٹ ریچ کے ثمرات کو ظاہر کرتی ہے۔“[۱۶]

صدر ہینکلی کی ایڈ منسٹریشن کا سب سے زیادہ زور بہتر خاندانی زندگی پر ہے، خصوصاً ایک ایسی دُنیا میں جہاں خاندانی اقدار کی اکثر حمایت نہیں کی جاتی۔ اُس کی ہدایت کے زیرِ تحت، صدارتی مجلسِ اعلیٰ اور بارہ کی جماعت نے خاندان کے موضوع پر دُنیا کے لیے ایک خاص اعلان کیا، جسکا ایک حصہ بیان کرتا ہے:

”خاندان خداوند کی طرف سے مقرر کردہ ہے۔ اُسکے ابدی منصوبے میں، مرد اور عورت کی شادی ضروری ہے۔ بچے، ازدواجیت کے بندھن میں پیدائش اور اُس باپ اور ماں کی طرف سے پرورش کا حق رکھتے ہیں جو مکمل وفاداری کے ساتھ ازدواجی عہد کا احترام کرتے ہیں۔ خاندانی زندگی میں خوشی تب ہی حاصل کی جا سکتی ہے، جب بنیاد خداوند یسوع مسیح کی تعلیم پر ہو گی۔ . . .

”ہم خبردار کرتے ہیں کہ وہ افراد جو پاکدامنی کے عہود کی خلاف ورزی کرتے ہیں، جو شریک حیات یا اولاد کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں، یا خاندانی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ناکام ہو جاتے ہیں وہ خدا کے سامنے، ایک دِن

جوابدہی کے لیے کھڑے ہونگے۔ ہم مزید خبر دار کرتے ہیں کہ خاندان کے انتشار کا سبب بننے والے افراد، معاشروں اور قوموں پر، وہ آفتیں نازل ہوں گی جن کی پیشگوئی قدیم اور جدید انبیاء نے کی ہے۔"[۱۷]

۱۹۹۵ کی جنرل کانفرنس کے دوران، صدر ہینکلی نے اعلان کیا کہ ۱۵ اگست ۱۹۹۵ کو کلیسیاء کے علاقائی نمائندوں، جنہوں نے بہترین طور پر خدمت کی ہے، سبکدوش ہو جائیں گے اور کہ ایک نیا عہدہ، جو کہ علاقائی اتھارٹی ہے، قائم کیا جائے گا۔ علاقائی اتھارٹیاں سٹیک کانفرنسوں کی صدارت کرتے ہیں؛ سٹیکیں خلق کرتے اور ازسر نو منظّم کرتے ہیں؛ سٹیک، مشن، اور ڈسٹرکٹ کے صدور کو تربیت فراہم کرتے ہیں؛ اور صدارتی مجلسِ اعلیٰ اور اُنکے علاقائی صدارتی مجالس کی طرف سے دی گئی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہیں۔ اِس نئے عہدہ نے کلیسیائی اراکین کو لوگوں کے قریب رہنے اور پیار کرنے کی اجازت دی جن کی وہ خدمت کرتے اور پوری دُنیا میں بڑھتی ہوئی بڑھوتی کو سہولت فراہم کرتے ہیں۔

ایک اعلیٰ حاکم نے وضاحت کی کہ کیسے ہر کلیسیائی رکن صدر ہینکلی کی بہترین تائید کر سکتا ہے: "جب وہ مقدس عہدے جس پر وہ بُلایا گیا ہے — نبی، رویا بین اور مکاشفہ بین، صدارت کرنیوالا کاہنِ اعلیٰ اور کلیسیائے یسوع مسیح برائے مقدسینِ ایامِ آخر کے صدر کے مقدس عہدے اختیار کرتا ہے جس پر وہ بُلایا گیا ہے۔ . . . اُسکی اُسکے عہدے میں تائید کرنے کے لیے بہترین کام جو ہم کر سکتے ہیں 'جاری رکھنا، جاری رکھنا، جاری رکھنا ہے!"[۱۸]

یہ مشنری جوزف سمتھ کی نبوت کو پورا کرنے میں مدد کر رہے ہیں: ”خدا کی سچائی دلیری سے،
شرافت سے، اور آزادانہ طور پر آگے بڑھے گی، جب تک یہ ہر براعظم میں سما نہیں جاتی، . . . ، اور ہر کان میں سُنائی نہیں دیتی۔“

نتیجہ

ہم میں سے ہر ایک کلیسیائی تاریخ میں حصہ رکھتا ہے۔ کچھ اراکین خاندانوں میں پیدا ہوتے ہیں جنہوں نے نسلوں سے انجیل کو گلے لگایا ہے اور اپنے بچوں کی خداوند کی راہوں پر پرورش کی ہے۔ دوسرے پہلی مرتبہ انجیل کو سن رہے ہیں اور بپتسمہ کے پانیوں میں داخل ہو رہے ہیں، پس خدا کی بادشاہی کی تعمیر میں مقدس عہود باندھتے ہوئے۔ بہت سے اراکین ایسے علاقوں میں رہتے ہیں جہاں وہ صرف ابھی اپنی کلیسیائی تاریخ کا دور شروع کر رہے ہیں اور اپنے بچوں کے لیے اپنے ایمان کا ورثہ خلق کر رہے ہیں۔ ہمارے حالات کیسے بھی ہیں، ہم میں سے ہر ایک صیہون کے مقصد کی تعمیر اور یسوع مسیح کی آمد ثانی کی تیاری کرنے میں اہم حصہ ہیں۔ ہم ”پردیسی اور مسافر نہیں رہے، بلکہ مقدسوں کے ہموطن اور خدا کے گھرانے کے ہوگئے“ ہیں۔ (افسیوں ۲:۱۹)۔

چاہے ہم نئے یا پُرانے رکن ہیں، ہم اُن سے جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں ایمان اور قربانی کا ایک ورثہ پاتے ہیں۔ ہم اپنے بچوں کے لیے اور ہمارے آسمانی باپ کے کروڑوں بچوں کے لیے جنہوں نے ابھی یسوع مسیح کی انجیل کو سُننا اور قبول کرنا ہے اُن کے لیے ایامِ جدید کے پیشرؤ ہیں۔ ہم پوری دُنیا میں مختلف طریقوں سے خداوند کے کام کو وفاداری سے کرنے کا حصہ ڈالتے ہیں۔

والد اور مائیں اپنے بچوں کو دُعا گو ہو کر راستبازی کے اصولوں میں تربیت کرتے ہیں۔ خاندانی معلمین اور معلمات اُن کی دیکھ بھال کرتے ہیں جو ضرورت مند ہیں۔ خاندان مشنریوں کو خدا حافظ کہتے ہیں جو دوسروں تک انجیل کا پیغام لے جانے کے لیے اپنی زندگیوں کے سالوں کو وقف کرتے ہیں۔ بے غرض کہانتی اور معاون راہنما خدمت کرنے کی بلاہٹوں کا جواب دیتے ہیں۔ آباؤاجداد کے ناموں کو ڈھونڈنے اور ہیکل میں مقدس رسومات ادا کرنے میں لاتعداد گھنٹوں کی خاموش خدمت سے، زندوں اور مردوں تک برکات پہنچائی جاتی ہیں۔

ہم میں سے ہر ایک کلیسیائے یسوع مسیح برائے مقدسینِ ایامِ آخر کی اُس منزل کو پورا کرنے میں مدد کر رہا ہے جو نبی جوزف سمتھ پر آشکارا کی گئی تھی۔ ۱۸۴۲ میں اُس نے اعلان کیا تھا:

”سچائی کا معیار سر بلند کیا گیا ہے؛ کوئی بھی ناپاک ہاتھ اِس کام کو ترقی کرنے سے نہیں روک سکتا؛ چاہے ظلمات ٹھاٹھیں ماریں، چاہے ہجوم اکٹھے ہوں، چاہے افواج اجمع ہوں، رتبے پست ہو سکتے ہیں، لیکن خدا کی سچائی دلیری سے، شرافت سے اور آزادانہ طور پر آگے بڑھے گی، جب تک یہ ہر براعظم میں سما نہیں جاتی، ہر موسم کا دورہ نہیں کر لیتی، ہر ملک میں پھیل نہیں جاتی، اور ہر کان میں سُنائی نہیں دیتی، جب تک خدا کے مقاصد تکمیل نہیں پا جاتے، اور عظیم یہواہ نہیں کہتا کہ کام ہو گیا ہے۔“[۱]

اگرچہ نبی جوزف سمتھ کے عرصہ حیات کے دوران کلیسیاء بہت چھوٹی رہی، وہ جانتا تھا کہ یہ زمیں پر یسوع مسیح کی انجیل کی سچائیوں کے ساتھ زمین کو پُر کرنے کی منزل کے ساتھ خدا کی بادشاہی ہے۔ ہم نے حالیہ سالوں میں کلیسیاء کی ڈرامائی بڑھوتی دیکھی ہے۔ ہمیں ایک ایسے وقت میں رہنے کا اعزاز حاصل ہے جب ہم خدا کی بادشاہی قائم کرنے میں مدد کے لیے اپنے ایمان اور قربانیاں پیش کر سکتے ہیں، ایک بادشاہی جو ہمیشہ تک قائم رہے گی۔

اختتامی نوٹس

تعارف

۱۔ History of the Church, 3:30.

۲۔ "Easter Greetings from the First Presidency," *Church News,* 15 Apr. 1995, 1.

باب دوئم

۱۔ Lucy Mack Smith, *History of Joseph Smith* (1958), 128.

۲۔ Reuben Miller Journals, 1848–49, 21 Oct. 1848; Historical Department, Archives Division, The Church of Jesus Christ of Latter-day Saints; hereafter cited as LDS Church Archives; spelling and punctuation modernized.

۳۔ Dean Jessee, ed., "Joseph Knight's Recollection of Early Mormon History," *BYU Studies,* Autumn 1976, 36; spelling modernized.

۴۔ *History of the Church,* 5:124–25.

۵۔ *The Saints' Herald,* 1 Mar. 1882, 68.

۶۔ *History of the Church,* 1:55.

۷۔ "History of Brigham Young," *Millennial Star,* 6 June 1863, 361.

۸۔ Brigham Young, in *Journal of Discourses,* 3:91.

۹۔ "History of Brigham Young," Millennial Star, 11 July 1863, 438.

۱۰۔ Letter from Oliver Cowdery to W. W. Phelps," *Latter-day Saints' Messenger and Advocate,* Oct. 1835, 199.

۱۱۔ *History of the Church,* 1:78.

۱۲۔ *History of the Church,* 1:78.

۱۳۔ Lucy Mack Smith, *History of Joseph Smith,* 168.

۱۴۔ Dean Jessee, ed., "Joseph Knight's Recollection of Early Mormon History," 37; spelling modernized.

۱۵۔ *History of the Church,* 5:126.

۱۶۔ *History of the Church,* 2:443.

۱۷۔ "Conference Minutes," *Times and Seasons,* 1 May 1844, 522–23.

۱۸۔ Joseph Knight Autobiographical Sketch, 1862; in LDS Church Archives.

۱۹۔ Newel Knight, quoted in Larry Porter, "A Study of the Origins of The Church of Jesus Christ of Latter-day Saints in the States of New York and Pennsylvania, 1816–1831" (Ph.D. diss., Brigham Young University, 1971), 296.

۲۰۔ *Broome Republican*, 5 May 1831; quoted in Larry Porter, "A Study of the Origins of The Church of Jesus Christ of Latter-day Saints," 298–99; emphasis added.

۲۱۔ Lucy Mack Smith, *History of Joseph Smith*, 204.

باب سوئم

۱۔ Orson F. Whitney, "Newel K. Whitney," *Contributor*, Jan. 1885, 125.

۲۔ Elizabeth Ann Whitney, quoted in Edward W. Tullidge, *Women of Mormondom* [1877], 42.

۳۔ Orson F. Whitney, in Conference Report, Apr. 1912, 50.

۴۔ Brigham Young, in *Journal of Discourses*, 11:295.

۵۔ Orson F. Whitney, "Newel K. Whitney," 126.

۶۔ Joseph Holbrook, quoted in James L. Bradley, *Zion's Camp 1834: Prelude to the Civil War* (1990), 33.

۷۔ George Albert Smith, "History of George Albert Smith, 1834–1871," 17; in LDS Church Archives.

۸۔ *History of the Church*, 2:73.

۹۔ *History of the Church*, 2:68.

۱۰۔ Joseph Young Sr., *History of the Organization of the Seventies* (1878), 14.

۱۱۔ Wilford Woodruff, Deseret News, 22 Dec. 1869, 543.

۱۲۔ "Zera Pulsipher Record Book, 1858–1878," 5; in LDS Church Archives.

۱۳۔ "History of John E. Page," *Deseret News*, 16 June 1858, 69.

۱۴۔ Orson F. Whitney, *Life of Heber C. Kimball*, 3rd ed. (1945), 104.

۱۵۔ Orson F. Whitney, *Life of Heber C. Kimball*, 105.

۱۶۔ Eliza R. Snow: *An Immortal* (1957), 54.

۱۷۔ "Sketch of an Elder's Life," *Scraps of Biography* (1883), 12.

۱۸۔ *History of the Church*, 2:430.

۱۹۔ Daniel Tyler, "Incidents of Experience," *Scraps of Biography*, 32.

۲۰۔ Eliza R. Snow, quoted in Tullidge, *Women of Mormondom*, 95.

باب چہارم

۱۔ Emily M. Austin, *Mormonism; or, Life Among the Mormons* (1882), 63.

۲۔ Emily M. Austin, *Mormonism,* 64.

۳۔ Joseph Smith, *Latter Day Saints' Messenger and Advocate,* Sept. 1835, 179.

۴۔ Larry C. Porter, "The Colesville Branch in Kaw Township, Jackson County, Missouri, 1831 to 1833," *Regional Studies in Latter-day Saint Church History: Missouri,* ed. Arnold K. Garr and Clark V. Johnson (1994), 286–87.

۵۔ *History of the Church,* 1:199.

۶۔ Emily M. Austin, *Mormonism,* 67.

۷۔ *Autobiography of Parley P. Pratt,* ed. Parley P. Pratt Jr. (1938), 72.

۸۔ *History of the Church,* 1:269.

۹۔ *Far West Record,* ed. Donald Q. Cannon and Lyndon W. Cook (1983), 65.

۱۰۔ "Newel Knight's Journal," *Scraps of Biography* (1883), 75.

۱۱۔ Mary Elizabeth Rollins Lightner, *Utah Genealogical and Historical Magazine,* July 1926, 196.

۱۲۔ *History of the Church,* 1:391.

۱۳۔ "Philo Dibble's Narrative," *Early Scenes in Church History* (1882), 84–85.

۱۴۔ *Autobiography of Parley P. Pratt,* 102.

۱۵۔ "Newel Knight's Journal," *Scraps of Biography,* 85.

۱۶۔ Andrew Jenson, *The Historical Record* (1888), 7:586.

۱۷۔ D&C 116:1; see also D&C 107:53–57; *History of the Church,* 3:34–35.

۱۸۔ Orson F. Whitney, *Life of Heber C. Kimball,* 3rd ed. (1945), 213–14.

۱۹۔ Leland Homer Gentry, "A History of the Latter-day Saints in Northern Missouri from 1836 to 1839," (Ph.D. diss., Brigham Young University, 1965), 419.

۲۰۔ Amanda Barnes Smith, quoted in Edward W. Tullidge, *Women of Mormondom* [1877], 124, 128.

۲۱۔ Amanda Barnes Smith, quoted in Tullidge, *Women of Mormondom,* 126.

۲۲۔ E. Dale LeBaron, "Benjamin Franklin Johnson: Colonizer, Public Servant and Church Leader" (master's thesis, Brigham Young University, 1966), 42–43.

۲۳۔ Leland Homer Gentry, "A History of the Latter-day Saints in Northern Missouri," 518.

۲۴۔ *Autobiography of Parley P. Pratt,* 211.

۲۵۔ "Copy of a Letter from J. Smith Jr. to Mr. Galland," *Times and Seasons,* Feb. 1840, 52.

۲۶۔ Lyman Omer Littlefield, *Reminiscences of Latter-day Saints* (1888), 72–73.

۲۷۔ *History of the Church,* 3:423.

۲۸۔ Matthias F. Cowley, *Wilford Woodruff* (1909), 102.

باب پنجم

۱۔ "Journal of Louisa Barnes Pratt," *Heart Throbs of the West,* comp. Kate B. Carter, 12 vols. (1939–51), 8:229.

۲۔ "Journal of Louisa Barnes Pratt," 8:233.

۳۔ "Journal of Mary Ann Weston Maughan," *Our Pioneer Heritage,* comp. Kate B. Carter, 9 vols. (1958–66), 2:353–54.

۴۔ *History of the Church,* 4:186.

۵۔ Louisa Decker, "Reminiscences of Nauvoo," *Woman's Exponent,* Mar. 1909, 41.

۶۔ "The Mormons and Indians," *Heart Throbs of the West,* 7:385.

۷۔ B. H. Roberts, *A Comprehensive History of the Church,* 2:472.

۸۔ *History of the Church,* 5:2.

۹۔ Minutes of the Female Relief Society of Nauvoo, 28 Apr. 1842, 40.

۱۰۔ Minutes of the Female Relief Society of Nauvoo, 28 Apr. 1842, 33.

۱۱۔ "Journal of Louisa Barnes Pratt," 8:231.

۱۲۔ *History of the Church,* 4:587, 604; 6:558.

۱۳۔ *History of the Church,* 6:555.

۱۴۔ Kenneth W. Godfrey, "A Time, a Season, When Murder Was in the Air," *Mormon Heritage,* July/Aug. 1994, 35–36.

۱۵۔ *History of the Church,* 6:601.

۱۶۔ Matthias Cowley, "Reminiscences" (1856), 3; in LDS Church Archives.

۱۷۔ Thomas Ford, *A History of Illinois,* ed. Milo Milton Quaife, 2 vols. (1946), 2:217.

۱۸۔ Thomas Ford, *A History of Illinois,* 2:221–23.

۱۹۔ *History of the Church,* 7:230.

۲۰۔ Quoted in *History of the Church,* 7:236.

۲۱۔ Quoted in *History of the Church,* 7:236.

۲۲۔ Quoted in History of the Church, 7:236.

باب ششم

۱۔ Juanita Brooks, ed., *On the Mormon Frontier: The Diary of Hosea Stout,* 2 vols. (1964) 1:114; spelling and punctuation modernized.

۲۔ Juanita Brooks, *On the Mormon Frontier,*1:117;spelling and punctuation modernized.

۳۔ James B. Allen, *Trials of Discipleship: The Story of William Clayton, a Mormon* (1987), 202.

۴۔ Russell R. Rich, *Ensign to the Nations* (1972), 92.

۵۔ *Readings in LDS Church History: From Original Manuscripts,* ed. William E. Berrett and Alma P. Burton, 3 vols. (1965), 2:221.

۶۔ James S. Brown, *Giant of the Lord: Life of a Pioneer* (1960),120.

۷۔ Caroline Augusta Perkins, quoted in "The Ship Brooklyn Saints," *Our Pioneer Heritage* (1960), 506.

۸۔ Utah Semi-Centennial Commission, *The Book of the Pioneers* (1897), 2 vols., 2:54; in LDS Church Archives.

۹۔ "Jean Rio Griffiths Baker Diary," 29 Sept. 1851; in LDS Church Archives.

۱۰۔ "Story of Nellie Pucell Unthank," *Heart Throbs of the West,* comp. Kate B. Carter, 12 vols. (1939–51), 9:418–20.

۱۱۔ William Palmer, quoted in David O. McKay, "Pioneer Women," *Relief Society Magazine,* Jan. 1948, 8.

۱۲۔ "They, the Builders of the Nation," *Hymns,* no. 36.

باب ہفتم

۱۔ See *Journal of Discourses,* 13:85–86.

۲۔ John R. Young, *Memoirs of John R. Young* (1920), 64.

۳۔ Carter E. Grant, *The Kingdom of God Restored* (1955), 446.

۴۔ Quoted in B. H. Roberts, *Life of John Taylor* (1963), 202.

۵۔ Francis M. Gibbons, *Lorenzo Snow: Spiritual Giant, Prophet of God* (1982), 64.

۶۔ “The Church in Spain and Gibraltar,” *Friend,* May 1975, 33.

۶۔ R. Lanier Britsch, *Unto the Islands of the Sea: A History of the Latter-day Saints in the Pacific* (1986), 21–22.

۷۔ Charles W. Nibley, "Reminiscences of President Joseph F. Smith," *Improvement Era,* Jan. 1919,193–94.

۸۔ Quoted in Russell R. Rich, *Ensign to the Nations* (1972), 349.

۱۰۔ *Diary of Charles Lowell Walker,* ed. A. Karl Larson and Katharine Miles Larson, 2 vols. (1980), 1:239; spelling and punctuation modernized.

۱۱۔ Leonard J. Arrington, *Charles C. Rich* (1974), 264.

۱۲۔ Elizabeth Wood Kane, *Twelve Mormon Homes Visited in Succession on a Journey through Utah to Arizona* (1974), 65–66.

۱۳۔ Quoted in Gordon B. Hinckley, *Truth Restored* (1979), 127–28.

۱۴۔ Brigham Young, in *Journal of Discourses,* 18:233.

باب ہشتم

۱۔ Kahlile Mehr, “Enduring Believers: Czechoslovakia and the LDS Church, 1884–1990,” *Journal of Mormon History* (Fall 1992), 112–13.

۲۔ R. Lanier Britsch, *Unto the Islands of the Sea: A History of the Latter-day Saints in the Pacific* (1986), 352–54.

۳۔ Lee G. Cantwell, “The Separating Sickness,” *This People* (Summer 1995), 58.

۴۔ B. H. Roberts, *A Comprehensive History of the Church,* 5:592.

۵۔ B. H. Roberts, *A Comprehensive History of the Church,* 5:593.

۶۔ B. H. Roberts, *A Comprehensive History of the Church,* 5:590–91.

۷۔ Melvin J. Ballard: *Crusader for Righteousness* (1966), 16–17.

۸۔ James R. Clark, comp., *Messages of the First Presidency of The Church of Jesus Christ of Latter-day Saints,* 6 vols. (1965–75), 3:256–57.

۹۔ James B. Allen, Jessie L. Embry, Kahlile B. Mehr, *Hearts Turned to the Fathers: A History of the Genealogical Society of Utah, 1894–1994* (1995), 39–41.

۱۰۔ B. H. Roberts, *A Comprehensive History of the Church,* 6:236.

۱۱۔ “Wilford Woodruff Journals” (1833–98), 6 Apr. 1893; in LDS Church Archives; spelling and punctuation modernized.

۱۲۔ Richard Neitzel Holzapfel, *Every Stone a Sermon* (1992), 71, 75, 80.

۱۳۔ See Matthias F. Cowley, *Wilford Woodruff* (1909), 602.

۱۴۔ "The Redemption of Zion," *Millennial Star,* 29 Nov. 1900, 754.

۱۵۔ "Biographical Sketches: Jennie Brimhall and Inez Knight," *Young Women's Journal,* June 1898, 245.

باب نہم

۱۔ Quoted in Serge F. Ballif, in Conference Report, Oct. 1920, 90.

۲۔ James R. Clark, comp., *Messages of the First Presidency of The Church of Jesus Christ of Latter-day Saints,* 6 vols. (1965–75), 4:222.

۳۔ "Editorial," *Improvement Era,* Nov. 1936, 692.

۴۔ First Presidency, in Conference Report, Oct. 1936, 3.

۵۔ J. Reuben Clark Jr., special meeting of stake presidents, 2 Oct. 1936.

۶۔ For further information, see Glen L. Rudd, *Pure Religion: The Story of Church Welfare Since 1930* (1995).

۷۔ Vincenzo di Francesca, "I Will Not Burn the Book!" *Ensign,* Jan. 1988, 18.

۸۔ George Albert Smith, in Conference Report, Apr. 1948, 162.

۹۔ George Albert Smith, *Sharing the Gospel with Others,* sel. Preston Nibley, (1948), 110–12.

۱۰۔ George Albert Smith, in Conference Report, Oct. 1947, 5–6.

۱۱۔ See Glen L. Rudd, *Pure Religion,* 248.

۱۲۔ Ezra Taft Benson, in Conference Report, Apr. 1947, 154.

۱۳۔ Quoted in Gerry Avant, "War Divides, but the Gospel Unites," *Church News,* 19 Aug. 1995, 5.

۱۴۔ For further information, see Glen L. Rudd, *Pure Religion,* 254–61.

۱۵۔ George Albert Smith, in Conference Report, Apr. 1949, 10.

۱۶۔ Quoted in Llewelyn R. McKay, *Home Memories of President David O. McKay* (1956), 5–6.

۱۷۔ George Durrant, "No. 1 Christian," *Improvement Era,* Nov. 1968,82–84.

باب دہم

۱۔ Joseph Fielding Smith, in Conference Report, Apr. 1930, 91.

۲۔ Joseph Fielding Smith, in Conference Report, Apr. 1972, 13; or *Ensign,* July 1972, 27.

۳۔ Francis M. Gibbons, *Harold B. Lee* (1993), 459.

۴۔ Jay M. Todd, "The Remarkable Mexico City Area Conference," *Ensign,* Nov. 1972, 89, 93, 95.

۵۔ W. Grant Bangerter, in Conference Report, Oct. 1977, 38–39; or *Ensign,* Nov. 1977, 26–27.

۶۔ E. Dale LeBaron, "Black Africa," *Mormon Heritage,* Mar./Apr. 1994, 20.

۷۔ *The Teachings of Spencer W. Kimball,* ed. Edward L. Kimball (1982), 451.

۸۔ Bruce R. McConkie, "All Are Alike unto God," *Charge to Religious Educators,* 2nd ed. (1981), 153.

۹۔ E. Dale LeBaron, "Black Africa," 24.

۱۰۔ Spencer W. Kimball, "The Second Century of Brigham Young University," *Speeches of the Year, 1975* (1976), 247.

۱۱۔ *Spencer W. Kimball,* ed. Edward L. Kimball, Andrew E. Kimball Jr. (1977), 334.

باب گیارہ

۱۔ Ezra Taft Benson, *A Witness and a Warning* (1988), 3, 21; see also *History of the Church,* 4:461.

۲۔ Ezra Taft Benson, in Conference Report, Apr. 1986, 100; or *Ensign,* May 1986, 78.

۳۔ Ezra Taft Benson, in Conference Report, Apr. 1989, 6–7; or *Ensign,* May 1989, 6–7.

۴۔ Thomas S. Monson, in Conference Report, Apr. 1989, 66; or *Ensign,* May 1989, 51; see also Conference Report, Oct. 1985, 44; or *Ensign,* Nov. 1985, 34.

۵۔ Garold and Norma Davis, "The Wall Comes Down," *Ensign,* June 1991, 33.

۶۔ *Church News,* 29 June 1991, 12.

۷۔ Howard W. Hunter, *Church News,* 11 June 1994, 14.

۸۔ Eleanor Knowles, *Howard W. Hunter* (1994), 193.

۹۔ Howard W. Hunter, in Conference Report, Oct. 1987, 71; or *Ensign,* Nov. 1987, 60.

۱۰۔ *Church News,* 17 Dec. 1994, 3.

۱۱۔ *Church News,* 18 Mar. 1995, 10.

۱۲۔ *Gordon B. Hinckley: Man of Integrity, 15th President of the Church,* videocassette (1994).

۱۳۔ Jeffrey R. Holland, "President Gordon B. Hinckley," *Ensign,* June 1995, 5.

۱۴۔ *Church News,* 18 Mar. 1995, 10.

۱۵۔ Gordon B. Hinckley, "Addresses," AV 1801; in LDS Church Archives.

۱۶۔ Gordon B. Hinckley, in Conference Report, Oct. 1995, 92–93; or *Ensign,* Nov. 1995, 70.

۱۷۔ صدارتی مجلسِ اعلیٰ اور بارہ رسولوں کی جماعت، "خاندان: دُنیا کے لیے ایک اعلان،" *Ensign,* Nov. 1995, 102.

۱۸۔ Jeffrey R. Holland, "President Gordon B. Hinckley," 13.

نتیجہ

۱۔ *History of the Church,* 4:540.

کلیسیائے

یسُوع مسیح

برائے مُقدّسینِ آخری ایّام

URDU
4 02354 48434 3
35448 434